© rasailojaraid.com

چکڑالوی پر اقبالی ڈگری

چکڑالوی نے ایک رسالہ موسومہ باشاعۃ القرآن شایع کیا ہے۔ اسمین اکثر ان الزامات کو جو اشاعۃ السنۃ نمبر ۵-۶-۷- جلد ۱۹ مین اسپر قائم کئے گئے ہین۔ تسلیم کر لیا ہے۔ اور بعض الزامات سے گو انکار بھی کیا ہے مگر اس انکار کے ساتھ انکا اقرار بھی اُسکے کلام مین پایا جاتا ہے۔ جسکو وہ بحکم "دروغگو را حافظہ نباشد" بھولتا ہے یا دانستہ دہوکہ دہی کی غرض سے اُن سے انکاری ہوتا ہے۔ لہذا وہ فتوے جو علماء وقت نے اُسپر لگایا ہے۔ اور وہ نمبر ۷ جلد ۱۹ مین شایع ہوا ہے۔ اسپر اقبالی ڈگری ہے۔

اس مضمون مین اس فتوے کی تائید و تصدیق مین اَور علماء کے فتوے جو پشاور۔ آرہ ضلع شاہ آباد وغیرہ اضلاع بنگال کے پہنچے ہین نقل کئے جائینگے۔ مگر اس نقل سے پہلے چکڑالوی کے تازہ اعترافات نقل کرنے ضروری ہین۔

پس واضح ہو کہ منجملہ ان الزامات کے جنکی نظر سے علماء وقت نے اسپر فتوے کفر لگایا ہے۔ بڑا بھاری الزام یہ تھا۔ کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جملہ احادیث کو جو احکام قرآن مجید کی تفصیل و تشریح کرتی ہین۔ یا اُنمین احکام قرآنی پر زیادتی پائی جاتی ہے۔ منکر ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صرف قرآن کے الفاظ کا ایک چٹھی رسان ڈاک خانہ یا نذکوری تحصیل کی مثل مبلغ (پیغام رسان) جانتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا تعالی کی طرف سے تشریع احکام حلال و حرام و توضیح و تشریح مطالب و معانی قرآن کا منصب عطا ہونے کا منکر ہے۔ سو اس الزام کا اُس نے اِس رسالہ مین کھلے بند اقرار کر لیا ہے۔ اور سابق سے بڑھکر احادیث نبویہ سے جنمین احکام قرآن کی تشریح یا انپر زیادتی پائی جاتی ہے۔ صاف و صریح انکار کیا ہے۔ سوال اول خاکسار کے جواب مین تو اُسنے تعلیم عملی مین حدیث شریف کی ضرورت و سخت احتیاج کو تسلیم کیا تھا۔ (اشاعۃ السنۃ نمبر ۵- جلد ۱۹ و مباحثہ مطبوعہ چکڑالوی صفحہ ۴ ملاحظہ ہو) اور اب حدیث نبوی سے بلا تفصیل و بغیر تمیز کے کلی انکار کیا ہے۔ چنانچہ اس رسالہ کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

صفحہ ۳۵ پر اپنے اصطلاحی حدیث پر بحث شروع کرکے کہا ہے۔

اہلحدیث کا اعتقاد ہے۔ کہ رسول اللہ پر دو طرح کی وحی آتی تھی۔ ایک وحی جلی یا متلو۔ دوسری وحی خفی یا غیر متلو۔ وحی جلی سے مراد قرآن ہے وحی خفی سے حدیث رسول اور یہ بھی انکا اعتقاد ہے کہ قرآن مجید مین جسقدر احکام بیان ہوئے ہین وہ سب کے سب مجمل ہین وحی خفی مین انکی تفصیل کی گئی ہے اگر یہہ تفصیل و تشریح نہ ہوتی۔ تو قرآن مجید کے کسی حکم پر بھی عمل کرنا ممکن نہ تہا۔ (اس اعتقاد نمبر ۲ کے بیان مین چکڑالوی نے جھوٹ بولا ہے۔ اور اہلحدیث پر افترا کیا ہے۔ اہلحدیث یا اہل فقہ یا اہل کلام یا اہل اصول مین سے کوئی بھی یہ اعتقاد نہین رکھتا۔ کہ جسقدر احکام قرآن مین بیان ہوئے ہین۔ وہ سب کے سب مجمل ہین۔ حدیث انکی تفصیل نہ کرتی تو قرآن مجید کے کسی حکم پر عمل ممکن نہ تہا۔ بلکہ برخلاف اس اعتقاد کے اس فتوے مین جو نمبر ۷ مین منقول ہے بصفحہ ۲۱۲۔ سطر ۱۰۔ صاف تصریح ہے۔ کہ ایک حکم بھی منجملہ ان احکام کے جو شرعی اور اسلامی اصطلاح کے احکام ہین۔ اور صرف لغت عرب انکے سمجھنے کیواسطے کافی نہین بغیر مدد حدیث اور تفسیر نبوی کے سمجھ اور عمل مین نہین آسکتا"۔ ناظرین ان الفاظ **منجملہ ان احکام اور اسلامی اصطلاح اور لغت عرب** کو ملاحظہ کرین۔ اور چکڑالوی کے مفتری ہونے کا یقین کرین) پہر **چکڑالوی** نے صفحہ ۳۶ مین بیان اعتقاد ۳ اہلحدیث مین کہا ہے اور صدہا مسائل ایسے ہین جنکا قرآن مین ذکر نہین ہوا۔ وہ صرف وحی خفی کے ذریعے حدیث رسول مین بیان ہوئے ہین۔ اور بہت سے مسائل ایسے ہین۔ جو قرآن مجید اور حدیث رسول (حدیث مرفوع) مین نہین ہین۔ وہ حدیث صحابہ و تابعین (حدیث موقوف حدیث مقطوع) سے ملتے ہین۔ (اس اعتقاد نمبر ۴ کے بیان مین بھی چکڑالوی نے جھوٹ بولا اور اہلحدیث پر دوسرا بہتان باندہا ہے۔ اہلحدیث حدیث موقوف اور حدیث مقطوع کو حجت شرعیہ نہین جانتے اور کسی ایک یا دو یا چار یا دس صحابی یا تابعی کے اختلافی قول یا فعل کو دلیل شرعی نہین سمجھتے۔ ہان وہ تمام اہلسنت و الجماعت کے شمولیت مین جماعت

---

* رسالہ اصول حدیث جو جامع ترمذی کی ابتدا مین ملحق و مطبوع ہے کہا ہے الموقوف مطلقاً ما روی عن الصحابة من قول و فعل ولیس بحجة المقطوع ما جاء عن التابعین من اقوالهم و افعالهم ولیس بحجة ۱۲

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

صحابہ و تابعین و سلف صالحین کے اتفاقی و اجماعی اقوال و افعال کو اس حسن ظنی کے ساتھ کہ ان اقوال و افعال کی سند کتاب و سنت سے ہوگی۔ گو ہمکو اسپر اطلاع نہ ہوئی ہو۔ لائق تمسک سمجھتے ہین۔ اور اوسکو ملحق بالسنتہ اور سبیل المومنین خیال کرتے ہین) پہر چکڑالوی نے بیان اعتقادات اہلحدیث مین کہا ہے۔ اور قرآن مجید شہادت و حکم دیتا ہے کہ حدیث نہایت ہی ضروری چیز اور واجب الاتباع ہے۔ اور جس طرح تواتر سے ہمکو قرآن شریف پوہنچا ہے۔ اسی طرح حدیث بھی پہنچ گئی ہے۔ (اس اعتقاد نمبر ۶ کے بیان مین بھی چکڑالوی نے جہوٹ بولا ہے۔ اور اہلحدیث پر تیسرا افترا کیا ہے۔ اہلحدیث۔ فقہا۔ اصولی وغیرہ اسلامی دینی فرقون سے کوئی قائل نہین ہین کہ احادیث سب کی سب تواتر کے ساتھ پونچی ہین۔ بلکہ وہ سب جنمین اہلحدیث بھی شامل ہین۔ احادیث مرویہ کی تین اقسام (متواتر۔ مشہور۔ خبر واحد) بیان کرتے چلے آئے ہین۔ اور خبر واحد کے تواتر سے پہنچنے کا کوئی قائل نہین۔ اصل الزام جو صفحہ ۲۰۲ نمبر جلد ۱۹ مین چکڑالوی پر قائم کیا گیا تھا۔ یہ ہے۔ کہ اگر چکڑالوی صحابہ کو دل سے ایسا ہی (منافق) جانتا ہے۔ اور حدیث کو اسوجہ سے بے اعتبار ٹہراتا ہے۔ کہ اسکے راوی یہی اصحاب نبوی ہین۔ تو اسکو چاہیے کہ قرآن کو بھی بے اعتبار ٹہراوے۔ اور اسلام کو بھی سلام اور خیرباد کہے۔ کیونکہ قرآن کریم کے راویان بھی یہی اصحاب نبوی ہین اور قرآن مجید کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پچھلے لوگون تک بلا واسطہ اصحاب خود نہین پونچایا۔ اور اسکو کسی مطبع مین چھپوا کر یا اسکی ہزارہا قلمی نقلین لکھوا کر آفاق مین شائع نہین کیا۔ پہر صفحہ ۲۰۷ مین کہا گیا تھا۔ کہ اگر حدیث کا آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے وقت مین جمع نہونا دوسری یا تیسری صدی مین جمع ہونا اسکے نزدیک حدیث کی بے اعتباری کا موجب ہے تو اسکو چاہیے کہ قرآن کا بھی اعتبار نہ کرے۔ کیونکہ قرآن مجید آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد خلافت خلیفہ اول پہر خلافت خلیفہ چہارم مین جمع ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین اس ہیئت و ترتیب سے جو اسمین پائی جاتی ہے۔ ایک جگہ جمع نہین ہوا۔ اس دندان شکن الزام کو تو چکڑالوی نے اہلحدیث کی طرف سے نقل نہین کیا اور بجائے اسکے اور ششم افترا کر کے انکی طرف منسوب کر دیا ہے۔ ان مفتریات ثلثہ کے افترا سے چکڑالوی کی غرض یہ ہے۔ کہ ان مفتریات کے قرآن مجید سے ثابت ہونے سے اہلحدیث پر اعتراض قائم کرے۔ کہ جو امر قرآن سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ثابت نہین اسکو انکار کی وجہ سے اسکو کافر کیون کیا گیا ہے۔ ان چھ امور کو بیان کرنے کے بعد اسنے ہر ایک امر پر ملا انکار کیا ہے۔ اور بزعم خود معتزلہ وغیرہ فرقہ ضالہ کی مانند قرآن مجید کی آیات سے اس انکار کی سند و وجہ ثبوت پیش کی ہے۔

اس مقام مین ہر ایک امر سے اسکے انکار کو اسیکے الفاظ سے نقل کیا جاتا ہے اور جو آیات اس انکار کی وجہ ثبوت مین اسنے پیش کئے ہین۔ اونکا جواب ختم مضمون کے بعد خاتمہ مین دیا جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ امر اول سے انکار کی سند و ثبوت مین اسنے متعدد آیات قرآن جنمین قرآن کی نسبت ارشاد ہوا ہے کہ "وہ خدا کی طرف سے وحی ہے اور وہ افترا نہین ہے"۔ اور اسکی مثل کوئی شخص بنا نہین سکتا" اور وہ خدا کی طرف سے نازل ہوا ہے"۔ نقل کرکے اس سے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ حدیث خدا تعالےٰ نے نہین اُتاری اسکی وحی خدا کی طرف سے نہین ہوئی اسکے مطابق حکم کرنے والے کافر ہین ظالم ہین فاسق ہین۔ چنانچہ صفحہ ۳۸ مین اسنے کہا ہے۔ حدیثون کی مثل حدیثین بن سکتی ہین۔ چنانچہ واقع مین لاکھون بن گئین ہین پس حدیث وحی نہین ہو سکتی۔ اور صفحہ ۴۲ مین کہا ہے دما یوحی (خدا کی طرف سے وحی شدہ) وما انزل اللہ (خدا کی اتاری ہوئی چیز) صرف قرآن مجید ہے۔ اور بس۔ اور تمام قرآن شریف سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ کسی جگہ سے یہ ثابت نہین ہو سکتا۔ کہ قرآن شریف کے ساتھ کوئی اور شئے بھی رسول اللہ پر نازل ہوئی تھی۔ اور اگر کوئی شخص کسی مسئلہ مین قرآن مجید کے سوا کسی اور چیز سے دین اسلام مین حکم کریگا۔ تو وہ مطابق آیت مذکورہ بالا کافر ظالم اور فاسق ہو جائیگا۔ اور صفحہ ۴۴ مین کہا ہے۔ دوسری چیز جسکو وحی خفی یا وحی غیر متلو کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید سے اسکے رسول اللہ پر نازل ہونیکا کچھ پتہ نہین چلتا"۔

یہ صاف وصریح چکڑالوی کے اعترافات ہین کہ وہ حدیث نبوی کا منکر ہے اور حدیث کو خدا کی طرف سے نازل اور وحی الٰہی نہین جانتا۔ آگے چلکر اس سے بھی بڑھکر اس سے انکار سنوگے صفحہ ۲۹۳ دیکھو

امر دوم کے متعلق جو اُسنے اہلحدیث کے اعتقاد مین از خود جھوٹ ملا دیا ہے۔ اس سے انکار کے سبب تو اسپر کوئی الزام قایم نہین کیا گیا۔ اور جو واقعی اہل حدیث کا اعتقاد ہے کہ احکام

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قرآنی متعلقہ اصطلاح اسلامی جنکے سمجھنے کے لیئے لغت عرب کافی نہین - بغیر مدد حدیث نبوی کے سمجھ اور عمل مین نہین آسکتے اس سے چکڑالوی نے صفحہ ۴۶ و ۴۷ و ۴۸ مین انکار کیا - اور اس انکار کے ثبوت مین چند آیات کو جنمین قرآن مجید کو تفصیل و مفصل فرمایا گیا ہے نقل کر کے کہا ہے

پس جبکہ شریعت مین اسلام کی ہر ایک چیز من کل الوجوہ اس لفظکو ناظرین انصاف سے دیکھین اور چکڑالوی دروغگو سے دریافت کرین - کہ من کل الوجوہ کس لفظ قرآن مجید کا ترجمہ ہے) مفصل ومشرح طور پر بیان ہوگئی ہے - تو اب وحی خفی یا حدیث کی کیا ضرورت ہے -

امر سوم سے چکڑالوی نے صفحہ ۴۹ و ۵۰ مین انکار کر کے اسکی تائید مین وہی آیات جنمین قرآن مجید کو تفصیل و تبیان فرمایا ہے - نقل کر کے صـ۵۱ مین اس سے انکاری نتیجہ نکالا اور یہ کہا ہے - پس وحی خفی یا حدیث کی کونسی حاجت باقی رہ گئی -

امر چہارم مین جو چکڑالوی نے اہلحدیث کے اعتقاد مین از خود جھوٹ ملایا ہے - اسکے انکار سے تو کوئی الزام اُسپر لگایا نہین گیا - اور جو واقعی اہلحدیث کا اعتقاد ہے کہ اقوال و افعال اجماعی و اتفاقی صحابہ تابعین وسلف صالحین لائق اقتدا و تمسک ہین - اس سے چکڑالوی نے صفحہ ۵۳ وغیرہ مین انکار کیا - اور یہ کہا ہے - کہ آیت ارشاد اتباع سبیل المؤمنین مین سے صحابہ وغیرہ ہرگز مراد نہین - بلکہ رسل و انبیاء مراد ہین - المومنین مین الف لام حرفی استغراقی صفاتی ہے (دیکھو مختصر المعانی ومطول وغیرہ) لہذا المؤمنین کے معنے ہین ایسے مؤمنین جو نہایت ہی اعلےٰ درجہ کے کامل صفات جامع کمالات ہون اور وہ صرف رسول ہی ہین" -

امر پنجم سے چکڑالوی نے صفحہ ۵۵ مین صاف انکار کیا ہے اور اس انکار کی کوئی سند دلیل بیان نہین کی بلکہ جن آیات قرآنیہ سے فتوے مین حدیث کا واجب الاتباع ہونا ثابت کیا گیا تھا انکا لغو اور بیہودہ جواب دیا ہے - اس جواب کا جواب بعد ختم مضمون خاتمہ مین دیا جائیگا انشاءاللہ یہان صرف اسکا انکار نقل کیا جاتا ہے - وہ کہتا ہے - امر پنجم کیا قرآن مجید حدیث کی واجب الاتباع ہونے کی شہادت دیتا ہے - مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری نے اپنی تحریر مین چودہ آیات

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

درج کی ہین جن سے اُنہون نے بزعم خود حدیث کو واجب الاتباع کہا ہے - لیکن اُن آیات مین سے کسی سے بھی ہرگز ہرگز حدیث کی وجود تک کا ثبوت نہین ملتا -

امر ششم کے متعلق جو چکڑالوی نے اہل حدیث کے اعتقاد مین ازخود جھوٹ ملایا ہے - اس الحاق کے سبب تو اُسپر کوئی الزام قایم نہین کیا گیا - اصل الزام جو اسپر قایم کیا گیا تھا[1] - اسکا جواب اُسنے یہ دیا ہے کہ قرآن مجید کو اصحاب نبوی نے ہمکو نہین پہونچایا - اور نہ انہون نے اسکو لکھا - اور نہ جمع کیا - بلکہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے لوح محفوظ سے نقل ہو کر نازل ہوا تھا - صفحہ ۷۳ سے ۸۰ تک اُسنے اس مضمون کی آیات قرآن جنمین ارشاد ہوا ہے - کہ "اُس کتاب مین شک نہین" - "اِس کتاب کی آیات باحکمت مین" - "ہمنے ایسی کتاب بھیجی ہے - جو مفصل ہے" - "یہ کتاب لکھی ہوئی ہے اسکو جمع کرنا اور پڑھانا ہمارے ذمہ ہے یہ کتاب لوح محفوظ مین ہے - جسکو پاک فرشتے چھوتے ہین یہ قرآن رمضان مین اترا ہے" - نقل کر کے اس سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ قرآن کتاب کی صورت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت مین لکھا گیا اور جمع ہو گیا تھا - جسکو دیکھکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پڑھتے - چنانچہ صفحہ ۷۷ مین کہا ہے - "اصل بات یہ ہے کہ خود اللہ تعالیٰ اس پاک کتاب کا جامع اور مؤلف ہے یعنے اسکی جمع اور تالیف نہ کسی فرشتے نے کی ہے نہ کسی جن و بشر نے یہانتک کہ جبرائیل امین اور محمد کا بھی اسمین دخل نہین - چہ جائیکہ کسی اور انسان کا"

(چکڑالوی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسمقام مین صرف محمد کہا ہے - اور صفحہ ۷۲ مین صرف محمد عربی - اور ایک اور جگہہ صرف لفظ صاحب جیسے بعض مہذب ہندو و عیسائی وغیرہ اہل اسلام سے مکالمہ و خطاب کے وقت آپکا نام لیتے ہین - اور اسم مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نہ لفظ نبی یا رسول کہا ہے - اور نہ درود و سلام کا لفظ ملایا - یہ سوادبی و بے تعظیمی چکڑالوی کی اُس اعتقاد کا نتیجہ ہے کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بمنزلہ ایک چٹھی رسان یا نادکوری تحصیل جانتا ہے - بلکہ ان احادیث کی نظر سے جو اسکے خیال مین قرآن کے مضمون سے زاید ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو واجب التعظیم نہین سمجھتا چنانچہ صفحہ ۶۲ اور صفحہ ۶۶ رسالہ مین لکھہ چکا ہے جسکی اصل عبارت صفحہ ۳۲۵

[1] جو صفحہ ۲۸۷ مین منقول ہے ۱۲

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مین منقول ہوگی۔) نعوذ باللہ من ہذہ الجسارۃ وسوء الادب)

اور صفحہ ۷۹ مین کہا ہے کہ رسول اللہ نے قرآن کریم کو اسی تالیف و جمع و ترتیب و ترکیب پر لکھوایا اور جمع کردیا ہے جسطرح کہ وہ لوح محفوظ مین لکھا ہوا موجود ہے۔ اور جیسے جبرائیل کو وہان سے نقل ہو کر ملا۔ اور صفحہ ۸۰ مین کہا ہے یہ قطعی اور یقینی بات ہے کہ تمام قرآن مجید رسول اللہ کی زندگی ہی مین کامل ترتیب کے ساتھ حسب تعلیم وہدایت جبرائیل لکھا گیا تہا اور یہ با ترتیب جمع ہوگیا تہا اور جس طرح لوح محفوظ سے نقل ہو کر ملا تھا اُسنے اسی طرح آگے پڑہا اور نقل کروا دیا۔ پہر چکڑالوی نے از خود یہ سوال کیا کہ قرآن مجید سارے کا سارا ایک دفعہ پیغمبر صاحب پر نازل نہین ہوا کہ آپنے اسکو ایک کتاب کیصورت مین لکھوا دیا ہو۔ یہ تو تہوڑا تہوڑا آپ پہ نازل ہوا ہے۔ اور جس ترتیب کے ساتھ اب لکھا ہوا ہمارے پاس موجود ہے۔ اس ترتیب پر نازل نہین ہوتا تہا۔ پہر آپکے زمانہ مین کیونکر اس ترتیب کے ساتھ جمع ہو سکتا تھا۔

پہر خود ہی اس کا جواب یہ دیا ہے۔ کہ کیا خدا تعالے و جبرائیل و محمد تینون ایسی کوئی تجویز نہ سوچ سکتے تھے کہ جسقدر قرآن مجید اترتا جائے۔ اسی قدر ترتیب وار جمع ہوتا جائے۔ کیا یہ ممکن نہین ہے کہ خالی ورقون کی ایک کتاب رسول اللہ نے جلد کرالی ہو۔ اور ہر ایک سورہ کو کچہہ کچہہ ورق چہوڑ کر لکہنا شروع کردیا ہو۔ اور جون جون آیات نازل ہوتی گئین۔ انکو جس صورت مین جبرائیل نے کہا لکھ دیا ہو اور اسی طرح رفتہ رفتہ کتاب مکمل ہوگئی ہو۔ سرکاری محکمون ساہوکارون بلکہ چہوٹے چہوٹے دکانداروں کی ہان بھی ایسے خالی ورقون کی کتابین ہوتی ہین۔ جنمین کچھ کچھ فاصلے پر مختلف لوگون کے نام لکہے ہوتے ہین۔ اور پہر وقتاً فوقتاً ہر ایک شخص کا حساب اسکے نام کے نیچے درج ہوتا رہتا ہے۔ جبتک کہ ایک وقت ایسا آتا ہے کہ وہ کتاب بالکل پُر ہو جاتی ہے پس ایسا آسان اور مفید طریق جمع کا قرآن مجید کے لیئے کیون اختیار نہ کیا ہوگا"

یہ من گھڑت تجویز قرآن کے جمع و ترتیب کی نسبت بیان کرنیکے بعد چکڑالوی بے اعتباری حدیث کی طرف متوجہ ہوا اور صفحہ ۸۱ مین کہا ہے۔ حدیثین دو قسم کی ہین ایک تو وہ جنکے مضامین قرآن مجید

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے بالکل جدا اور علیحدہ اور زیادہ ہین - چونکہ یہ امر پہلے ثابت ہو چکا ہے - کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صرف قرآن مجید ہی اللہ تعالی کی طرف سے اُترا ہے - سوا اسکے اور کوئی چیز نہین اتری اور یہ کہ ہم صرف ما انزل اللہ کے اتباع کے لیئے مامور ہین پس اس قسم کی احادیث (جنکے مضامین قرآن مجید سے زاید ہین) بالفرض و التقدیر اگر رسول اللہ سے یقینی اور قطعی طور پر بھی ثابت ہو جائین (جو ناممکن ہے) تو بھی وہ ہمارے لئے واجب الاتباع نہین ہین - کیونکہ وہ ما انزل اللہ نہین ہین - دوسری قسم کی احادیث وہ ہین جنمین قرآن شریف ہی کے مضامین ہین - یہ حدیثین از روے روایت صحیح ہون یا ضعیف بہر حال وہ باطل نہین کیونکہ وہ ما انزل ہی کا مضمون ہین - پس ایسی حدیثون کے راویون کے حال پر بحث کرنا بھی فضول ہے - الغرض ہمکو اس امر کے تلاش کرنے کی کوئی ضرورت نہین کہ آیا ہمین صحیح صحیح پہنچ گئی ہین یا نہین -

یہ چکڑالوی کی صاف اور صریح اعترافات ہین کہ وہ حدیث نبوی کا (جسمین قرآن مجید کے احکام پر زیادتی یا اُنکی تشریح پائی جاتی ہے) منکر ہے - صحابہ وغیرہ راویان کا اور روایت حدیث کا وہ کچھ اعتبار نہین کرتا - حدیث کے نظر و اعتبار کو وہ فضول جانتا ہے - اور جس الزام کی نظر سے علماء وقت نے اُسکو کافر کہا ہے اُسکو بڑے فخر سے اور بغیر کسی تاویل کے تسلیم و قبول کرتا ہے - ان اعترافات سے بڑھکر اسکے اعترافات صفحہ (۳۲۹) مین منقول ہونگے - انمین اُسنے پیروی حدیث نبوی کو طاغوت کی پیروی قرار دیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سخت توہین کی ہے - دوسرا الزام (مستلزم کفر) اسپر یہ لگایا گیا ہے - کہ وہ جملہ کتب احادیث کو جلانے کے قابل کہتا ہے تیسرا الزام مستلزم کفر یہ کہ وہ مردون کے لئے سونا اور ریشم پہننے کو حلال کہتا ہے - سوان الزامات کو گو اُسنے صریح الفاظ سے تسلیم نہین کیا مگر ان الزامات سے انکار بھی نہین کیا جیسے بعض الزامات سے جنکو وہ بزعم خود ناحق سمجھتا تھا - انکار کیا ہے - اور اگر وہ ان الزامون کو درست نہ سمجھتا تو ان الزامات مین جنکو وہ ناحق سمجھتا تھا اُنکو بھی شامل کرتا ان الزامات کو ان الزامات مین شامل نکرنے اور انکے انکار سے اسکے ساکت رہنے بحکم السکوت فی معرض البیان بیان ثابت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہوتا ہے کہ وہ ان الزامات کو بھی تسلیم کرتا ہے۔

ان الزامات مُستلزم کفر کے علاوہ چند الزامات اُسپر ایسے لگائے گئے تھے جنکی نظر سے علماء وقت نے اسکو گمراہ و مبتدع و معتزلہ وغیرہ کہا تھا۔ انکو بھی اُسنے اس رسالہ مین بلا دھڑک مان لیا ہے۔ اور معتزلہ وغیرہ کی طرح اُنکی تائید مین آیات قرآن کو پیش کیا ہے۔ ازانجملہ ایک الزام انکار نسخ ہے۔ اُسکی نسبت اُسنے اس رسالہ کے صفحہ ۳ مین یون اعتراف کیا ہے۔ کہ مین اسکے متعلق اپنی تفسیر مین صفحہ ۳۰۱ سے ۳۲۱ تک بہ تفصیل بحث کر چکا ہون اور یہی بحث رسالہ کی صورت مین علیحدہ چھپ گئی ہین جسکا نام الرد النسخ المشہوفی کلام الرب الغفور ہے) اس نام مین لفظ رد صاف مشعر ہے کہ وہ نسخ سے منکر ہے (جیسے ابومسلم جاحظ وغیرہ معتزلہ قدیم اور زمانہ حال کے نیچر علیگڈہ اس سے منکر ہین) اور تفسیر چکڑالوی کی ان صفحات مین جن کا وہ حوالہ دیتا ہے اسکا صاف صریح انکار موجود ہے۔ ازانجملہ ایک الزام مردہ کو صدقہ کھانا وغیرہ کا ثواب پہنچنے سے انکار کرنا ہے۔ اس الزام کو اُسنے صفحہ ۴ مین رسالہ کے تسلیم کر لیا ہے۔ اور کہا ہے۔ بے شک میرا اعتقاد ہے کہ مردہ کو بدنی عبادات یا مالی صدقہ وغیرہ کا کسی چیز کا ثواب نہین پہنچتا۔ پھر اس انکار پر چند آیات سے استدلال کیا ہے۔ جن سے قدیم معتزلہ نے استدلال کیا ہے۔ وازانجملہ ایک الزام شفاعت انبیاء سے انکار ہے۔ سو اسکو اسنے صفحہ ۴ رسالہ مین تسلیم کر لیا اور کہا ہے۔ شفاعت کرنے سے یہ مراد لیجاتی ہے۔ کہ جب لوگ میدان حشر مین تنگ آکر انبیاء کے پاس جائینگے اور کہینگے کہ آپ خدا کے پاس جاکر ہماری سفارش کرین تو اولو العزم سب انبیاء کچھہ نہ کچھہ عذر کرینگے اور پھر اخیر مین محمد رسول اللہ کے پاس آئینگے اور آپ سفارش کرینگے"۔ اس شفاعت کا مین بے شک منکر ہون۔ کیونکہ اس تمام قصے کا قرآن مجید مین کہین بھی ذکر نہین۔ پھر اس انکار کی تائید مین چند آیات قرآنی کو پیش کیا ہے۔ جنکو معتزلہ وغیرہ شفاعت کی دلیل بناتے ہین۔

وازانجملہ ایک الزام نماز تراویح کو ضلالت کہتا ہے۔ اس الزام کا بھی اسنے اقرار

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کر لیا ہے اور کہا ہے۔ کہ اسکے متعلق ایک علیحدہ رسالہ لکھا جا چکا ہے جسکا نام البیان الصریح لاثبات کراہتہ التراویح ہے۔ اس رسالہ کے بھی نام ہی سے اسکا مضمون سمجھ آسکتا ہے اور اس رسالہ کے صفحہ ۴ سطر ۲ مین نماز تراویح کو جو باجماعت مسجد مین ادا ہو بدعت اور صفحہ ۶ سطر ۱۱ و ۱۲ مین بدعت ضلالت مفضی الی النار (آگ کی طرف پہنچانے والی) اور صفحہ ۳۹ سطر ۵ مین بدعت ضالہ مردودہ مزہوقہ اور صفحہ ۲۴ سطر ۹ و ۱۰ مین بدکاری ضلالت وخباثت نجاست کہا ہے۔

وازانجملہ ایک الزام یہ ہے کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ۱۸ فعل شیطانی سرزد ہونیکا قائل ہے۔ اسنے رسالہ کے صفحہ ۲۲ و ۲۳ مین وہ آیت نقل کی ہے جسمین یہ ذکر ہے کہ نبیوں اور رسولون کی بات مین شیطان نے کچھ ملا دیا تو ہمنے شیطان کی بات کو مٹا کر اپنی آیات کو محکم کردیا۔ اسکے بعد یہ کہا ہے کہ مطابق آیت بالا دوسرے رسول کی طرح رسول اللہ کی زبان مبارک سے بھی دین اسلام کے متعلق دو چیزین ظاہر ہوتی ہین یا تو کتاب اللہ یا سہوًا کوئی آپکا اپنا خیال وقیاس وآرزو جسمین القاء شیطانی موجود ہوتا تھا پس آپ کی آرزو کو اللہ تعالے منسوخ کرکے اپنی کتاب کی آیات کو ثابت کرتا رہا ہے۔ رسول اللہ کے تمام زمانہ رسالت مین دین اسلام مین جسقدر ایسے خیالات و آرزو سہوًا آپ کی زبان مبارک سے ظاہر ہوتے رہے ہین۔ خاکسار کے علم کے مطابق انکی تعداد اٹھارہ سے زیادہ نہین ہے کہو تو پھر اسکی تمثیل مین چار واقعہ چکڑالوی نے نقل کئے ہین۔ اوّل آپکا بیوی کی خاطر سے کسی حلال چیز کی نسبت قسم کہانا۔ دوسرے خولہ رض کو اسکے خاوند کے ظہار کے سبب حرام کہدینا۔ تیسرے بعض لوگون کو جنگ مین نہ جانے کی اجازت دینا۔ چوتھا ایک رئیس قریش کے وعظ مین متوجہ ہونے کی وجہ سے ایک اندھے سے منہ پھیرنا۔

چکڑالوی کے یہ اعتراضات اسکے عبارات سے ہمنے نقل کردی ہین۔ تو اب اسپر وہ فتوے تکفیر وتبدیع جو علماء وقت نے اسپر لگایا ہے۔ اقبالی ڈگری ہے۔ لہذا اب ہم اس فتوے کی تائید مین دوسرے علماء کے فتوے جو من بعد موصول ہوئے ہین نقل کرتے ہین۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فتاوئے علماء پشاور و اطراف آن

حامداً و مصلیاً یقول الراجی عفو ربه الکریم المفتی عبد الرحیم البشاوری ان قائل هذه الکلمات المذکورة فی صفحه ۲۴۲ من اشاعة السنة للمولوی محمد حسین البٹالوی کافر مبدع لاشك فی کفره - اذ هذه الکلمات مخالفة عن عقائد السلف والخلف رحمهم الله ۱۲

ترجمہ معافی رب کریم کا امید وار مفتی عبد الرحیم پشاوری کہتا ہے کہ ان کلمات کا جو صفحہ ۲۴۲ مین رسالہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۵ جلد ۱۹ کے منقول ہین کافر اور بدعتی ہے - اسکے کفر مین کوئی شک نہین کیونکہ یہ کلمات عقائد سلف و خلف سے مخالف ہین -

حرره العبد الاثیم المفتی عبد الرحیم عفا عنه ربه الکریم فی تاریخ ۱۵ من جمادی الثانیه

من اهان الحدیث النبوی صلی الله علیه وسلم اوقال لم یطلع علی ما هو من ضروریات الدین فقد کفر لاشك فی کفره واحادیث الصحاح حق امنا بها کما امنا بالقرآن المجید وما قال علمائنا فی حق الچکڑالوی فهو حق وهم علی الصواب فی هذا الامر جزاهم الله خیراً الراقم المفتی مسعود خلف المفتی برکت الله -

ترجمہ جو شخص حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہانت کرے اور یہ کہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان ضروریات دین کی خبر نہ تھی (جو اس شخص کو سوجھی ہین) وہ بلا شک کافر ہے - اور احادیث صحاح حق ہین ہم انپر ایمان لا چکے ہین جیسا کہ قرآن مجید پر ایمان لائے ہین اور جو ہمارے علماء اہلسنت نے چکڑالوی کے حق مین کہا ہے (کہ وہ کافر ہے) وہ درست ہے - اسکو کافر کہنے مین علماء راستی پر ہین -

لا یخفی علی من له رائحة من الاسلام ان الانکار عن وجوب اتباع النبی صلی الله علیه وآله

ترجمہ جس شخص کو اسلام کی بو بھی پہنچی ہوا سپر یہ بات مخفی نہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

واصحابہ فی سبیلہ الا انکار عن قولہ تعالیٰ وما اٰتٰکم
الرسول فخذوہ وما نہٰکم عنہ فانتہوا الایۃ وایضاً
یلزم منہ تکذیب قولہ تعالیٰ ھو الذی ارسل رسولہ بالہدیٰ
ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ
المشرکون فمن اعتقد الاعتقادات الباطلہ
المشتملۃ علی توہین الانبیاء خصوصاً علیٰ
تخفیف سیدنا خاتم النبیین سید المرسلین
المؤید بالحجج والبینات الذی یجب اتباعہ علیٰ
کافۃ الانام من الخواص والعوام کما ھو
المستفاد من قولہ تعالیٰ الذین یتبعون النبی
الامی الذی یجدونہ مکتوباً عندھم فی
التورات والانجیل الایۃ کما ھی منقولہ
عن عبد اللہ الجکڑالوی فی صفحہ ۱۴۲۔
لاشک فی کفرہ وکفر من سلک مسلکہ وتعقد
معتقدا انہ ھذا ما وجب علی وعلی اللہ
فلیتوکل المؤمنون۔
نمبر ۲ جلد ۱۹ رسالہ اشاعۃ السنۃ منقول ہیں۔
اس شخص کے کفر میں شک نہیں جو اسکی چال

کریما کرم کن سید جلال
ساکن تھانہ ناڑی پشاور

پیروی واجب ہے اس پیروی سے انکار خدا تعالیٰ
کے اس قول کو ماننے سے انکار ہے۔ جسمین ارشاد
ہے کہ رسول تمکو جو حکم دے وہ لے لو جس سے
روکے رک جاؤ۔ اور نیز آنحضرت کی پیروی واجب
ہونے سے انکار اس قول خداوندی کو جھوٹا کہنا ہی
جسمین ارشاد ہے کہ خدا تعالیٰ نے آنحضرت کو ہدایت
اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اسکو سب دینون
پر غالب کرے اگرچہ مشرکین اس سے ناخوش ہون پس
جو شخص ایسے باطل اعتقادات رکھے جنمین تمام انبیاء
خصوصاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی (جو
روشن دلائل وگواہیون سے خدا کی طرف سے مؤید
اور انکی پیروی تمام مخلوق پر واجب ہے جیسا کہ اس
آیت سے ثابت ہوتا ہے جسمین حق تعالیٰ نے
مومنون کی تعریف کی ہے کہ وہ نبی امی کی پیروی کرتے
ہین جسکو توریت وانجیل مین لکھا ہوا پاتے ہین)
توہین پائی جاتی ہے جیسا کہ چکڑالوی سے بصفحہ ۱۴۲
اسکے کافر ہونے مین کوئی شک نہین۔ ایسا ہی
چلے اور اسکے اعتقادات کا معتقد ہو

الراقم:-
خادم العلماء خاکسار مولوی محمد نور
امام ومدرس مسجد قاسم علیخان شہر پشاور

© rasailojaraid.com

هذا هو الحق ولنعم ما قال المجيب ان
الچکڑالوی کافر

قاضی احمد ساکن قریہ لنڈی

ایها الچکڑالوی لعنة الله علیك وعلی
اتباعك علیك بشد الزنار والجلوس فی
كناسة الكفار -

محمد شاكر الله

اعتقادات الچکڑالوی مخالف لكافة
الانام من اهل الاسلام وسوء اعتقاده
فی حق الصحابة رضوان الله علیهم اجمعین
وهجوه الصريح فی حق خاتم النبيين من الكفر
الصريح اعاذنا الله منه امين لقوله تعالى
ومن يشاقق الرسول من بعد ما تبين له الهدى
ويتبع غير سبيل المؤمنين نوله ما تولى ونصله
جهنم وساءت مصيرا والسابقون
الاولون من المهاجرين والانصار والذين اتبعوهم
باحسان رضي الله عنهم ورضوا عنه الآية

العبد

محمد خانپوری

لاشك ان هذا الشخص الذي ذكرت عقائده

ترجمہ: مجیب نے خوب کہا ہے کہ چکڑالوی
کافر ہے -

ترجمہ اے چکڑالوی تجھپر اور تیرے پیروان پر خدا
کی لعنت ہے تو نے رسول اللہ کی پیروی کا انکار کیا ہے
تو تجھکو چاہیے کہ اب تو زنار پہن لے اور کسی ٹھاکر
دوارہ میں جا بیٹھ -

چکڑالوی کے اعتقادات تمام اہل اسلام کے مخالف
ہیں اور اسکا اصحاب نبوی کی نسبت بد اعتقاد ہونا
اور آنحضرت خاتم النبیین کی ہجو کرنا کھلا کفر ہے
خدا تعالی ہمکو اس سے بچا دے - اسپر دلیل یہ قول
خداوندی ہے جسمین ارشاد ہے جو شخص رسول اللہ کی
مخالفت کرے اسکے بعد کہ ہمکو آنحضرت کی راہ ہدایت
معلوم ہو جائے اور وہ مومنوں کی راہ کے سوا
اور راہ چلے اسکو ہم ادہر ہی پھیر دینگے جدہر وہ پھرتا ہے
اور اسکو جہنم میں داخل کرینگے - اور وہ بری پھرنیکی جگہ ہے
اور یہ قول خداوندی جسمین خدا تعالے
نے اصحاب کی تعریف فرمائی ہے کہ وہ پہلا ایمان میں
اگاڑی پڑہنے والے ہیں اللہ تعالی انسے راضی ہوا اور وہ خدا
تعالے سے راضی ہو وے -

ترجمہ اسمین شک نہیں کہ یہ شخص جسکے اقوال عقائد اوپر

© rasailojaraid.com

واقول الله فی هذه الاوراق التی بلغتنا من بأهم الدین ورأۃ الملحدین نزاعمی جناب المولوی محمد حسین ضال مضل متبع غیر سبیل المؤمنین و السلف الصالحین هداه الله الی صراط المستقیم۔

مین منقول عنہ مولوی محمد حسین صاحب سے ہم کو پہنچے ہین گمراہ ہے اوروں کو گمراہ کرنے والا مؤمنین کے راستہ سے اور سلف صالحین کے خلاف چلنے والا خدا اسکو سیدہی راہ چلاوے

کتبہ عبد الرحمن پنجابی الراجی الی الحنان المنان حافظ محمد رمضان

فتوے مدرسہ احمدیہ آرہ ضلع شاہ آباد بنگال (نمبری ۷۸)

ایسا شخص جسکے ہذیانات مندرجہ ستفتا (منقول اشاعۃ السنتہ) نمبر ۷ جلد ۱۹ صفحہ ۲۰۹ تا صفحہ (۲۱۱) ہین اسکی صریح کافر ہونے مین (اگر خلل دماغی نہین رکھتا ونہ اسکے یہ ہذیانات بنوع شبہہ مین بلکہ عناداً ہین) کچھ بھی شبہہ نہین ہے۔ اور اسکے اقوال و مسائل مندرجہ استفتا مذکور نہ مذہب اہل سنت کے اقوال و مسائل ہین و نہ مذہب اسلام کے بلکہ محض ہذیانات وکفریہ و بدعیہ مسائل ہین۔ سوالات خمسہ منجانب مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب کے جوابات منجانب چکڑالوی منقولہ اشاعۃ السنتہ نمبر ۵ جلد ۱۹ اصاف صاف شہادت دیرہے ہین کہ شخص مذکور ضرور خلل دماغی رکھتا ہے۔ یعنے اسکو ایک سخت قسم کا مالیخولیا ہوگیا ہے ورنہ کوئی مسلمان سلیم الدماغ سوالات مذکورہ کے ایسے جوابات کبھی نہین لکھ سکتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ کتبہ محمد عبد اللہ الغازیپوری ۱۷ رمضان المبارک ۱۳۲۰ھ

فتوے سرہند پنجاب

استفتاء

علمائے دین و اساطین شرع متین سے سوال ہے الخ (مندرجہ اشاعۃ السنتہ نمبر ۷ جلد ۱۹ بابت ۱۳۲۰ھ مطابق ۱۹۰۲ء)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الجواب واللہ الموفق الملھم للحق و الصواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ الکفرون والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ وورثتہ ونوابہ وعلینا معھم اجمعین الیٰ یوم الدین اما بعد واضح ہو کہ میری تحقیق مین یہ شخص مثل مرزا غلام احمد قادیانی اشد المرتدین عجیب کافر منافق لاثانی ہے۔ (فتوائے علماء پنجاب ہندوستان بحق مرزا غلام احمد ساکن قادیان)

اسکا قول کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (فداہ ابی وامی) محض مثل چٹھی رسان۔ یا نذکوری کے تھے اسکے کفر پر دلیل روشن اور خلاف نص صریح فلا[۱] وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما کے ہے۔ اس آیت کریمہ مین عام احکام آنحضرت صلے اللہ علیہ والہ وسلم کی اتباع اور فرمانبرداری فرض بیان فرمائی گئی ہے۔ خواہ بذریعہ وحی جلی (قرآن) ہون خواہ بذریعہ وحی خفی (حدیث) نیز اس آیت سے بخوبی ثابت ہوا کہ آنحضرت حکم عادل تھے۔ پس بحکم سچ وہ ہے جو سر پر چڑھ کے بولے۔ یہ شخص اپنے منہ (بنص قرآنی جسکا اپنے آپ کو قائل بتاتا ہے) کافر و مرتد زندیق بنا۔ مین کہتا ہون کہ اگر نقل کفر کفر نباشد آنحضرت محض مثل نذکوری تحصیل یا چٹھی رسان کے تھے تو اس پروانہ (قرآن) کے جبلا[۲] کو کھولکر معانی سمجھانے والا کون ہے شاید (یقیناً حسب اقوال سرسید و مرزا و چکڑالوی) نیچریون کی جانب سے سرسید و مرزائیون کیجانب سے مرزا و چکڑالویون کی جانب سے چکڑالوی اسکا جواب ملیگا۔

یہ کلمات جو آنحضرت صلعم کی شان مبارک مین چکڑالوی نے اپنے منہ سے نکالے ہین اعلے درجہ کی بے ادبی گستاخی۔ بلکہ سب وشتم کا حکم رکھتے ہین۔ قاضی عیاض صاحب شفا فرماتے ہین اعلم وفقنا اللہ وایاکم ان جمیع من سب النبی صلی اللہ علیہ وسلم او عابہ او الحق بہ نقصا فی نفسہ او دینہ او نسبہ او خصلۃ من خصالہ او عرض بہ او شبہہ بشیء علی طریق السب لہ او الازدراء علیہ

[۱] تیرے رب کی (دیعنے اپنے) قسم ہے یہ لوگ کبھی مسلمان نہونگے جبتک ان جھگڑون مین جنمین اختلاف کرین تجھکو اپنا حاکم نہ بنادین پھر اس فیصلے سے جو تو کرے اپنے دلون مین تنگی نہ پاوین اور دل سے نہ مان لین (محشی) [۲] سے یعنے ان لوگون کو جو قرآن کی ایسی باتین (جو صرف زبان عرب کے جاننے سے نہین کھلتی) نہ جانتے۔ جیسے حقیقت نماز و مقدار زکوۃ وغیرہ چنانچہ تفسیر عزیزی سے بصفحہ ۲۱۳ نمبر ۲ جلد ۱۹ منقول ہے (محشی)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اوالتصغیر لشانہ او الغض منہ او العیب لہ فہو ضاب فالحکم فیہ حکم الساب یقتل کما نبینہ ان شاء اللہ تعالیٰ (شفا ص ۳۲۰) اور فرمایا قال محمد بن سحنون اجمع العلماء ان شاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم و المنتقص لہ کافر والوعید جار علیہ بعذاب اللہ وحکمہ عند الامۃ القتل ومن شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر (شفا ص ۳۲۰) اور فرمایا و من روایت ابی المصعب و ابن ابی اویس سمعنا مالکا یقول من سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او شتمہ او عابہ او تنقصہ قتل مسلما کان او کافرا (شفا ص ۳۲۱) اور فرمایا قال ابن عتاب الکتاب والسنۃ موجبان ان من قصد النبی صلی اللہ علیہ وسلم باذی او نقص معرضا او مصرحا وان قل فقتلہ واجب (الی) وکذلک اقول حکم من غمضہ او عیرہ برعایۃ الغنم او السہو والنسیان الخ (شفا ص ۳۲۱) اسجگہ اگر کوئی یہ سوال جواب طلب پیش کرے کہ یہ احکامات اس شخص کے واسطے ہین جو قصداً و عمداً بہ نیت توہین و تحقیر و تنقیص یہ کلمات کہے۔ اور اگرچہ ان کلمات کا کہنا اہلسنت کے نزدیک کفر ہے۔ مگر جکڑالوی تو بہ نیت توہین و تنقیص و تحقیر ان کلمات کو زبان پر نہین لاتا اور نہ یہ امور اوسکا غایت المرام ہے بلکہ بخیال خام خولیش ایک امر واقعہ کا جو جہالت و سفاہت اوسکے ذہن نشین ہو چکا ہے اظہار کرتا ہے اور نفاق کا اصل علم خدا کو ہے۔ تو اوسکے جواب مین قاضی القضاۃ صدر الصدور حضرت قاضی عیاض فرماتے ہین۔ تقدم الکلام فی قتل القاصد لسبہ علیہ الصلوٰۃ والسلام والازراء بہ وغمضہ بای وجہ کان من ممکن او محال فہذا وجہ بین لا اشکال

آپ کو تشبیہ دیکر یا مثلاً چرواہا کہکر یا عیب لگاوے تو وہ دشنام دہندہ ہے اور اسکا حکم وہی قتل ہے جو گالی دینے کا حکم ہے جسکو ہم تفصیل بیان کرینگے۔ ملہ محمد بن سحنون نے کہا ہے کہ علماء اسلام کا اسپر اجماع و اتفاق ہے کہ آنحضرت کو گالی دینے والے اور آپکی شان گھٹانیوالا کافر ہے اور اسپر وعید عذاب الٰہی جاری ہوگا اور امت کے نزدیک اسکا حکم قتل ہے جو شخص ایسے کا فر یا معذب ہونے مین شک کرے وہ بھی کافر ہے ملہ ابو مصعب و ابن ابی اویس سے روایت ہے کہ ہمنے امام مالک کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص رسول اللہ کو گالی دے یا عیب لگاوے یا آپکی شان گھٹاوے وہ کافر ہے قتل کیا جاوے۔ وہ مسلمان کہلا دے خواہ کافر ہو ملہ ابن عتاب نے کہا ہے کہ کتاب اللہ اور سنت (حدیث) دونو ثابت کرتی ہین کہ جو شخص آنحضرت کو ایذا رسانی کی نیت کرے یا آپ کی شان گھٹاوے اشارۃً یا صراحتہً کم ہی کیون نہو تو اسکو قتل کرنا واجب ہے یہانتک کہا کہ ایسا ہی حکم اس شخص کا جو آپ کی عیب گیری کرے یا آپ کو بکریون کے چرواہے ہونے یا سہو و نسیان کی نظر سے عار دلاوے ۱۲ ملہ یہ کلام پہلے گذر چکا ہے کہ جو شخص آنحضرت کو گالی دیوے یا تحقیر کرے یا کسی وجہ سے ممکن ہو یا محال عیب گیری کرنیکا قصد کرے وہ قتل کیا جاوے اسکی وجہ ظاہر ہے

فٹ نوٹ بنذہ یہ حکم لایق تعمیل عام لوگون کے نہین ہے اور نہ سلطنت انگلشیہ اسکے اجرا کا محل ہے اسلامی سلطنت اسکے اجرا کا محل ہے اور وہی اسلامی حکومت اسکی تعمیل کا حق رکھتی ہے عام مسلمانون کو نہین پہنچتا کہ وہ رسول اللہ کو گالی دینے والے کو بلا حکم حاکم وقت قتل کردین۔ اور پھر خود اسکے بدلے پھانسی پاوین ایسا کرنے سے وہ آیت ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ کا خلاف کرینگے اور گناہگار ہونگے۔ (ایڈیٹر)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نمبر الوجه الثاني لاحق به في البيان والجلاء وهو ان يكون القائل لما قال في جهته صلى الله عليه وسلم
غير قاصد للسب والازراء ولا معتقد له ولكنه تكلم في جهته صلى الله عليه وسلم بكلمة الكفر من لعنه
او سبه او تكذيبه او اضافة ما لا يجوز عليه او نفي ما يجب له مما هو في حقه عليه الصلوة والسلام
نقيصة مثل ان ينسب اليه اتيان كبيرة او مداهنة في تبليغ الرسالة او في حكم بين الناس او
يغض من مرتبته او شرف نسبه او وفور علمه او زهده او يكذب لما اشتهر من امور اخبر بها
عليه الصلوة والسلام وتواتر الخبر بها عنه عن قصد لرد خبره او ياتي بسفه من القول او قبيح من
الكلام ونوع من السب في جهته وان ظهر بدليل حاله انه لم يتعمد ذمه ولم يقصد سبه اما لجهالة
حملته على ما قاله - او لضجر او سكر اضطره اليه او قلة مراقبة وضبط للسانه او عجرفة و
وتهور في كلامه فحكم هذا الوجه حكم الوجه الاول القتل دون تلعثم اذ لا يعذر احد
في الكفر بالجهالة ولا بدعوى زلل اللسان ولا بشئ مما ذكرناه اذا كان عقله في فطرته
سليما الا من اكره وقلبه مطمئن بالايمان وبهذا افتى الاندلسيون على ابن حاتم في نفيه
الزهد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم الذي قدمناه خلاصہ اسکا یہ ہے - کہ ہر طرح تحقیر سے

ایک صورت توہین اور ہے جو اس (پہلی) صورت سے ملتی ہے وہ یہ کہ آنحضرت کو حق میں برا کہنے والا نیت دشنام و تحقیر توہین نہ رکھتا ہو وہ ایسے کلمات دشنام و لعنت و تکذیب وغیرہ جو آنحضرت کے حق میں کہنے جائز نہوں جیسے آنحضرت کو گناہ کبیرہ کا مرتکب کہنا یا آنحضرت کو تبلیغ رسالت میں مداہن (سستی کرنیوالا) قرار دینا یا آنحضرت کے علم و زہد کی نفی کرنا یا اس حدیث کو جو آنحضرت سے تواتر منقول ہو رد کرنا (جیسا کہ چکڑالوی کرتا اور کہتا ہے کہ حدیث مخالف قرآن متواتر ہی ہو تو میں نہ مانونگا) جہالت سے یا بے سوچے اٹکل سے بولا ہے اسکا حکم بھی یہی قتل* ہے اور اسکی جہالت عذر نہیں - اگر اسکی عقل و حواس درست تھی - اسی کے مطابق علماء اندلس نے ابن حاتم پر فتوے کفر لگایا تھا - جبکہ اُسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زہد کو مٹایا تھا -

* فٹ نوٹ :- اس حکم قتل کے متعلق صفحہ [illegible] کا فٹ نوٹ پڑھو - تمام لوگوں کو حکم نہیں ہوا حکام اسلام کو حکم ہے -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آنجناب کو یاد کرنیوالا مرتد و زندیق ہے خواہ قصداً وعمداً ہو خواہ سفاہتہً وجہالتہً کیونکہ کافر کا کفر مین
عذر جہالت مقبول نہین ہاہے۔

(۲) اور اسکا یہ قول کہ کوئی حدیث لائق اعتبار نہین ہے سراپا لغو جیسا ارتداد ہی ہر ملحد و زندیق مہوس
و مبتدع کے لئے پہلا زینہ انکار حدیث ہی۔ کیونکہ بلا اسکے وہ اپنی خود غرضی مین بہت کم کامیاب ہوسکتا ہے

(۳) اور حدیث بھی مثل قرآن ہے اور وحی خفی ہے جیسا کہ مجیب نے ثابت کیا ہے جزاہم اللہ خیر الجزاء۔
ایک روایت مین ہے۔ کتب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بتعلم السنۃ والفرائض واللحن ای
اللغۃ وقال ان ناسا یجادلونکم یعنے بالقران فخذوہم بالسنن فان اصحاب السنن اعلم
بکتاب اللہ (شفا) ۱۹۴

(۴) اور اسکا اہلسنت یعنے اہل حدیث حاملین حدیث یعنے جہابذہ محدثین مثل بخاری۔ مسلم۔
ابوداؤد۔ ترمذی وغیرہم کو جو مصداق ارشاد مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ یحمل ھذا العلم من
کل خلف عدولہ ینفون عنہ تحریف الغالین وانتحال المبطلین وتاویل الجاھلین ولا تزال
طائفۃ من امتی یقاتلون علی الحق ظاہرین الی یوم القیامۃ کے ہین برا اور بے اعتبار اور اہل حدیث
کہلوا انکو کفر کہنا انوکھی بات نہین۔ بلکہ اہل الحاد و زنادقہ کا طبقہ بعد طبقہ یہ شیوہ چلا آتا ہے چنانچہ
مفتاح الہدایت ترجمہ عوارف شیخ الشیوخ مین ہے۔ شریعت محمدی ملت احمدی طریقے مستقیم
وجادہ مسلوکست خاتم المرسلین امین رب العالمین با چندے ہزار افواج امت از اولیا و صفیا
وشہدا و صلحا بران جادہ رفتہ اند و انرا از خار و خاشاک و شکوک و شبہات رفتہ اعلام و
منازل آن معین و مبین کردہ از ہر قدمے نشانے باز دادہ و در ہر منزلے نزلے نہادہ و دفع قطاع

حضرت عمر بن خطاب نے تحریری حکم دیا تہا کہ لوگ حدیث اور فرائض اور علم لغت سیکہین اور فرمایا کہ لوگ قرآن شریف کے اپنے
خیالی معنے نکالکر تمسے جہگڑا کرینگے۔ تم انکو احادیث کے فیصلے پیش کرکے پکڑو اور یہ کہو کہ جو معانی قرآن رسول اللہ صلعم نے
کیے ہین۔ وہی معنے قرآن کے صحیح ہونگے۔ اسلئے اس علم کو عادل پیروان سلف اخذ کرینگے جو زیادتی کرنیوالون کی تحریف
اور جاہلون کی تاویل کو مٹائینگے۔ میری امت سے ایک جماعت (اہلحدیث) قیامت تک غالب رہے گی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الطریق را بدرقۂ ہمت ہمراہی فرستادہ اگر مہوسے مبتدع دعوے کند کہ طریق مستقیم نہ اینست وخلق را بطریقے دیگر دعوت کند نزدیک عقلا باید کہ قول او مسموع ومقبول نباشد ونصرت دین حق راو دفع او از جملۂ فرائض ولوازم بود واہل بدعت وضلالت طائفہ باشند کہ خود را در لباس اسلام بتلبیس ظاہر گردانند وکفر وعداوت اسلام در باطن پوشیدہ دارند۔ وبا اہل اسلام بظاہر در آمیزند وخود را در ہیات علمار محقق وحکمار مدقق بخلق نمایند ومردم را تلقین بحجج وبراہین قدم عالم وانکار حشر ونشر کنند وعلمار ومشائخ اسلام را دشمن دارند وپیوستہ بتقبیح صورت حال ایشان کنند چہ بنور علم ایشان عورات وسوات این طائفہ مکشوف گرود وعلمار ربانی نجوم آسمان شریعت اند ہموارہ آنرا از تصرف شیاطین الانس محفوظ دارند انفاس نوازہی ایشان بمثابت شہب ثواقب پیوستہ مسترقان ومختطفان اسرار شریعت را اعنی مردہ شیاطین انسی رجم وقذف میکنند و ایشان را از ہمہ جانب پراگندہ وبیقرار میدارند وشر تگیدۂ ایشان از خلق دفع مینمایند واز این طائفہ ہر کجا مجال تصرف یابند خلق را از صحبت علمار وتقرب بدیشان متنفر کنند ودر نفوس مستعدان تصرفات شیطانی وتخریب قواعد ایمانی با فساد عقائد وخلع ربقۂ اسلام از رقبہا تمام اعاز ہہند ودلہا سادہ پاک را از طہارت فطرت بگردانند وخود را در پس سپر اسلام بپوشانند۔ ونیز اغواء اضلال بر ہدف دین وملت راست کنند وپنہان از نظر مردم را بضلالت وہلاک خوانند انہ یریکم ہو وقبیلہ من حیث لا ترونہم این جماعت اند اعدار دین واخوان شیاطین جہال آئین۔ وضال مضلین در حدیث صحیح ست کہ ان اللہ لا یقبض العلم انتزاعًا ینتزعہ من الناس ولکن یقبض العلم بقبض العلماء فاذا لم یبق عالم اتخذ الناس رؤسا جہالًا فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا ہیچ عبادت در حضرت رب العالمین چندان وقعتے

اللہ تعالیٰ علم لوگونکے سینون سے نکالکر علم کو نہ اٹھائیگا بلکہ علما کی جان نکالکر علم کو قبض کریگا۔ پھر جب کوئی عالم باقی نہ رہیگا۔ لوگ جاہلون کو سردار بنالینگے۔ انسے لوگ مسئلہ پوچھینگے۔ تو وہ بدون علم فتوے دینگے۔ خود گمراہ ہونگے اور لوگون کو گمراہ کرینگے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ندارد کہ دفع اینجماعت و رفع اساس بدعت و زندقہ ایشان و نصرت دین نبوی و ملت مصطفوی۔ و اہل
انقیاد دو طائفہ اند اہل قدرت و اہل علم اہل قدرت بطریق قتل[*] و صلب بانکال و عقوبت یا نفی و
ابعاد و اہل علم بکشف عوار و اظہار زندقہ و الحاد ایشان و ہر کہ بر یکے ازین دو طریق قدرت دارد
بدان مامور بود و بایشان آن اجور و بترک ماخوذ امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ و السلام گفتہ سیخرج[۱]
فی اخر الزمان قوم یتکلمون بکلام لا یعرفہ اھل الاسلام و یدعون الناس الی کلامھم
فمن لقیھم فلیقاتل فان قتلھم اجر عظیم عند اللہ عز و جل انتہی صفحہ ۳۲-۳۳-
۳۴۔ اگرچہ ہر ملحد زندیق اس عبارت مبارک کا مصداق ہے۔ مگر مرزا غلام احمد قادیانی اور غلام نبی
عرف عبداللہ چکڑالوی کا تو یہ نہایت صاف اور بے عیب فوٹو ہے اور اس حق مین جن نمبرون
پر ان دونون نے سارٹیفکیٹ (سند) حاصل کیا ہے اوسکی نظیر ملنی محال۔ ناممکن ہے۔ چنانچہ
ان کے اقوال اس امر مین شاہد ہین۔ پس با این ہمہ انکے کفر و ارتداد مین کیا شک و شبہ رہگیا سا انواع
بارک سا مین ہے سے دینی علم یا عالمان کرے اہانت کو یا کرے اہانت شرعی اوہ بھی کافر ہو
اور اہلحدیث یا اصحاب حدیث اہل حق و سنت کا قدیمی اور باثور نام ہے۔ شیخ عبد القادر جیلانی
فرماتے ہین۔ واعلم[۲] ان لاھل البدع علامات یعرفون بھا فعلامۃ اھل البدعۃ الوقیعۃ
فی اھل الاثر و علامۃ الزنادقۃ تسمیتھم اھل الاثر بحشویۃ و یریدون ابطال الاثار
و علامۃ القدریۃ تسمیتھم اھل الاثر مجبرۃ و علامۃ الجھمیۃ تسمیتھم اھل السنۃ
مشبھۃ و علامۃ الرافضۃ تسمیتھم اھل الاثر ناصبۃ و کل ذلک عصبیۃ و غیاظ

[۱] آخری زمانہ مین لوگ ایسی باتین کہین گے جنکو اہل اسلام نہ پہچانینگے (جیسا کہ اسوقت چکڑالوی کہہ رہا ہے) وہ لوگون کو اپنی باتون کیطرف بلائین گے جو شخص انکو ملے وہ اونکو قتل[*] کرے۔ انکے قتل مین بڑا ثواب ہے ۱۲ [۲] اہل بدعت کی چند علامات ہین جنسے وہ پہچانے جاتے ہین۔ بدعتیون کی علامت یہ ہی کہ وہ اہلحدیث کو برا کہتے ہین۔ زندیقون (بیدین مرتدون) کی علامت یہ ہے کہ وہ اہلحدیث کو حشویہ کہتے ہین جس سے انکا مقصود یہ ہے کہ حدیث و آثار ہٹا دین اور قدریہ کی علامت یہ ہی کہ وہ اہل سنت کو جبریہ کہتے ہین۔ اور جہمیہ کی علامت یہ ہے کہ وہ اہلسنت کو مشبہہ کہتے ہیں۔ رافضیون کی علامت یہ ہے کہ وہ اہل سنت کو خارجی کہتے ہین یہ سب انکا تعصب اور غصہ بحق اہلسنت ہے ۱۲

[*] فٹ نوٹ:۔ اس حکم قتل کے متعلق حاشیہ ۳ کا فٹ نوٹ پڑھو۔ یہ عام لوگون کو حکم نہین ہوا حکام اسلام کو حکم ہے ۱۲

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لاہل السنۃ ولا اسم لہم الا اسم واحد وھو اصحاب الحدیث ولا یلتصق بھم ما لقبوھم اھل البدع کما لم یلتصق بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم تسمیۃ کفار مکۃ ساحرا و شاعرا ومجنونا ومفتونا وکاھنا انتہی (غنیہ صہ ۱۹۰) ترجمہ اہل الاذن لے اہل الحدیث وترجمہ مولوی عبدالحکیم سیالکوٹی مرحوم

(۵) اور ان مسائل میں کہ جنکو کفریات کہنا ہے حرام کو حلال اور حلال کو حرام بنانا مخالف اجماع امت محمدیہ وحدیث لا تجتمع امتی علی الضلالۃ ہوکر کھلم کھلا کافر ہوگیا۔ اور اسکا مسائل مندرجہ استفتا کو بزعم خود قرآن سے نکالنا داخل وعید شدید من فسر القرآن برأیہ الحدیث ہے۔ اور عرش کو قدیم کہنا۔ اور آنحضرت صلعم کی عصمت سے انکاری ہونا اور آنحضرت کی جناب میں فہم قرآن اور احکام معراج میں غلطی کہانیکا اقرار کرنا ایسا کفر ہے کہ اس سے بڑا اور کوئی نہیں ہوسکتا صاحب شفا فرماتے ہیں۔ واعلم ان الامۃ مجمعۃ علی عصمۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الشیطان وکفایتہ منہ لا فی جسمہ بانواع الاذی ولا علی خاطرہ بالوسواس وقد اخبرنا القاضی الحافظ ابو علی رحمہ اللہ تعالیٰ قال انا ابو الفضل بن خیرون العدل حدثنا ابوبکر البرقانی وغیرہ نا ابو الحسن الدارقطنی نا اسمعیل الصفار نا عباس الترقفی نا محمد بن یوسف نا سفیان عن منصور عن سالم ابن ابی جعد عن مسروق عن عبداللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما منکم من احد الا وکل اللہ بہ قرینہ من الجن

اور اہلحدیث کا صرف یہی ایک نام اہلحدیث ہے۔ اور جو لقب انکو اہل بدعت دیتے ہیں وہ انکا لقب نہیں ہوجاتا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کفار مکہ نے ساحر شاعر مجنون کہا تو وہ آنحضرت کا لقب نہیں ہوا امت محمدیہ کا اجماع واتفاق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شیطان سے محفوظ ومعصوم ہیں اسنے آپکے جسم پر اثر کیا نہ دل میں وسواس ڈالا۔ ہمکو با سند ابن مسعود سے یہ حدیث پہنچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسا نہیں جسکے ساتھ ایک ہمنشین فرشتہ اور ایک ہمنشین شیطان نہ لگایا گیا ہو۔

باقی ترجمہ بصفحہ ۳۰۶

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وقربنیہ من الملئکۃ قالوا وایاک یا رسول اللہ قال وایای ولکن اللہ تعالیٰ اعاننی علیہ فاسلم زادہ غیرہ عن منصور فلا یامرنی الا بخیر وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا بمعناہ وروی فاسلمُ بضم المیم ای فاسلم انا منہ الخ ص۲۵ اور فرمایا واجمعت الامۃ فیما کان طریقہ البلاغ انہ معصوم فیہ من الاخبار عن شیءٍ منہا بخلاف ماھو بہ لا قصداً ولا عمداً ولا سھواً ولا غلطاً ص۲۶ اور فرمایا ھذا القول فیما طریقہ البلاغ واما ما لیس سبیلہ سبیل البلاغ من الاخبار التی لا مستند لہا الی الاحکام ولا اخبار المعاد ولا تضاف الی وحی بل فی امور الدنیا واحوال نفسہ فالذی یجب اعتقادہ تنزیہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن ان یقع خبرہ فی شیءٍ من ذلک بخلاف مخبرہٖ لا عمداً ولا سھواً ولا غلطاً وانہ معصوم من ذلک فی حال رضاہ وفی حال سخطہ وجدہٖ ومزحہ وصحتہ ومرضہ ودلیل ذالک اتفاق السلف واجماعہم علیہ وذلک انا نعلم من دین الصحابۃ وعادتہم مبادرتہم الی تصدیق جمیع احوالہٖ والثقۃ بجمیع اخبارہ فی ای باب کانت وعن ای شیءٍ وقعت وانہ لم یکن لہم توقف ولا تردد فی شیءٍ منہا ولا استثبات عن حالہ عند ذلک ہل وقع فیہا سہو ام لا ص۲۶

لوگون نے عرض کیا کہ آپکا کیا حال ہے ہے آپنے فرمایا میرے ساتھ بھی تہا مگر خدا کی مدد سے وہ میرے تابع ہوگیا ہے۔ وہ مجھے اچھی بات ہی کہتا ہے۔ امت محمدیہ کا اسپر اتفاق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان امور مین جنکی تبلیغ کا آپ کو حکم تہا معصوم مین نہ قصداً آپ سے اسمین قصور ہوا نہ سہواً۔ یہ قول ان احکام کے متعلق ہے جو تبلیغی طور پر آپ نے فرمائے تھے اور جو امور تبلیغی نہین دنیاوی ہین۔ انمین بھی آپ کے معصوم ہونے کا اعتقاد واجب ہے اسپر دلیل ہے کہ ہمکو اصحاب نبوی کی عادت معلوم ہے کہ وہ ہر ایک امر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کرتے نہ تو کسی امر مین تردد توقف کرتے اور نہ یہ تحقیق ودریافت کرتے کہ آپ کو اس کام مین سہو یا غلطی ہوئی ہے یا نہین۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بالجملہ عبارت مرقومہ صدر سے ثابت ہوا۔ کہ قائل ان اقوال کا بلاشک کافر مرتد۔ زندیق منافق ہے تاوقتیکہ باعلان عام اپنا ان اقوال سے رجوع اور توبہ ظاہر نکرے کل اہل اسلام کو عموماً اور گروہ باشکوہ اہلحدیث کو خصوصاً اسکی اتباع کی صحبت سے پرہیز لازمی امر ہے ع نخست موعظت پیر دانش این سخن ست + کہ از مصاحب ناجنس احتراز کنید۔ اور حسب الحکم کتاب و سنت اجماع امت اس سے برتاؤ اسلامی کرنا قطعاً حرام ہے۔ جیسے سلام مسنون کرنا اور دعوت مسنونہ مین بلانا۔ اور اسکی نماز مین اقتدا کرنی اور اگر انہی اقوال و عقاید پر مرجاوے تو اسکے جنازہ کی نماز پڑہنی وغیرہ ذلک۔ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب فقط الراقم راجی رحمت اللہ الغفور الفقیر ابوالمنظور محمد عبدالحق کوٹلوی السرہندی مقام سرہند مورخہ ۷ جمادی الآخری سنہ ۱۳۲۰ھ

فتوے علماء دہلی و کلکتہ وغیرہ

فتوے مطبوعہ نمبر ۷ جلد ۱۹ کی قلمی کاپی ماہ اگست ۱۹۰۲ء مین حضرت شیخنا و شیخ کل مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی قدس اللہ سرہ کی خدمت بابرکت مین بھیجے گئے تھے و ہانسے جواب تب آیا جبکہ رسالہ نمبر ۷ جلد ۱۹ شائع ہوچکا تھا۔ آپکے اور آپکے دونوں صاحبزادگان نافلہ کی طرف سے اس فتوے کی پوری تصدیق باین الفاظ ہوئی تھی۔

الجواب صحیح	الجواب صحیح	الجواب صحیح
سید محمد نذیر حسین	سید محمد عبدالسلام	سید محمد ابوالحسن

ھذا جواب صحیح صفدر علی خفف اللہ اثقالہ — سید عبدالوہاب

انہی دلون کلکتہ سے مولوی عبدالجبار صاحب عمرپوری کا فتوے انکے بھائی مولوی ضیاء الرحمن صاحب مالک و مدیر رسالہ ضیاء السنتہ نے ارسال کیا تھا اس فتوے مین سوالات متعلقہ چکڑالوی مندرجہ اشاعۃ السنتہ نمبر ۵ و ۷ کا انپر پانچ سوال اور بڑہا کر جداگانہ جواب لکھا ہے۔ اور بعض ان امور کی وجہ سے چکڑالوی کو دائرہ اسلام سے خارج کیا ہے بعض کیوجہ سے دائرہ اہلسنت سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خارج کیا ہے - از انجا کہ وہ جواب طویل ہے - اور اب اس رسالہ میں پورے جواب نقل کرنیکی گنجایش نہیں رہی - لہذا اس جواب کا مفتح و خاتمہ انہی کے الفاظ سے نقل کرکے ہکی مصدقہ مواہیر و تحریرات علمار کو نقل کیا جاتا ہے -

مفتح جواب

الجواب

امور مذکورہ سوال میں اکثر باتیں اس قسم کی ہیں کہ انکا قائل و مُقر اسلام سے خارج اور آیات احکام الہی کا منکر اور زندیق (چھپا مرتد) و ملحد ہے -

خاتمہ جواب

خلاصہ جواب یہ کہ امور مذکورہ سوال کا جو شخص قائل ہو وہ مرزا قادیانی خیالی مسیح کا برادر خورد اور نائب دجال ہے وہ دین کی تخریب اور گمراہی کو رواج دینا چاہتا ہے اور نصوص شرعیہ صریحہ کا منکر ہے ایسے شخص سے مسلمانوں کی طرح ہرگز ارتباط و اختلاط نہ کرنا چاہیئے قال اللہ تعالیٰ لا تجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الاخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ الخ ومن یتولہم منکم فانہ منہم شخص مذکور برملا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین و تحقیر کرتا ہے اور آپکو غلط فہم بتاتا ہے لہذا اسکو اسلام سے کوئی واسطہ نہیں واللہ اعلم کتبہ محمد عبد الجبار عمرپوری -

ما جید و نضد فی القرطاس نہو حری بان یوضع علی العین و الرأس و انا العبد الضعیف الراجی الی اللہ ابو محمد المدعو بعبد اللہ غفر اللہ لہ | مہر ابو محمد عبد اللہ

ہذا الجواب موافق للسنۃ والکتاب لا یعرض عنہ الا من کان معرضا عن السنۃ والکتاب ومن کان معرضا عن السنۃ والکتاب فلہ اشد العذاب فی یوم الحساب وانا خادم السنۃ والکتاب المکنی بابی تراب

رحیم بخش محدث مستنزی عفی عنہ | المجیب مصیب ابو الیمان محمد سلیمان

جواب صحیح ہے از نعیم محمد ابراہیم

جواب صحیح ہے ابو سعید محمد اسحاق (ذیابکو بی اور لفظ مرتد ہنیں جانتا)

میرے نزدیک ایسا شخص ضرور مبتدع اور گمراہ ہے واللہ اعلم کتبہ محمد علی ابو المکارم غفر اللہ لو الدیہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جو صاحب اصل اس فتوے اور فتوے علماء دہلی کو دیکھنا چاہے وہ لاہور مین منشی محمد اسحٰق صاحب پنشنر پوسٹ آفس کلرک کے پاس جا کر یا اسے منگوا کر ملاحظہ کرین۔

لاہور کے ایک مشہور اہل تشیع عالم کا فتوے

یہ فتوے صرف اہل تشیع کے اعلام و افہام کے لئے انہی کی فرمایش سے معہ انکے خط کے درج کیا جاتا ہے

جناب مولوی صاحب سلمہ الواہب عن المصائب مع الاقارب!

بادا مکہ باب السلام در روضہ اسلام مفتوح وایت شریفہ سلامٌ قولاً من رب رحیم مرجع ہموارہ از کافہ مکاره و آفات محفوظ باشید اشاعۃ السنہ را زیارت کردم بابت کفر و ضلالت چکڑالوی عجالتہ کلماتے نوشتم تا مردم دانستہ باشند کہ در طریقہ حضرات الشیع نیز چنین معتقد عقائد فاسدہ کافر میباشد طبع فرمایند تا بر حضرات امامیہ نیز حجت خدا اتمام شدہ باشد۔

من الاحقر سید علی حایری لاہوری

باسمہ سبحانہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد عقائد فاسدہ کاسدہ غلام نبی چکڑالوی را دیدم اگرچہ در رسالہ شریفہ حجت شاهده* کہ بجواب خلافت راشدہ نوشتہ ام بالجملہ متعلق وے تعریضے کردہ ام لیکن بجواب استفتا معروض است کہ چنین شخص را نہ تنہا در حضرات اہلسنت یا حضرات اہلحدیث کافر گفتہ میشود بلکہ جمیع فرق ہفتاد و سہ گانہ اسلام چنین شخصے را کافر میدانند زیرا کہ عقائد باطلہ عاطلہ وے با جمیع فرق اسلامیہ مخالف میباشد البتہ اسلام و اسلامیان را عار و ننگ است کہ چنین ضال و مضل را در ظل خود بگیرند انیست کہ حضرت اہل تشیع را نیز با دیگر فرق اسلامیہ در کفر و ضلالت و جہالت چکڑالوی مذکور اتفاق است وے مخرب دین متین و مضل خلق رب العالمین و از اخوان الشیاطین است عامہ اہل اسلام را لازم است کہ از ضلالت و مزخرفات اخوان الشیاطین یعنے غلام نبی چکڑالوی و غلام احمد

* یہ رسالہ مؤلف نے میرے پاس بہیجا۔ مگر میری نظر سے ہنوز نہین گذرا۔ بوقت فرصت ملاحظہ کیا جائیگا۔ اسمین کوئی بات

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کا وبال گریزان باشند انشاء اللہ تعالے اللہم احفظنا وجمیع المسلمین من النفس الامارة والضلالة بعد الهدى بحق محمد بدر الدجى الشموس الدين والدنيا من لا هو مبارک حویلی

حررہ خادم الشریعة المطہرہ سید علی حائری لاہوری

ان فتائے کی نقل اور اشاعت سے غرض و مقصود ناظرین پر مخفی نہوگا کہ چکڑالوی کا رسول و حدیث رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے انکار اب طشت از بام کا مصداق ہوگیا ہے اور اسپر فتوے کفر اقبالی ڈگری ہے لہذا اب خواص مسلمان کو چاہیئے کہ آئندہ اس سے کسی فرعی یا اعتقادی اسلامی مسئلہ مین بحث نکرین اور اسکو مسلمان سمجھکر مخاطب بناوین - اور اگر کسی موقعہ مجبوری پر اس سے گفتگو کا اتفاق ہو تو اس طور پر گفتگو کرین جیسے ایک مخالف اسلام ہندو یا عیسائی یا دہریہ سے گفتگو کی جاتی ہے اور عوام کو چاہیئے کہ اسکو صبیغ[1] سمجھکر اسکی صحبت سے بچین اور اسکے دام مین نہ آوین -

اقبالی الزامون کے ثبوت سے چکڑالوی پر اقبالی ڈگری ہوچکی تو اسکے ذیل مین اسکے ان الزامات کا جن سے اُسنے انکار کیا ہے شہادت سے ثبوت بہم پہنچا کر اس ثبوت کی نظر سے بھی اسکو اس ڈگری کا مستحق ہونا اور اس انکار مین اسکا جھوٹا ہونا ثابت کیا جاتا ہے و باللہ التوفیق

پس واضح ہو کہ جن الزامات سے چکڑالوی نے انکار کیا ہے - اور انکی نسبت صد ۲ رسالہ میں کہا ہے کہ وہ مجھہ پر محض افترا کیا - وہ چار ہین جو صد ۳ مین رسالہ کی اسنے نقل کیے ہین -

اول اسکا یہ دعوے ہے کہ مطالب معانی قرآن جو اسکی سمجھہ مین آئے ہین وہ نہ صحابہ کو سوجھے تھے نہ تابعین مفسرین - محدثین - اور تمام سلف صالحین کو -

۲ - اپنے رسالہ کراہة التراویح مین صحابہ وغیرہ کو بدعتی و گمراہ و منافق قرار دیا ہے -

۳ - اسکا مشن (مدعا) یہ ہے کہ لوگون کو اپنا پیرو بنا وے -

۴ - وہ صاف کہتا ہے کہ حدیث کے مطابق فتوے دینے والے سلف یا خلف فقہا مجتہدین محدثین اور مفسرین سب کافر ہین - ہر چند ان الزامات سے چکڑالوی کا انکار فتوے علما

[1] صبیغ ایک مبتدع کا نام ہے جو حضرت عمرؓ کے وقت مین تھا اور وہ چکڑالوی کی طرح قرآن کی آیات مین کج بحثی کیا کرتا تھا حضرت عمرؓ نے اسکو تین دفعہ مار مار کر توبہ کرائی اور ابو موسی اشعری کی طرف یہ حکم لکھا کہ کوئی مسلمان اسکے پاس نہ بیٹھے - یہ قصہ مسند

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وقت کو ضرور نہین پہنچاتا اور اُسکے اثر کو نہین گھٹاتا۔ اس فتوے تکفیر کی صحت و تاثیر کے لئے چکڑالوی کا حدیث نبوی سے انکار کرنا اور اس انکار کا بڑے فخر سے تحریرات سابق و رسالہ حال مین اظہار کرنا اسکے کافر ہونے کے لئے کافی و وافی سبب ہے، خواہ ان الزامات اربعہ کا وہ اقرار کرے یا منکر ہو جائے۔ تاہم اسکی دروغگوئی ظاہر کرنی اور اس فتوے کی تاثیر و قوت کو زیادہ کرنے اور اقبالی ڈگری کے ذیل مین انکاری جرم کا شہادت سے ثبوت بہم پہنچا کر اسکو اس ڈگری کا مستحق ثابت کرنے کی غرض سے یہ ثابت کیا جاتا ہے کہ ان الزامات اربعہ سے اُسکا بھی انکار کرنا دروغ محض ہے۔ اور ان امور اربعہ کا اقرار اُسکی کلام سابق و رسالہ حال مین صاف موجود ہے یا ایسا ثابت و مفہوم ہے جیسے دو اور دو کا چار ہونا۔

الزام اول کا ثبوت ایک سوال کے جواب سے بآسانی ملتا ہے

ہم چکڑالوی سے پوچھتے ہین جو خیالات و مقالات جدیدہ تمنے تفسیر وغیرہ تحریرات سابقہ و حال مین ظاہر کیے ہین (مثلاً حدیث نبوی سے جو احکام قرآن کی تشریح کرے یا انپر زیادتی کرتی ہو اُسے انکار یا نسخ بعض احکام قرآن و تورات و انجیل سے انکار یا شفاعت انبیاء سے انکار یا اموات کو وصول ثواب صدقہ سے انکار یا اس امر کا اظہار کہ معراج مین پانچ ہی نمازین فرض ہوئی تہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غلطی سے اُنکو پچاس سمجھا اور بار بار خدا تعالےٰ سے تخفیف کا سوال کیا۔ ان خیالات و مقالات کا کوئی صحابی یا کوئی تابعی اور اہل سنت والجماعت سے کوئی امام کوئی مجتہد اور سلف صالحین سے کوئی مفسر کوئی محدث قائل ہے یا نہین۔ اگر کوئی قائل ہے تو کمسے کم ایک شخص کا نام بتلاوین اور الزام اول سے بری ہو جائین۔ اگر کسی کو قائل نہ بتاوین اور کسی ایک کا نام بھی نہ لے سکین تو پہر ان خیالات و مقالات کے ادعا و بیان و اشاعت سے بجز اسکے تمہارا اور کیا دعوے مفہوم ہوتا ہے کہ جو ہم (خود بدولت) سمجھتے ہین وہ صحابہ و تابعین و سلف صالحین آئمہ مجتہدین و محدثین و مفسرین سے کوئی بھی نہین سمجھا۔ بلکہ دلی سچ بولو اور صاف طور پر اپنے مافی الضمیر کا اظہار

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کردو تو تم یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ جو مطلب قرآن ہمنے سمجھا ہے وہ خدا تعالی بھی نہین سمجھا۔

ثبوت الزام دوم بھی ایک سوال کے جواب سے بآسانی ہو سکتا ہے

میان چکڑالوی۔ تمنے البیان الصریح لاثبات کراہتہ التراویح کے صد۱۴ سطر۴ صد۱۶ سطر۱۱ و ۱۲ صد۳۹ سطر۴ و صد۴۲ سطر ۹ و ۱۰ مین جماعت نماز تراویح کو بدعت ضلالت و خباثت و نجاست کہا ہے۔ اور صد۴۳ سطر۴ و ۹ مین نماز تراویح جماعت سے پڑہنے والے جماعت صحابہ کو جنکے امام ابی بن کعب تہے (چنانچہ صد۱۹ سطر۱ و ۹ مین تمہارا یہ اقرار موجود ہے) شرکش اور سرکش و نو مسلم جماعت کہا ہے۔ اور صد۵۲ سطر۱۰ و ۱۲ مین حضرت عمر کے وقت کے لوگون کو منافق بھی کہا ہے۔ ان مقامات مین ان الفاظ سے حضرت عمرؓ کے وقت مین باجماعت نماز تراویح پڑہنے والے صحابہ کو بدبختی اور منافق نہین کہا گیا۔ تو اس بدعت و خباثت و نجاست کے مرتکب اُسوقت اور کون لوگ تھے۔ اور حضرت ابی بن کعب انمین داخل تھے یا نہین۔ اس سرکش جماعت نماز تراویح پڑہنے پڑہانیوالے صحابہ کے سوا اور لوگ تھے تو اُنکے نام بتاوین اور الزام دوم سے بری ہو جائین۔ اور اگر کسیکا نام نہ بتاوین اور ابی بن کعب پر اپنی اس چوٹ چلانے کو تسلیم کرین تو پہر کچھہ شرم کو کام مین لاکر انصاف سے کہین کہ اس الزام مین مینے کونسا ہمُس بلا دیا ہے۔

الزام سوم کا ثبوت بہی ایک سوال کے جواب سے صاف ملتا ہی

میان چکڑالوی۔ اپنے خیالات و مقالات جدیدہ کی اشاعت و اشتہار سے اگر تمہارا یہ مدعا نہین کہ لوگون کو اپنا پیرو بناوین تو پہر کیا اس سے تمہارا یہ مدعا ہے کہ کوئی تمہاری پیروی نکرے۔ اور ان مقالات و خیالات کو باطل مردود سمجہکر لوگ اس سے کنارہ کش رہین۔ آپکے ایک دام افتادہ مالدار مگر مخلص اُمی بے علم نے اسی غرض سے دس ہزار روپیہ کی جائداد کو وقف کیا ہے اور جب سے آپ مسجد چینیان والی سے کمال اعزاز کے ساتھ (جسکے مستحق تھے) نکالے گئے ہین اور کہین آپ کو پاؤن رکھنے اور بات کرنے کی جگہ نہین رہی۔ تب سے آپکے خیالات کی اشاعت کے واسطے اُسی شخص نے ایک نیا مکان خرید لیا ہے۔ کیا وہ بھی اسی غرض سے ہے کہ آپ کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پیروی کوئی نکرے - اگر یہی غرض ہے تو بیشک آپ الزام سوم سے بری ہین - آپ اس غرض کا اظہار بذریعہ اشتہار کرین گے تو ہم آپکو اس الزام سوم سے بری کرینگے -

ثبوت الزام چہارم

اس الزام سے انکار تو چکڑالوی کی کمال درجہ کی جرارت وبہادری ہے حدیث نبوی کو وحی الٰہی اور خدا کی طرف سے منزل (اتاری گئی) ہونے سے خارج کر کے اُسکے مطابق کسی مسئلہ مین حکم کرنے والے شخص کو بلا استثنار صحابہ وتابعین ائمہ مجتہدین ومحدثین وغیرہ سلف صالحین اپنے صفحہ ۲۴ سطر ۸ امین کافر وظالم وفاسق کہدیا ہے - چنانچہ اصل عبارت آپ کی ۲۴۸ مین نقل ہوئی ہے - اور یہ بات نہ آپ پر مخفی ہے نہ کسی اور اہل علم واسلام پر مخفی کہ تمام صحابہ تمام تابعین محدثین تمام مجتہدین اور جملہ سلف صالحین حدیث نبوی کے مطابق ہر ایک مسئلہ مین جو بجز حدیث کہین نہ ملا ہو حکم کرتے چلے آئے ہین اس سے اسکے سوا اور کیا نتیجہ قطعی نکل سکتا ہے کہ وہ سبکے سب آپکے نزدیک کافر ظالم فاسق ہین - اور اگر اس حکم تکفیر سے صحابہ وتابعین سلف صالحین آپ کے اعتقاد وخیال مین (جسکو آپ ابتک قلم وزبان پر نہین لائے بلکہ مجالس عام مین اسکے برخلاف انکو کافر کہتے ہین) مستثنےٰ ہین تو آپ اسکا اظہار بذریعہ تحریر واشتہار کرین ہم بڑی خوشی سے اس الزام سے آپکو بری کرینگے - اور اعلان عام کرینگے - کہ آپنے حدیث پر عمل کرنیوالے صحابہ وتابعین سلف صالحین مجتہدین ومحدثین کو کافر کہنے سے رجوع فرمایا ہے الزامات اربعہ کے بشہادت ثابت ہوجانے سے فتوے تکفیر کی تائید پوری ہوگئی اور اس تائید سے یہ بات ثبوت کو پہنچی کہ وہ فتوے تکفیر وتبدیع جو چکڑالوی پر علمار وقت نے لگایا ہے - وہ اسپر اقبالی ڈگری ہونیکے علاوہ ایک واقعات ثابتہ کی شہادت پر مناسب اور منصفانہ حکم ہے والد الحمد -

خاتمہ مضمون

اس مضمون اقبالی ڈگری مین چکڑالوی کی ان عذرات کا جو جہات اور دلائل فتوے کے مقابلہ مین اسنے پیش کئے ہین - یا اُن آیات قرآنی کا جو اپنے انکار کی تائید وثبوت مین اُسنے پیش کی ہین

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جواب دینا کچھہ ضروری نہ تھا۔ کیونکہ فتوے دینے والے اپنے فتوے مین اُن دلائل کو جن کے حکم پر وہ فتوے دیتے ہین پیش نظر رکھتے ہین۔ اور اس شخص کے جسکے حق مین فتوے دیا جاتا ہے (غلاظت واہیہ وجوہات باطلہ کو ہرگز نہین سنتے جیسا کہ حاکم مجسٹریٹ وسشن جج بدمعاش مجرم وملزم پر اپنے قانون کی ہدایت وشہادت سے حکم سزا قید یا پہانسی لگا دیتے ہین۔ اور ملزم کی بکواس ہرگز نہین سنتے وہ بولتا وبکتا بلکہ گالیان دیتا ہی رہتا ہے کہ حاکم اسکو پہانسی یا قید کا حکم سنا دیتے ہین۔ کیونکہ فتوے وحکم حاکم کوئی بحث ومناظرہ نہین ہوتا۔ کہ اسمین جواب اور جواب الجواب کا سلسلہ جاری رہے۔ بلکہ وہ ایک فیصلہ ہوتا ہے جسکا اجرا مفتی وحاکم کے وقت اختیار مین ہوتا ہے لہذا ہم پر کوئی حق لازم نہ تہا کہ ہم ان عذرات کا جواب دیتے یا آیات قرآن سے چکڑالوی کے استدلالات کو رد کرتے۔ تاہم اس خاتمہ مین دو غرض سے ہم ان عذرات کا جواب استدلالات کا رد قلم مین لاتے ہین ۔ اول یہ کہ جو اہل اسلام حدیث نبوی کو واجب الاتباع جانتے ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چکڑالوی کی طرح مذکوری تحصیل یا چہٹی رسان ڈاک خانہ نہین جانتے۔ بلکہ آپکا منصب تشریع احکام حلال وحرام مانتے ہین اور آپکو خدا کی طرف سے حاکم اور قرآن مجید کا شارع وخادم یقین کرتے ہین وہ اس اعتقاد مین اور بہی پختہ ہو جائین۔ اور ملحدین اور منکرین حدیث کے دانت توڑنے کے لئے انکے ہاتھہ مین اور بہی مضبوط ہتہیار آجا دین۔ غرض دوم یہ ہے کہ پیروان چکڑالوی سے جو ناواقف مگر خدا ترس ہین اور وہ دہوکہ مین آکر اسکے دام مین پہنس گئے ہین اور انکو چکڑالوی کی طرح ضد وعناد نہین ہے۔ وہ ہمارے جوابات کو پڑھکر واقف کار ہوکر راہ راست پر آجاوین اور چکڑالوی کے دام تزویر سے نجات پاوین ہمارے اس جواب کے خطاب مین چکڑالوی اور اُسکے حسنہ ہی پیرو ہرگز مخاطب نہین ہین۔ اور نہ ہم انکو لائق خطاب جانتے ہین۔ یہ بات ہم رسالہ نمبر ۷ جلد ۱۹ کے صفحہ ۲۰۲ مین بہی کہہ چکے ہین اور چکڑالوی اور اُسکے غالی وضدی باتباع کو انکے خطاب سے علیحدہ کر چکے ہین وہ لوگ ہمارے خیال مین (واللہ حسیبہم) معاند ہین (ضد سے عمداً حق کا خلاف کہنے والے) اور آیت وجحدوا بہا واستیقنتہا انفسہم ظلماً وعلواً

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے مصداق ہین، ہمارے جواب کو دیکھکر انکی دال نہ ٹپک پڑے اور وہ جواب الجواب کی تکلیف نہ اٹھاوین۔

فاقول ومن اللہ التوفیق وبہ الثقۃ وھو خیر رفیق

امر اول سے انکار کی وجہ کے ثبوت مین اسنے چند آیات معترض کیطرح پیش کی ہین۔ ازانجملہ پہلی اور دوسری اور آٹھوین آیت کا یہ مضمون ہے۔ کہ قرآن کی مثل بنانے پر کوئی قادر نہوگا۔ اس سے چکڑالوی نے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ وحی الٰہی وہی ہوتی ہے۔ جسکی مثل بنائی نہ جاسکے اور کہا ہے کہ چونکہ حدیث کی مثل لاکھوں حدیثین وضعی بن چکی ہین۔ اسلئے وہ وحی الٰہی نہین ہو۔

الجواب

چکڑالوی نے اس نتیجہ نکالنے مین صریح جھوٹ بولا ہے۔ اور مسلمانون کو دہوکہ دیا ہے۔ ان آیات مین تو خاصکر قرآن مجید کی نسبت یہ دعوے کیا گیا ہے۔ کہ اسکی مثل و نظیر بنائی نہین جاسکتی مطلق اور عام وحی الٰہی کی نسبت یہ دعوے نہین ہے تاکہ حدیث کو بھی شامل ہو اور نہ ہی اہل اسلام سے کسی کا یہ دعوے اور اعتقاد ہے۔ ان کے اعتقاد مین الفاظ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے الفاظ ہین (جو کلام البشر ہے) وحی خفی صرف انکے معانی کی ہوتی ہے۔ اہل اسلام جو حدیث کو وحی غیر متلو کہتے ہین تو اسکی ایک وجہ یہی ہے کہ انکے اعتقاد مین جبرائیل امین الفاظ حدیث خدا تعالی کیطرف سے نہین لائے۔ اور وہ الفاظ قرآن مجید کی مانند پڑہکر نہین سنائے گئے۔ مضامین حدیث خدا تعالی کی طرف سے ہین جو بواسطہ وحی خفی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچے ہین انکے الفاظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے الفاظ ہین دوسری وجہ یہی کہ الفاظ حدیث کی قرآن مجید کی مانند تلاوت مقصود و مطلب شارع نہین۔ اور اسکے حرف حرف پر دس دس نیکیون کی اجر کا وعدہ نہین دیا گیا۔ جو تلاوت قرآن کے حرف حرف پر دیا گیا ہے پھر جبکہ اہل اسلام کے اعتقاد مین الفاظ حدیث خدا تعالی کیطرف سے نہین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اپنے الفاظ ہین۔ تو پھر اگر الفاظ حدیث کی مانند کسی نے الفاظ بنالئے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تو کیا ہوا معانی احادیث نبویہ (جو جوامع الکلم ہیں اور مخزن اسرار و حِکم) تو ایسی بے مثل ہیں کہ کوئی بشر انسانی طاقت سے اسکے مثل بنا کر پیش کرنے پر قادر نہیں جو حکمتیں اور اسرار معنوی احادیث صحیحہ نبویہ میں پائی جاتی ہیں انکی نظیر و مثل موضوع حدیثوں میں یا اور کلام بشر میں چکڑالوی یا کوئی اور بتلائے تو جو انعام چاہے پاوے۔

اور اگر تحقیق حق پوچھو اور تہہ کی بات سننا چاہو تو قرآن مجید کی مثل بنانے پر کسی بشر کے قادر نہونے کی بڑی بھاری وجہ قرآن مجید کی یہی حکمتیں و اسرار معنوی[*] ہیں۔ مجرد الفاظ عربی کی تک بندی تو مسیلمہ کذاب نے بھی کر دکھائی تھی۔ جسکی زٹلیات مشہور ہیں الفیل ما الفیل لہ خرطوم وذنب طویل۔ والزارعات زرعًا والطاحنات طحنًا فالخابزات خبزًا۔ والنساء ذات الفروج الخ۔ الم تر الی الحبلی الخ وغیرہ یہ زٹلیات اسی وجہ سے مثل قرآن تسلیم نہیں ہوئے کہ وہ حکم اسرار معنوی سے عاری ہیں اور اس واہی شعر کے مشابہ ہیں جنہیں عبث باتیں بیان ہوئی ہیں ؎ وندانت جملہ در دہانند۔ چشمان تو زیر ابروانند۔ اس زمانہ کے مسیلمہ ثانی مرزا غلام احمد قادیانی کی عربی تک بندی نظم و نثر بھی اسی قسم سے ہے[۱]۔ اور علاوہ بران اسکے الفاظ بھی غریب قلیل الاستعمال کریہ اور محاورے وصلی غلط اور اشعار[۲] قواعد عروض کے مخالف ہیں اسیوجہ سے علماء وقت اس عربی کو توجہ کی نگاہ سے نہیں دیکھتے۔ بلکہ لاشئے محض اور کان لم یکن سمجھتے ہیں اور جب یہ زٹلیات حِکَم و اسرار سے خالی ہونے کی وجہ سے مثل قرآن نہیں سمجھی گئی تو موضوع حدیثیں الباذنجان لما اکل لہ یعنے بینگن جس غرض کے واسطے کھائیں اسی غرض کو مفید ہوتے ہیں۔ و امثال ذلک کیونکر احادیث صحیحہ نبویہ کی مثل متصور و مسلم ہونگی۔ اور ان زٹلیات سے کیونکر ثابت ہوگا کہ حدیث نبوی وحی الٰہی نہیں ہے ازانجملہ تیسری۔ چوتھی۔ پانچویں اور چھٹی۔ آیت کا یہ مضمون ہے کہ قرآن

[*] اشاعۃ السنہ ۱۵۔ جلد کا صفحہ پارہ آخری نمبر ۳۔ ۵ ملاحظہ ہو۔ بلکہ تفسیر کبیر صفحہ ۶۳ جلد ۵ صفحہ ۹۴۵ جلد ۴ ط ۳۹۹

[۱] مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کا رسالہ الہامات مرزا صفحہ ۷۶ لغایت ۸۰ ملاحظہ ہو +

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مجید خدا کی طرف سے وحی ہے۔ جسکے پہنچانے اور اُس کے ذریعہ سے لوگوں کو ڈرانے کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مامور تھے۔ اِن آیات سے چکڑالوی نے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ حدیث نبوی وحی نہیں ہے۔

الجواب

یہ نتیجہ صرف چکڑالوی کی دروغ گوئی اور دہوکہ دہی کا نتیجہ ہے۔ بے شک اِن آیات میں قرآن کو وحی کہا گیا ہے۔ اور اِس قرآن پہچانے اور اُس کے ذریعہ ڈرانے کا حکم ہوا ہے۔ مگر اِن میں یہ حکم یا ارشاد نہیں ہوا کہ بجز قرآن آنحضرت صلعم پر اور وحی نہیں ہوئی۔ اور نہ یہ ارشاد ہے کہ بجز قرآن اور وحی سے آپ اِنذار و ابلاغ کے مامور نہیں۔ اِن آیات میں ایسا کوئی لفظ نہیں جو وحی کو قرآن میں محصور کرے۔ اور حدیث کے وحی ہونے کی نفی کرے۔

بلکہ آیت پنجم۔ اِنَّمَا اُنْذِرُکُمْ بِالْوَحْیِ تو بالفاظہا حدیث کو شامل ہے۔ کیونکہ حدیث بھی تمام اہل اسلام کے نزدیک وحی خفی ہے نہ غیر وحی۔ اہل اسلام کی بات چکڑالوی نہ مانے وہ اپنی کلام و تفسیر کی طرف رجوع کرے۔ اس میں اس نے صاف اقرار و تسلیم کیا ہے کہ حدیث صحیح نبوی بھی وحی الٰہی ہے۔ چنانچہ اصل عبارت تفسیر چکڑالوی عنقریب ح۱۳۳ میں منقول ہوگی۔ پھر اس مقام میں چکڑالوی کا حدیث نبوی کو وحی الٰہی سے خارج کرنا دروغگوئی اور دہوکہ دہی نہیں تو اور کیا ہے۔

ازانجملہ ساتویں آیت کا مضمون یہ ہے۔ کہ جو شخص خدا کی طرف سے منزل زمانہ (خدا) چیز کے مطابق حکم نہ کرے۔ وہ کافر۔ ظالم۔ فاسق ہے۔ اس آیت سے چکڑالوی نے دین دنیا کی شرم اٹھا کر یہ نتیجہ نکال لیا ہے۔ کہ حدیث خدا کی طرف سے نازل شدہ نہیں۔

الجواب

یہ بھی چکڑالوی کی دروغگوئی اور دہوکہ دہی کا نتیجہ ہے۔ اس آیت میں تو صریح

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یہ لفظ موجود ہے۔ کہ حدیث خدا نے نہیں اُتاری۔ نہ اس مضمون کا کوئی اور لفظ یا اشارہ ہے۔ چکڑالوی کتاب اللہ قرآن سے ہنسی کر رہا ہے۔ اور دین سے کھیل رہا ہے کہ جن چیزوں کا قرآن میں نام و نشان ذکر و اشارہ بھی نہیں۔ قرآن سے اُنکے ثبوت کا مدعی ہے۔ جیسے ڈاڑھی مونڈوانے والے بھنگ پینے والے فقیر آیت کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ سے ڈاڑھی مونڈوانا اور کلّا صاف کرانا۔ اور آیت مُطَهَّرَةً فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ سے بھنگ گھوٹنے کا ثابت کرتے ہیں۔ اُنہی کا بھائی ایک پنجابی مردہ شو ملا تھا وہ مردہ کو غسل دے چکا تو بولا پیاز لاؤ اسکے منہ میں ڈالا جائے گا۔ کسی نے وجہ پوچھی تو بولا کیا تم نے التحیات میں والصلوات نہیں پڑھا۔ وہاں یہی حکم ہے کہ وسل (جو پنجابی میں پیاز کو کہتے ہیں) وات (جو پنجابی میں منہ کو کہتے ہیں) میں ڈالو۔

اِن جہلا میں اور چکڑالوی میں فرق ہے تو صرف یہی ہے۔ کہ وہ لوگ قرآن کے عربی الفاظ کو پنجابی بنا کر اس سے اپنا مدعا نکالتے ہیں۔ چکڑالوی اس امر کی پروا نہیں کرتا کہ میرے لفظ کا ہم آواز لفظ اردو یا پنجابی یا اس لفظ کے معنے یا مفہوم ہی قرآن میں موجود ہو۔ واہ رے چکڑالوی تو نے اُن جاہلوں کے بھی کان کاٹے۔

اسکے پیرو بھی ایسے عقل کے اندھے ہیں کہ وہ اُس سے اتنا نہیں پوچھتے کہ اس آیت میں وہ لفظ یا اسکے معنے کہاں ہیں جس سے تم نکالتے ہو کہ حدیث خدا کیطرف نازل شدہ نہیں ہے۔ طرفہ یہ کہ وہ اپنی سابق کلام تفسیر میں صاف بیان کر چکا ہے۔ کہ حدیث خدا کی طرف سے نازل شدہ ہے اور ما انزل اللہ میں داخل ہے۔ اس کی تفسیر کی اصل عبارت صفحہ ۳۳ میں منقول ہو گی انشاء اللہ۔

امر دوم - انکار کے ثبوت میں چکڑالوی نے "گیارہ" آیات قرآن پیش کی ہیں جن میں صرف یہ مضمون ہے کہ قرآن تفصیل و مفصل ہے پھر اس سے یہ احمقانہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ پھر تفصیل احکام قرآن کے لئے حدیث یا وحی خفی کی کیا ضرورت ہے

الجواب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یہ نتیجہ بہی چکڑالوی کی دروغگوئی دہوکہ دہی اور اس سے علاوہ پرلے سرے کی بے شرمی کا نتیجہ ہے یہی دعوے (جو اُس نتیجہ میں ہے) اس نے اپنے اشتہار تائید القرآن میں کہا تھا اسی دعوے کے متعلق اس سے مباحثہ میں پہلا سوال ہوا تھا (جو صفحہ ۱۴۶ نمبر ۵ جلد ۱۹ میں منقول ہے) کہ قرآن شریف میں تمام احکام شرعیہ کی مفصل و مشرح ہونے سے کیا مراد ہے۔ اس سوال کے جواب میں چکڑالوی نے مباحثہ میں کسی مطلب و مراد کا اظہار نہ کیا اور اسی دعوے کا اعادہ کر دیا (جو اسی نمبر کے صفحہ ۱۴۷ میں منقول ہے) تو پہر مجبوری ہمنے دوبارہ وہی سوال اس تشریح کے ساتھ پیش کیا (جو اس نمبر کے صفحہ ۱۴۹ میں منقول ہے) کہ اگر احکام اسلام کی تشریح و تفصیل قرآن میں موجود ہے۔ تو آپ زیادہ تکلیف نہ اٹھاوین صرف یہ بیان کر دیں کہ نماز کی کیفیت و ترتیب ارکان و اذکار کہ پہلے تکبیر ہو پہر ثنا پہر سورت فاتحہ پہر رکوع پہر قومہ اور سمع اللہ لمن حمدہٗ پہر سجود الخ اور زکوٰۃ کی مقدار نصاب بتا دین اس کا جواب نہ اُس نے رسالہ اشاعۃ القرآن میں دیا اور نہ رسالہ نماز جدید میں (جسکو وہ شائع کر چکا ہے) کچھ دیا۔ اور بجائے تمثیل تفصیل پہر اسی دعوے کا اعادہ کیا اور اُس کی تائید میں ان ہی آیات کو انہیں چند آیات اسی مضمون کی اور ملا کر پیش کر دیا۔ اور ان سے وہی نتیجہ جس کا پہلے روز اسکو دعوے تہا نکالکر بارہ ۱۱ سنہ اس رسالہ میں درج کیا۔ یہ کمال درجہ کی بے شرمی و بے غیرتی نہیں تو دنیا میں بے شرمی کس کا نام ہے۔ اور بے غیرتی کس کو کہتے ہیں۔ چکڑالوی پر تو کوئی افسوس نہیں۔ جو نیا مذہب اُس نے ایجاد کیا ہے اس کا یہی لازمہ ہے۔ مگر افسوس ان لوگوں پر ہے۔ جو اہلحدیث کہلا کر اُسکے پیرو ہو گئے ہیں۔ وہ اس سے اتنا ہی نہیں پوچہتے کہ قرآن میں احکام اسلام نماز روزہ مفصل و مشرح طور پر موجود ہیں تو اُن کی شرح و تفصیل قرآن سے نکالکر کیوں نہیں بتاتا۔ اور اس کو شائع کیوں نہیں کرتا۔ تو نے رسالہ نماز جو شائع کیا ہے۔ اس میں ایک لفظ ایک رکن کا قرآن کی کسی آیت سے ثابت نہیں کیا صرف یہ آرڈر و حکم (بلا دلیل جاری کر دیا ہے۔ کہ مثلاً بجائے اللہ اکبر (جو مسلمان آنحضرت صلعم کے حکم سے پڑہتے ہیں۔ تم وان اللہ ھو العلی الکبیر پڑہا کرو۔ اور رکوع د

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سجود میں بجائے تسبیحات قرآن پڑھا کرو۔ وعلیٰ ہٰذا القیاس۔ اِن دونون دو پیروان چکڑالوی کو مینے خود اپنے پاس لاہور میں بلا کر کہا کہ جو نماز چکڑالوی نے آنحضرت صلعم کی سکھائی ہوئی نماز کے مقابلہ میں از خود گھڑ کر شائع کی ہے۔ اسکے اذکار و ارکان سے کسی ایک کا حکم بھی اُس نے قرآن کی کسی آیت سے ثابت نہیں کیا۔ وہ بولے کہ اسکے ثبوت میں وہ ایک طولانی رسالہ نماز شائع کرنیکو تیار ہے۔ مین نے کہا جس رسالہ طولانی کا تمکو وعدہ دیتا ہے۔ وہ خدا جانے کب شائع کریگا۔ تم اُس سے ایک ذکر یا رکن نماز کے حکم کا ثبوت قرآن سے لیکر آج ہی مجھے سناؤ وہ وعدہ کر کے چلے گئے اور ابتک اُن میں کوئی جواب لیکر واپس نہیں آیا۔ **تیسرے** اور شخص (چکڑالوی کے شاگرد طالب علم) کو میرے دوست حکیم احمد علیخان زبدۃ الحکماء لاہور میرے پاس لائے۔ اوس سے بھی یہی سوال کیا گیا کہ قرآن مجید کا مفصل و تفصیل ہونا اہل اسلام کے نزدیک اِن ہی معنے سے ہے۔ کہ بعض احکام کی تفصیل تو قرآن مجید میں ہو چکی ہے۔ اور بعض کی تفصیل حدیث شریف میں ہے۔ اور کہا گیا کہ جو شخص قرآن کے مفصل ہونے کی یہ معنے تسلیم نہ کرے۔ وہ جملہ احکام کی تفصیل قرآن ہی سے نکال دے۔ اگر وہ یہ تفصیل قرآن سے نکالیگا۔ تو اس کو ایک ایک دن قرآن چھوڑنا پڑیگا۔ اور وہ قرآن کو جھوٹا سمجھکر اپنے اسلام سے مرتد ہو جائیگا۔ میرے اس قول کی تصدیق اُس طالب شاگرد چکڑالوی نے اسی وقت اسی مجلس میں کردی اور صاف یہ بات کہدی کہ اگر اذکار نماز کی تفصیل اور حکم کہ فلان ذکر فلان محل میں چاہئے فلان ذکر فلان محل میں قرآن مجید سے نہ نکلا جسکا وعدہ ہمکو چکڑالوی دے رہا ہے۔ اور طولانی رسالہ نماز میں وہ یہ وعدہ پورا نہ کریگا۔ تو ہم نماز پڑھنا چھوڑ دینگے اور بجائے نماز صرف دعا کیا کرینگے۔ مینے کہا کہ بس یہی قرآن کو چھوڑنا ہے اور اسی کا نام مرتد ہونا ہے۔ اور یہی چکڑالوی کے مذہب ایجادی کا انجام اور علت غائی ہے۔

م اور یہ بھی کہا گیا

قرآن کی مفصل و شرح ہونے کے معنے جو ہمنے بیان کئے ہین۔ اسپر عام مسلمانون کا اتفاق ہے۔ اسلام کے حق ماننے والے۔ اور قرآن کو سچا جاننے والے ان معنے پر ایمان و یقین رکھتے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور اسکی وجہ ثبوت ہے سینس۔ آسمانی کتابیں انسانی محاورے کے مطابق نازل ہوئی ہیں توریت کو بھی قرآن
ثم آتینا موسی الکتب تماماً علی الذی احسن وتفصیلاً مجید میں تفصیل کہا گیا ہے۔ وہ بھی اسی معنے سے صحیح ہو سکتا
لکل شیء وھدیً ورحمۃ لعلھم بلقاء ربھم یومنون ہے۔ کہ جو تفصیل توریت کی حضرت موسیٰ و دیگر انبیائی
کی وہ توریت ہی کی تفصیل ہے۔ اور یہ عام قاعدہ انسانی ہے جو ہر ملک و ہر زبان میں رائج ہے
کہ جو شخص کسی کا خط یا کوئی حکم یا پیغام دوسروں کو پہنچاتا ہے۔ اور خط کا راقم یا حاکم حکم یا پیغام دہندہ
اس خط اور حکم اور پیغام میں اپنے فرستادہ کو اپنا معتمد و خلیفہ و مختار لکھدیتا ہے اسکو کل اختیار
ہوتا ہے کہ وہ حسب مرضی فرستندہ اور اس کی اجازت سے جو چاہے اس خط اور حکم اور پیغام کی تشریح
و توضیح کرے وہ تشریح و توضیح اس خط و حکم و پیغام کی تفصیل متصور ہوتی ہے۔ لہذا اس تشریح
و توضیح کی نظر سے راقم خط و حاکم حکم و فرستندہ پیغام اپنے خط و حکم و پیغام کی نسبت یہ کہہ سکتا ہے
کہ ہمنے سب کچھ لکھدیا ہے۔ اور اس کہنے میں وہ جھوٹا نہیں ہوتا۔ خداتعالے کا قرآن کو یا توریت
کو مفصل و تفصیل کہنا بھی اس معنے اور اسی محاورہ کے مطابق ہے۔ کہ جو تفصیل ہمارے رسولوں نے
کی وہ ہماری تفصیل ہے اور وہ ہمنے خود کی ہے۔

لفظ کلشیءٍ جو آیت تفصیل کل شیء اور تبیاناً لکل شیءٍ میں وارد ہے وہ بھی اسی
انسانی محاورہ کے مطابق بولا گیا ہے انسان منعم عموماً بولتے ہیں کہ ہمکو خدا نے سب کچھ دے رکھا ہے۔
جس سے ان کی مراد اکثر چیزیں ہوتی ہیں نہ تمام جہان کی ساری چیزیں۔ اور اکثر کو کل کہنا تمام انسانوں
میں مروج و معمول ہے جسکی وجہ یہ قاعدہ کلیہ ہے للاکثر حکم الکل عربی میں بطور مثل مشہور ہے
حالانکہ بعض چیزیں ایسی بھی دنیا میں ہوتی ہیں کہ انکے پاس نہیں ہوتیں۔ اور بایں ہمہ وہ اس قول میں
جھوٹے نہیں سمجھے جاتے۔ اسی محاورہ سے حضرت سلیمان علیہ السلام کہا تھا و اُوتینا من کلشیءٍ
یعنے ہمکو خدا کی طرف سے سب کچھ دیا گیا ہے۔ جسکو خداتعالے نے سورہ نمل کے دوسرے رکوع میں
نقل فرمایا ہے۔ اور نبی کا قول کبھی جھوٹ نہیں ہوتا۔ حالانکہ اسوقت تک تخت بلقیس اور ملک
بلقیس انکے ہاتھ میں نہ آیا تھا۔ اور اسی محاورہ سے بلقیس کے حق میں ہُدہُد نے کہا تھا و اُوتیت من کلشیءٍ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یعنے بلقیس کو سب کچھ دیا گیا تھا جسکو خدا تعالیٰ نے اسی رکوع میں نقل کیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کسی کی جھوٹی بات کو بغیر رد و انکار نقل کرنے سے پاک ہے۔ حالانکہ حضرت سلیمان کا ملک و تخت بلقیس کے پاس نہ تھا۔ اسی محاورہ کے مطابق قرآن کو ہر چیز کی تفصیل و بیان کہا گیا ہے۔ جس سے یہ مراد ہے کہ اکثر حصہ دین کی تفصیل قرآن میں ہو چکی ہے۔ لہذا اُس حصہ تفصیل کی نظر سے قرآن کو تفصیلَ کُلِّ شَیْءٍ کہنا صحیح ہوگیا۔ گو بعض احکام کی تفصیل قرآن میں نہیں ہے۔ اور وہ صرف حدیث نبوی میں پائی جاتی ہے۔ وہ تفصیل موجودہ حدیث بھی اسوجہ سے کہ آنحضرت خدا تعالیٰ کے نائب و خلیفہ ہیں۔ اور جو تفصیل احکام قرآن آپنے کی ہے وہ خدا تعالیٰ کی وحی و اجازت سے کی اور آپکے ساختہ پرداختہ کو خدا تعالیٰ نے اپنا ساختہ پرداختہ قرار دیا ہے۔ قرآن ہی میں داخل کہلاتی ہے۔ یہ دوسری وجہ پیدا ہوگئی جس کی نظر سے قرآن کو ہر چیز کی تفصیل کہنا صحیح ہوگیا۔

علماء اہل اسلام جانتے اور مانتے ہیں کہ قرآن کی علوم و تعلیمات کے پانچ[۵] حصہ ہیں۔ اول علم توحید و صفات باری تعالیٰ عزشانہ دوسرا حصہ وعدہ وعید کہ جنت میں مومنوں کو یہ نعمتیں ملینگی اور کافروں کو دوزخ میں یہ دکھ پہنچینگے تیسرا حصہ قصص و اخبار سابقہ و آئندہ کہ فرعون سے یہ ہوا اور قیامت سے پہلے پہلے یہ ہوگا اور وہ ہوگا۔ چوتھا حصہ امثال کہ کافروں مشرکوں کی مثال ایسی ہے۔ مومنوں کی ایسی۔ پانچواں حصہ احکام۔ کہ نماز پڑھو۔ اور زنا مت کرو و علے ہذا القیاس۔ ان علوم و تعلیمات کی پہلے چاروں حصوں کی تفصیل تو خود قرآن مجید میں ہو چکی ہے۔ حدیث میں اُن کی تفصیل ہوئی ہے تو وہ محض توضیح ہے۔ نہ ایسی تشریح کہ اگر وہ نہ ہوتی تو مطالب و مقاصد قرآن کسیکی سمجھ میں نہ آتے۔ رہا حصہ پنجم۔ اسمیں سے بھی جو عام اخلاق نیک و بد کے متعلق احکام ہیں مثلاً عدل و رحم اور احسان کرو اور بے حیائی۔ زنا۔ بغاوت سے بچو۔ سو انکی تفصیل بھی خود قرآن میں ہو چکی ہے۔ ہاں بعض خاص اسلامی اصطلاح کے احکام مثلاً

---

۵ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی کتاب الفوز الکبیر فی اصول التفسیر ملاحظہ ہو۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو"۔ سو اس قسم کے احکام کی تفصیل و تشریح قرآن مجید میں نہیں ہے - یہ تشریح خدا تعالے کے خلیفہ و نائب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کی ہے - اگر آنحضرت صلعم بیان فرماتے کہ نماز یوں پڑھو اور اُسکے اوکار و ارکان یہ ہیں - اور زکوٰۃ اس مقدار نصاب پر واجب ہے اور وہ نقدی میں اس قدر ہے - اور حیوانات بکریوں - گائے - اونٹ میں اس قدر ہے تو ہم ان احکام کو نہ سمجھتے اور نہ عمل میں لا سکتے - لہذا قرآن کا مفصل اور تفصیل ہونا اس انسانی محاورہ کے رو سے جو اوپر بیان ہوا ہے - ان چاروں حصہ علوم قرآن اور اکثر حصہ احکام عام کی نظر سے ہی صحیح ہوا - اور بعض حصہ احکام اصطلاحی کو حدیث کی تفصیل و تشریح کی نظر سے ہی صحیح ہوا -

قرآن کے مفصل ہونے کی نسبت جو یہ اعتقاد علماء اسلام نے بیان کیا ہے اس کی مصدقہ عبارات مفسرین صفحہ ۲۲۳ وغیرہ میں منقول ہونگی - ہمارے اس بیان کو پڑھکر امید ہے - چکڑالوی کے دام افتادہ ناواقف مگر نیک نیت راہ راست پر آجائینگے - اور قدیم مسلمان اسکے دام تزویر سے بچ جائینگے - انشاء اللہ تعالے چکڑالوی نے امر پنجم کے ضمن میں جو اب آیت نمبر ۱۳ دست آویز فتوائے جسپر غلطی سے نمبر ۴ الکھا گیا ہے اخیر رسالہ کے صفحہ ۱ میں کہا ہے کہ رسول خدا تعالے کا ایسا وکیل نہیں ہوتا جس کا ساختہ پرداختہ خدا کو منظور ہو - اور اسپر آیت وَمَا اَنْتَ عَلَیْهِمْ بِوَکِیْلٍ سے تمسک کیا ہے - اس کا جواب دندان شکن اُسی موقعہ پر دیا جائیگا انشاء اللہ تعالے -

۱ امر سوم سے انکار کی وجہ ثبوت چکڑالوی نے وہی آیات تَفْصِیْلَ کُلِّ شَیْءٍ وَتِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ اور تین اور آئتیں جن میں ارشاد ہے کہ قرآن میں فروگذاشت نہیں ہوئی - اور وہ کافی کتاب ہے اور وہ ہر مثال پر مشتمل ہے پیش کی - اور اُنسے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ قرآن ایسا ہے تو پھر حدیث کی کیا حاجت ہے -

الجواب

اسکا جواب بھی وہی ہے جو نتیجہ آیات وجہ انکار امر دوم کا ابھی جواب دیا گیا ہے کہ بیشک قرآن

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مفصل بیان ہے مگر اُسکے معنے سب جو بیان ہوئے بیشک قرآن میں فروگذاشت نہیں ہوئی۔ اور وہ کافی ہے۔ مگر اُسی وجہ سے کہ اس کی کچھ تفصیل اس کی شرح حدیث میں پائی جاتی ہے۔ اور قرآن مجید کے ہر مثال پر مشتمل ہونے کو تو محل بحث سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ قرآن کا حصہ امثال کو خود شرح کرنا تو ہم خود بیان کر آئے ہیں۔

امر چہارم کے متعلق جو چکڑالوی نے اعتقاد اہلحدیث میں از خود جھوٹ ملا دیا ہے اُسکے انکار سے تو اسپر کوئی الزام قائم نہیں کیا گیا اور جو اصل اعتقاد اہلحدیث اور تمام اہل اسلام کا ہے۔ کہ قرار داد صحابہ تابعین و سلف صالحین سبیل المؤمنین ہے جس کا وجوب اتباع وعید آیت وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ سے نکلتا ہے اس سے انکار کی کوئی وجہ بیان نہیں کی۔ صرف آیت وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ کا یہ جواب دیا ہے کہ المومنین میں الف۔ لام حرفی استغراقی صفاتی ہے (دیکھو مختصر معانی و مطول وغیرہ) لہذا المومنین کے معنے ہیں ایسے مؤمنین جو نہایت اعلےٰ درجہ کے ہوں اور وہ صرف رسول ہی ہیں

الجواب

اس جواب میں چکڑالوی نے سفید جھوٹ سے کام لیا ہے۔ اس الف لام کو حرفی استغراقی صفاتی نہ مختصر معانی میں کہا ہے نہ مطول میں نہ کسی اور علم کی کسی کتاب میں اور نہ مختصر معانی یا مطول یا کسی کتاب میں یہ مسئلہ بیان ہوا ہے کہ اس آیت میں مومنین سے نبی رسول مراد ہیں۔ چکڑالوی کو کچھ شرم و حیا ہے تو مطول یا مختصر معانی یا کسی اور کتاب کی عبارت نقل کرے جسمیں الف لام کو حرفی۔ صفاتی استغراقی کہکر یہ مسئلہ بیان کیا ہو۔ چکڑالوی خود بے علم ہے۔ اسکے پیرو ان سے ایک بھی اہل علم نہیں ہے وہ ان جاہلوں کو کتابوں کے نام سنا کے دام میں لاتا ہے۔ اور جھوٹی باتیں کہکر انکو اپنا مرید بناتا ہے۔ مطول اور مختصر تو اس نے کبھی آنکھ سے بھی دیکھی نہ ہوگی۔ وہ کسی اور ہی کتاب سے یہ مسئلہ نکالا ہے۔

ہاں کتب اصول فقہ (تلویح و توضیح) وغیرہ میں یہ مسئلہ بیان ہوا ہے۔ المطلق اذا اطلق

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(دیکھئے منه الفرد الکامل یعنے کوئی مطلق (بے قید) لفظ بولا جاتا ہے تو اس سے فرد کامل مراد ہوتا ہے۔ مگر اس کامل سے مراد اکمل و افضل نہیں ہے۔ بلکہ کامل سے وہ فرد مراد ہے جس پر مطلق بغیر کمی کے صادق آوے جیسے پانی کا لفظ ہے کہ وہ آب زمزم۔ اور آب دریا اور آب تالاب اور قطرے کے پانی پر باوجود تفاوت مراتب ان چیزوں کے برابر صادق آتا ہے۔ اور پانی کا فرد ناقص وہی ہے جس پر لفظ پانی بلا قید صادق نہیں آتا جیسے کھجور کا پانی۔ یا انگور کا پانی چکڑالوی بے علم اور اسکے اتباع جہلا ان باتوں کو نہیں سمجھینگے۔ لہذا ہم زیادہ تفصیل نہیں کرتے۔ اس قاعدہ اصول فقہ کے روسے بھی لفظ المؤمنین آیت مذکورہ میں ہر ایک مومن پر افضل المؤمنین ہو (جیسے انبیاء علیہم السلام) یا مفضول جیسے عام مومن ہی صادق آتا ہے۔ اور جو امر جملہ اہل اسلام میں خاص ہوں خواہ عام بالاتفاق مسلم چلا آیا ہے۔ جیسے حدیث نبوی کو ماننا اور رسول اللہ صلعم کی اطاعت کو فرض جاننا۔ وہ سبیل المؤمنین ہے جسکے پیروی کا اس آیت میں حکم ہے۔

امر پنجم سے انکار کی وجہ ثبوت میں چکڑالوی نے کوئی آیت پیش نہیں کی بلکہ اُن آیات کا جنکو فتوے میں آنحضرت صلعم کے وجوب اتباع اور آنحضرت کے منصب تشریع و تحکیم کے ثبوت میں پیش کیا گیا ہے جواب دیا ہے۔ لہذا چکڑالوی کیطرف ان آیات کا جواب نقل کر کے اس کا جواب دیا جاتا ہے۔ اس مدعا کے ثبوت کے لئے فتوے میں پہلی وہ آیت پیش ہوئی ہے۔ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت ارشاد ہے کہ آپ مومنوں پر خدا کی کتاب پڑھتے اور اُن کو اُس کے معانی سکھاتے ہیں۔

اسکے جواب میں چکڑالوی نے یہ کہا ہے کہ آنحضرت کا کتاب سکھانا یہ معنے رکھتا ہے۔ کہ آپ (الفاظ قرآن) لوگوں کو پڑھاتے اور سکھاتے اور بار بار کہلا کر یاد کراتے جیسے اُستاد شاگردوں کو پڑھاتے ہیں۔ اس جواب میں چکڑالوی نے آنحضرت صلعم منصب تشریح معانی و تفصیل احکام قرآنی کو جو اس قرآن میں مذکور نہیں اور وہ صرف آپ ہی کے سینہ منور سے اور عمل مبارک سے امت کو پہنچی ہیں۔ کہ نماز سے یہ مراد ہے اور زکوۃ سے یہ مراد) مٹایا ہے اور آنحضرت کو صرف ایک مسجد کا

© rasailojaraid.com

ملا اور مکتب کا میاں جی بنایا ہے۔

الجواب

اے انصاف کے دشمن اور حق کے معاند اگر آنحضرت صلعم کے اصحاب جنکو آپنے قرآن سکھایا ہے۔ چکرالہ یا میانوالی کے رہنے والے پنجابی یا اور بلاد کے عجمی ہوتے۔ اور قرآن اُن کی زبان میں نازل نہ ہوتا۔ تو آنحضرت صلعم اُنکو قرآن کے ہجے کرا کے یاد کرلتے اور یہ امر کسی تاریخی روایت میں (حدیث کو تو مانتا ہی نہیں اس لئے تواریخ کا ذکر ہوا ہے) ذکر ہوتا۔ تو تیری اس من گھڑت کو کوئی نادان مان بھی لیتا۔ قرآن تو اصحاب کی زبان تھی پھر اُن کو میاں جی کیطرح آپ کا قرآن یاد کرانا کب صحیح ہو سکتا ہے۔ اور یہ بھی تو غور و حیا کو کام میں لاکر سوچ۔ کہ یہ لفظ یعلم و تعلیم قرآن میں صدہا جگہ وارد ہے کہیں بھی اسکے معنے ملانوں کی سی تعلیم کے ہیں آیت اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ۔ اور آیت عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ اور آیت عَلَّمْنَاهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا اور آیت عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ[1] میں خدا تعالےٰ نے اس تعلیم کو اپنی طرف منسوب کیا پھر کیا خدا تعالےٰ نے بھی کسی انسان کو یا حضرت خضر علیہ السلام یا حضرت یوسف یا آنحضرت صلعم کو اسطرح کچھ یاد کرایا ہے۔ اور خدا تعالےٰ بھی کسی مسجد کا اور کسی مکتب کا میاں جی ہے۔ رسول اللہ صلعم کی جناب میں گستاخی کرتے ہوئے تو تجھے شرم نہیں آتی (کیونکہ تو اُنکو نہ کوئی اچھی رسالت سے بڑھکر نہیں سمجھتا) تو خدا تعالےٰ سے تو شرم کر اور اُس کا رتبہ تو اس قدر نہ گھٹا اور اُسکو مسجد کا ملا اور مکتب کا میاں جی نہ بنا۔ آیت علمك مالم تكن تعلم کے معنی چکڑالوی نے خود اپنی تفسیر میں سمجھانے کے کئے ہیں اور چیزیں ہی

دوسری آیت فتنے میں یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلعم پر خدا تعالےٰ نے کتاب اور حکمت نازل فرمائی ہے۔ چکڑالوی نے اسکے جواب میں کہا ہے۔ کہ لفظ حکمت سے بھی اس آیت میں قرآن مراد ہے۔ کیونکہ دوسری آیت میں خدا تعالےٰ نے وحی قرآن کو حکمت کہا ہے۔ ایک آیت میں حکمت کو متلو کہا ہے

*: چکڑالوی نے ایک رسالہ نماز شایع کیا ہے۔ اسکی لوح پر اس کا نام یوں لکھا ہے صلوٰۃ القرآن ما علّم الرحمن کیا یہاں بھی اسکی یہ ہی مراد ہے کہ یہ نماز خدا تعالےٰ نے اسکو آکر پڑھا گیا اور میاں جی کیطرح یاد کرا گیا ہے یہ آیت ونعلمہ من تاویل الاحادیث

[1] اصل عبارت تفسیر چکڑالوی ۲۳۱ و ۲۳۲ و ۲۳۳ وغیرہ میں منقول ہوگی۔ قرآن مجید میں خدا کی تعلیم سات اشخاص کی نسبت بیان ہوئی ہے (۱) آدم۔ وعلم آدم الاسماء (۲) حضرت خضر علمناہ من لدنا علما (۳) حضرت یوسف ولنعلمہ من تاویل الاحادیث (۴) حضرت داؤد علمنا صنعۃ لبوس (۵) حضرت سلیمان علمنا منطق الطیر (۶) حضرت عیسیٰ ویعلمہ الکتاب والحکمۃ (۷) آنحضرت صلعم وعلمك مالم تكن تعلم مگر کسی کو ملا مکتب کی طرح الفاظ یاد کرانا ہمیں بھی مراد نہیں ہے۔

اور چیزوں کی تعلیم کا ذکر کیا ہے۔

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ایک آیت میں قرآن کو متلو کہا ہے۔ اور حدیث کو اہلحدیث خود غیر متلو کہتے ہیں۔ لہذا حکمت سے حدیث مراد نہیں ہو سکتی۔ چکڑالوی نے یہ بھی دعوے کیا ہے۔ کہ قرآن میں جہاں کہیں الحکمۃ۔ کا لفظ آیا ہے اُس سے کتاب اللہ ہی مراد ہے۔ اور جہاں کتاب کے بعد حکمت کا لفظ آیا ہے وہاں ایک صفت کا دوسری صفت پر عطف ہے یعنے وہ تاکید ہے۔ تاسیس (یعنی اور دوسری چیز کا بیان) نہیں ہے۔

الجواب

اس جواب میں چکڑالوی نے دہوکہ دہی اور دروغگوئی کو حد کمال تک پہنچا دیا ہے۔ اور اس کمال میں مرزا قادیانی اور نیچری علیگڈہ کو بھی مات کر دیا ہے۔ یہ بات تو مسلّم ہے کہ قرآن مجید بھی حکمت ہے۔ مگر یہ محض کذب و مغالطہ ہے کہ قرآن کے سوا اور وحی الہی جلی یا خفی حکمت نہیں ہے جن آیات سے چکڑالوی نے اس دعوے پر استدلال کیا ہے نہ اُس کا یہ ترجمہ یا مفہوم ہے۔ نہ قرآن کی کسی اور آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بجز قرآن اور کوئی وحی الہی حکمت نہیں ہے۔ بلکہ قرآن کی بہت سی آیات میں قرآن کے سوا دوسری وحی الہی کو بھی حکمت کہا گیا ہے۔

وَاٰتَیْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ (سورہ ص رکوع ۲)

ایک آیت میں حضرت داؤدؑ پر وحی نازل شدہ کو حکمت کہا گیا ہے۔

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ (سورہ لقمان رکوع ۲)

ایک آیت میں حضرت لقمان حکیم کی۔ (جو بالاتفاق صحابہ و جمہور تابعین جنکے مخالف صرف ایک تابعی عکرمہ ہیں) نبی نہ تھے صرف دینی حکیم تھے) ان باتوں جو خدا تعالے اُنکے دل میں ڈالتا تھا حکمت کہا گیا ہے۔ ایک اور آیت میں حضرت ابراہیمؑ کی

فَقَدْ اٰتَیْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِیْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ (سورہ نسا رکوع ۷)

اولاد انبیا کی ان باتوں کو جو کتاب آسمانی کے علاوہ اُنکو ملی تہیں حکمت کہا گیا ہے۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ (سورہ آل عمران رکوع ۸)

ایک اور آیت میں تمام انبیا کی اِن باتوں کو جو کتاب کے سوا انکو عطا ہوئی تہیں حکمت کہا گیا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اِن دو پچھلی آیتوں میں عطا شدہ کتاب کو ذکر کرنے کے بعد حکمت کا عطا ہونا بیان ہوا ہے جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ کتاب کے علاوہ اُنکو حکمت یعنے وہ دانائی دین کی باتیں۔ جو انبیاء کے دل میں ڈالی جاتی تھیں۔ اور وہ اُنکی احادیث کہلاتی تھیں۔ جیسا کہ اسلام میں آنحضرت صلعم کی ایسی باتیں احادیث کہلاتی ہیں۔ اِن چار آیتوں میں سے پہلی دو آیت تو کتاب اللہ کا ذکر و نشان تک نہیں ہے۔ لہٰذا اِن آیات میں حکمت سے کتاب اللہ مراد لینے کی کوئی وجہ نہیں خصوصاً آیت دوم میں جس میں حکمت کا عطا ہونا لقمان حکیم کی نسبت بیان ہوا ہے۔ جنکا نبی ہونا اور اُنکو کتاب عطا ہونا نہ کسی دلیل خارجی سے ثابت ہے اور نہ بالاتفاق مسلم ہے۔ رہی پچھلی دو آیتیں سو اُنمیں اگرچہ حکمت سے پہلی کتاب کا ذکر ہوا ہے۔ مگر چونکہ یہ قاعدہ مسلمہ عرب عربا وغیرہ عقلا ہے۔ التاسیس خیر من التاکید۔ یعنے متعدد الفاظ کلام سے ایک نئے معنے پیدا کرنا اس سے بہتر ہے۔ کہ ایک نئے لفظ کو پچھلے لفظ کی تاکید بنایا جاوے لھذا بحکم اس قاعدہ کے پچھلی دو آیتوں میں بھی معنے لفظ حکمت کتاب سے جداگانہ وحی الٰہی مراد ٹھہرانا اولیٰ و اقدم ہے۔ چکڑالوی بے علم ہے۔ وہ اس قاعدہ سے واقف نہیں ہے۔ اسی وجہ سے وہ کتاب کے بعد لفظ حکمت وارد شدہ کو عطف صفت بر صفت قرار دیتا ہے اور اس حکمت سے وہی کتاب اللہ ہی مراد سمجھتا ہے۔ عطف صفت بر صفت وہاں تجویز و تسلیم کیا جاتا ہے۔ جہاں کوئی نیا مصداق لفظ پیدا نہ ہو سکے۔ اس محاورہ اور قاعدہ کے رو سے اس آیت میں جسمیں آنحضرت صلعم کو کتاب کے بعد حکمت کا عطا ہونا وارد ہے۔ حکمت سے حدیث نبوی جو وحی خفی آپکے مبارک دل پر نازل ہوئی تھی مراد قرار دیا جائیگا اور حکمت سے کتاب اللہ مراد قرار دینے سے وہ اولےٰ ہوگا۔

رہا چکڑالوی کا یہ کہنا کہ دوسری آیت میں حکمت کو مَا یُتْلیٰ یعنے متلو کہا گیا ہے اور حدیث اہلحدیث کے نزدیک بھی متلو نہیں ہوتی۔ اِس کا جواب یہ ہے کہ حدیث نبوی کے متلو ہونے سے اہلحدیث کو کیا کسی کو بھی انکار نہیں حدیث نبوی ہمیشہ پڑھی جاتی ہے۔ ازواج مطہرات نبی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آنحضرت صلعم کے اقوال و روایات اور لوگوں کو سنائیں اور بیان کریں۔ یہی اُس کا پڑھنا ہے۔ غیر متلو تو حدیث کی وحی کو کہا جاتا ہے۔ یعنے وحی حدیث جو آنحضرت صلعم کیطرف ہوتی وہ جبرائیل امین خدا تعالٰے کے الفاظ و حروف سے پڑھکر نہ سناتے اور نہ آنحضرت صلعم اُسکے پڑھنے پر قرآن کی حرف حرف دس دس نیکیوں کا اجر و ثواب فرماتے۔ چنانچہ صفحہ ۲۱۵ میں مفصل کہا گیا ہے یہ بات چکڑالوی کی سمجھ میں نہ آوے یا وہ اسکو سمجھ بوجھکر ضد سے اور ہٹ دھرمی سے قبول نکرے تو وہ صرف اس آیت سے جسمیں حکمت کو ما یتلی (متلو) کہا گیا ہے۔ حکمت سے کتاب اللہ مراد ٹھہراوے اور خاص اس آیت کے حکم ذکر و تلاوت کو قرآن ہی سے مخصوص کرے۔ اس آیت سے یہ تو کبھی ثابت نہیں ہو سکتا۔ کہ جہاں قرآن میں لفظ حکمت وارد ہے۔ وہاں حکمت سے بھی قرآن متلو مراد ہے۔ تلاوت کا جو اس آیت کے متعلق ہے حکم جداگانہ ہے۔ اور حکمت کا جس کا آنحضرت صلعم کو عطا ہونا بیان ہوا ہے۔ جداگانہ حکم ہے۔ اور وہ پیروی ہے۔ لہذا ایک حکم (تلاوت) کے مخصوص بقرآن ہونے سے دوسرے حکم (پیروی) کا مخصوص بقرآن ہونا لازم نہیں آتا۔ اب ہم اپنے ناظرین متبعین حدیث کو (نہ چکڑالوی اور اُسکے غالی مقلدوں کو) یہ بتاتے ہیں۔ کہ لفظ حکمت کی جو معنے علماء اسلام بیان کرتے چلے آئے وہی معنے آجتک اور اس سفید ریش ہوجانے کی عمر تک چکڑالوی نے سمجھے اور بڑے زور و شور سے اس معنے کا ثبوت اپنی کتاب تفسیر میں دیا۔ اور ان آیات قرآن کا وہی ترجمہ اُس نے کیا جو ہمنے بیان کیا ہے۔ اس تفسیر میں حدیث کو خدا کیطرف سے وحی۔ اور خدا کی طرف سے منزل نازل شدہ بھی اس نے بڑے زور و شور سے بتایا ہوا ہے۔ وہ ہی ناظرین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے جس کا صفحہ ۲ میں اس کا وعدہ دیا گیا تھا۔

پس واضح ہو کہ چکڑالوی صاحب بہادر اپنی تفسیر کے صفحہ ۱ میں آنحضرت صلعم کو معلم ربانی حکیم حقانی کہکر آپ کی یہ حدیث کہ سورہ فاتحہ سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے نقل کی ہے۔ پھر اس کے صفحہ ۱۴۸ میں کہا ہے۔ پس جو حدیث خواہ قولی یا فعلی یا تقریری رسول اللہ صلعم سے صحیح طور پر ثابت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہوگی وہ عین بعین بلا چون وچرا قرآن مجید کے الفاظ کا ترجمہ اور اس کی حکمت وتفسیر ہوگی اور ایسی صحیح حدیث کوئی بھی نہ ہوگی جو کسی آیت کا ترجمہ وتفسیر نہو۔ پھر اسکے صفحہ ۳۰ میں آیت وَنزلنا الکتب تبیانا لکل شیٔ نقل کرکے کہاہے۔ پس یہاں بھی اول تو ہم قرآن کے دعوے اور اُسکے دلائل کو دیکھتے ہیں۔ بعدش یہ دیکھینگے کہ مفسر حقانی حکیم ربانی محمد رسول اللہ صلعم کا ارشاد اسبارہ میں کیاہے۔ اور جب خود قرآن کریم اور ربانی حکیم دونوں کا ارشاد معلوم ہوجاوے تو فیصلہ ہوجاتاہے۔

پھر صفحہ ۳۲ آنحضرت صلعم کو مفسر روحانی اور حکیم ربانی کہکر آپ کی ایک حدیث کو قرآن کی تشریح اور تفصیل اور تفسیر کہکر نقل کیاہے۔ پھر اُسکے صفحہ ۳۵ میں نماز میں **آمین** کہنے کا مسئلہ جسکو اب نماز جدید میں اُڑادیاہے بیان کیاہے۔ اور کہاہے۔ کہ اس سورۃ (فاتحہ) کے متعلق ایک اور مسئلہ بیان کرنا رہگیاہے۔ جو بہت ضروری ہے۔ یعنے مسئلہ آمین۔ کیونکہ یہ لفظ قرآن مجید میں موجو نہیں اور رسول اللہ صلعم اس سورت کے بعد اسکو پڑہا کرتے۔ اور اوروں کو پڑہنے کے لئے حکم دیا کرتے۔ جیساکہ بخاری میں بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آیاہے۔ پہر حدیث آمین صحیح بخاری سے نقل کرکے صفحہ ۳۶ میں کہاہے۔ جب آمین قرآن کریم کا لفظ نہیں۔ تو پہر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسکو کیوں پڑہا کرتے تھے اور اوروں کو کیوں پڑہایا کرتے تھے۔ یہ ایک ایسا سوال ہے کہ اُس کے حل سے تمام مشکلات متعلق احادیث حل ہوجاتی ہیں۔ سو مختصر جواب یہ ہے کہ جملہ احادیث صحیحہ نبویہ محض ترجمہ یا تفسیر یا تفصیل ہوتے ہیں **قرآن مجید** کے الفاظ مبارکہ جامعہ کی اور وہ جملہ احادیث حقیقت میں قرآن کے اندر موجود اور اسکے لفظوں کے اندر پڑے ہوے ہیں یعنے وہ قرآن مجید ہی ہوتے ہیں اگرچہ وہ الفاظ نہیں ہوتے جو قرآن مجید کے ہوتے ہیں اور یہ جملہ احادیث نبویہ تعلیم الٰہی سے نبی صلعم کو قرآن مجید سے اسی طرح تعلیم فرمائی گئی تھیں۔ جس طرح خود احادیث کا ماخذ یعنے قرآن شریف کی عبارتیں تعلیم فرمائی گئیں تھیں۔ پس جو حدیث صحیح مروی عن النبی صلعم

© rasailojaraid.com

ہوگی اس کا ماخذ ضرور قرآن مجید کی کوئی آیت ہے - نہ کوئی اور ماخذ اور ان احادیث نبویہ کا نام قرآن شریف میں حکمت کے نام سے جابجا مذکور ہے - پس آئین بھی قرآن مجید ہی میں سے ہے اگرچہ یہ لفظ بعینہٖ قرآن شریف میں موجود نہیں یعنے یہ کہ یہ قرآن شریف کے بعض الفاظ کا یہ ترجمہ ہے - جو تعلیم وحی* سے رسول اللہ صلعم نے سیکھا اور اُسپر عمل کیا اور اس آیت میں اُسکو مسنون ٹھہرایا پھر اُس کے تائید میں یہ ایک آیت نقل کی ہے مَا یَنطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوحٰی اور اس کا ترجمہ ان الفاظ سے کیا ہے یعنے ہمارا رسول اپنی طرف سے دین کے بارہ میں فقط وہی کچھ کہتا ہے - جس کے کہنے کے لئے بذریعہ وحی* اسکو حکم ہوا ہے - پھر اور آیتیں اور نقل کرکے کہا ہے خلاصہ ان آیات شریفہ کا یہ ہے کہ رسول اللہ جو حدیث فرمائی ہے وہ محض اللہ تعالی کی تعلیم سے جو بذریعہ وحی* حاصل ہوئی تھی بیان فرمائی ہے - اپنی طرف سے کوئی بات بھی اس دین کے اندر شامل نہیں کی اور نہ کرسکتے تھے - اور نہ ایسا کرنے کے مجاز تھے صلعم اور نہ ہی آپکو ایسا کرنے کی مجال تھی وہ اللہ تعالے کے سچے اور پکے رسول تھے - کوئی حدیث مروی عنہ موجود نہیں - جنکی تعلیم رسول اللہ صلعم اسی طرح نہیں ہوئی - جس طرح خود الفاظ قرآن مجید کی تعلیم ہوئی تھی - اب دیکھنا چاہئے کہ آیا ان احادیث صحیحہ کا ماخذ صرف قرآن کریم ہی ہے یا قرآن کریم کے علاوہ اور کوئی ماخذ سو ہر ایک شخص مومن مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اسبات کا یقین اور اعتقاد رکھے - کہ سوائے قرآن شریف کوئی اور ماخذ احادیث نبویہ کا نہیں ہے - صرف قرآن شریف ہی ہر ایک دینی معاملہ کا ماخذ ہے اور بس اور جملہ احادیث صحیحہ نبویہ - قرآن شریف کا ترجمہ و تفسیر اور تفصیل ہوتی ہیں اور قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ نے ان احادیث کا نام حکمت کے نام سے یاد فرمایا ہے

وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَا أَنزَلَ عَلَيْكُم مِّنَ الْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُم بِهِ پ ۲ رکوع ۱۳	کما قال اللہ تعالےٰ جل شانہٗ و عم نوالہ - اللہ تعالےٰ نے جو جو احسان اور انعام اور اکرام تم پر کئے ہیں -

سب کو یاد کرو اور اس بڑی نعمت کو بھی یاد کرو کہ اُس نے تم پر کامل صفات والی کتاب قرآن شریف اور الحکمت یعنے اس کی صحیح صحیح اور پوری سمجھ یعنے حدیث شریف نازل فرمائی ہے -

* یہاں تعلیم آئین کو چکڑالوی نے تعلیم وحی کہا ہے حالانکہ قرآن میں لفظ آئین کا موجود نہ ہو وہ خود بیان کرچکا ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ چکڑالوی کے مطابق اعتقاد میں وحی لفظ قرآن میں محصور و محدود نہیں وحی معنے بھی وحی کہلاتی ہے جسکو اہل اسلام وحی خفی و وحی غیر متلو کہتے ہیں - کیا اب بھی چکڑالوی وحی خفی سے انکار کرے گا -

© rasailojaraid.com

تاکہ ان دونوں کے ذریعہ تمکو نصیحت کرے۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ پ ۳ ع ۱۵

یعنے اے نبی لوگوں کو وہ وقت بھی یاد دلاؤ جبکہ اللہ تعالے نے تمام رسولوں سے عہد لیا تھا کہ کہ ہم تم کو اپنی عظیم الشان اور عالیقدر کتاب میں سے کچھ کچھ دیتے رہینگے۔ اسکے سوائے پوری سمجھ ساتھ ساتھ دیوینگے۔ تم سب کے بعد ختم الرسل محمد رسول اللہ صلعم آوینگے اور جو جو کچھ تم کو دیا جاویگا۔ ان سب کی تصدیق کرینگے۔ تو دیکھو تم میں سے یعنے تمہاری امتوں نے اسپر ضرور ایمان لانا اور ضرور ضرور انکا ساتھ دینا۔ اور ہر طرح مال و جان سے اس کی مدد کرنا۔

فقد اتینا ال ابراهیم الکتاب والحکمة واتینا هم ملکا عظیما پ ۵ ع ۵

کتاب آسمانی اور اسکے سمجھ عطا کرنے کا دستور کچھ نیا نہیں۔ یعنے خاندان ابراہیم علیہ السلام کو آسمانی کتاب بھی دی اور اس کتاب کی سمجھ بھی اور ہمنے اسکو بڑی بھاری بادشاہی بھی دی۔

وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكَ عَظِیْمًا۔ پ ۵ ع ۱۴

اور اللہ تعالے نے تجھپر کامل صفات والی کتاب یعنے قرآن شریف اور اسکے ساتھ حکمت یعنے حدیث نازل کی اور تمکو ایسی باتوں کی تعلیم فرمائی کہ جن کا ادراک بلا تعلیم عملی تجھکو نہیں ہو سکتا تھا جب تک جبرائیل ان باتوں کی صورت بناکر نہ سنا دیتا۔ تب تک تجھکو بھی ان باتوں کا کبھی پتہ نہ لگ سکتا تھا اور تجھپر خدا کا بڑا ہی فضل ہے۔

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِیْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ الخ پ ۲ ع ۲

اور ہمارے یہ احسان جنکا اوپر ذکر ہوا ہے۔ اسی قسم کے ہیں جیسا ہمنے تمہارے درمیان تم ہی میں سے عظیم الشان رسول محمد صلعم کو بھیجا۔ جو تمکو ہماری آیات پڑھکر سناتا ہے اور تمکو ہر طرح کے کفر کی آلایش سے پاک کرتا ہے اور کامل صفات صفات والی کتاب یعنے حدیث شریف تعلیم فرماتا ہے۔ اور تمکو وہ باتیں سکھاتا ہے جو تم بلا عملی صورت دیکھے کبھی نہ سمجھ سکتے تھے۔

لطفہ یہاں میاں چکڑالوی حدیث کے ایمان و تسلیم میں ایسے محو و سرشار ہو رہے ہیں کہ کتاب سے بھی حدیث مراد بتاتے ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ب ۲۸ ع ۱۱	وہی ذات پاک ہے جس نے ان پڑھ جاہل عربوں کے درمیان انہیں میں سے ایک عظیم الشان رسول کو بھیجا جو انکو اللہ تعالےٰ کی آیات پڑھکر سناتا ہے۔ اور ہر طرح کی ظاہری اور

باطنی میل کچیل سے اُنکو پاک کرتا ہے اور کامل صفات والی کتاب یعنے قرآن مجید اور اس کی حکمت کی حدیث شریف کی اُنکو تعلیم کرتا ہے۔ اور نبی کی تعلیم سے پہلے پہل یہ لوگ صریح گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔ خلاصہ ان آیات متبرکہ طیبہ کا یہ ہے کہ قرآن کریم کے تین حصہ ہیں ایک حصہ تو اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ ہے یعنے الفاظ و عبارت قرآنیہ دوسرا حصہ الحکمۃ ہے یعنے الفاظ و عبارات قرآن شریف کی سمجھ اور اُس کا پورا پورا اور حق حق مفہوم اور معنے اور تیسرا حصہ عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ میں داخل ہے یعنے وہ حصہ جو محض عمل سے متعلق اور اُس کی تعلیم بلا عملی تعلیم کے کماحقہ سمجھ میں نہیں آسکتی۔ مثلاً نماز کی ہیئات مفروضہ کے ادا کرنے کی کیفیت وغیرہ وغیرہ اور یہ تینوں حصہ اس آیت میں موجود ہیں اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ پھر چکڑالوی نے ص۶ میں بیان کیا ہے۔ کہ آمین قرآن کی اس دعا رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ کا ترجمہ یا خلاصہ ہے اور یہ جتایا ہے کہ لفظ آمین گو قرآن میں نہیں مگر پھر بھی وہ حکم قرآن ہے کیونکہ حدیث میں ہے جو قرآن کی حکمت اور بہ تعلیم وحی قرآن سے ماخوذ ہے۔ اور اپنی تفسیر کے ص۱۱ میں آیت يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ کی تفسیر میں کہا ہے۔ ایمان بالغیب کے معنے ہیں ان جملہ امور کی تصدیق کرنی جو عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ۔ رب العالمین نے قرآن مجید کی صریح عبارتوں کی حکمت یعنے حدیث شریف میں بیان فرمائی ہیں۔ جو مفسر حقانی حکیم ربانی رسول اللہ صلعم کی زبانی معلوم ہوئی ہیں۔ پھر ص۱۱ میں کہا ہے کہ ان آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ جنت اور جہنم کے کل لوازمات مومن کی موت سے لیکر دیدار خدا تک حدیث میں وارد ہیں۔ پس ان جملہ امور پر ایمان لانا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

متقین کی صفت ہے یعنے یہ کہ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ کے یہی معنے ہیں۔ کہ وہ متقین لوگ
ان تمام امور مغیبات پر جو قرآن کریم میں بعبارت یا بدلالۃ النص یعنے حکمت قرآن جو حدیث
کہلاتی ہے۔ ثابت شدہ ہیں صدق دل سے ایمان لاتے ہیں یعنے دل سے تصدیق کرتے
ہیں اور زبان سے اقرار کرتے ہیں چنانچہ مفسر حقانی حکیم ربانی رسول اللہ نے خود یُؤْمِنُوْنَ
بِالْغَیْبِ کی تفسیر و تفصیل بر وفق مَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی فرمادی ہو
جو اوپر مذکور ہو چکی ہے۔ اسواسطے اب آپکی تفسیر کے سوا باقی جس قدر تفسیریں ہیں وہ قیاسات
اور ظنون ہیں پھر اسی تفسیر کے صلا ۲۷۲ میں کہا ہے خلود فی النار۔ جہاں کہیں قرآن میں
مذکور ہوا ہے۔ تو وہاں قرائن حالیہ و مقالیہ سے قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ اس سخت
سزا کے مستوجب فقط کافرین مشرکین منکرین اسلام ہی ہوتے ہیں اور بس۔ اور بعض
لوگوں کا چند روز جہنم میں رہکر پھر جنت میں داخل ہونا ان تمام آیات سے ثابت ہے۔
جہاں جہنم کے دخول کے ساتھ خلود کی قید نہیں لگائی گئی اور جنکی تفصیل و تفسیر مفسر حقانی
صلعم نے بہ تعلیم ربانی یہ کی ہے۔ کہ کچھ لوگ اپنے گناہوں کے بدلے جہنم میں معذب ہونگے
پھر اللہ تعالے انکو اپنے فضل سے جنت میں داخل کریگا۔ کہ انکا نام جہنمیوں ہوگا۔
بخاری اور مسلم میں اسقدر احادیث اس بارہ میں موجود ہیں جنسے قطعی
اور یقینی ثبوت حاصل ہوتا ہے کہ کچھ لوگ کیقدر عرصہ جہنم میں رہکر جنت میں داخل
ہو جائینگے۔ پھر اُسکے صلا ۲۷۳ میں کہا ہے۔ اور چونکہ رسول اللہ صلعم مفسر حقانی کی زبانی قطعی
طور پر ثابت ہے۔ کہ کسی کسی وقت کچھ مدت کے بعد کچھ کچھ لوگ دوزخ میں سے نکالے
جاوینگے اسواسطے۔ الا ما شاء ربک کا ترجمہ الا من شاء ربک کیا گیا ہے تاکہ آیت
اور حدیث یعنے آیت اور اُس کی حکمت کا اتحاد وارتباط و توافق ظاہر ہوجاے
چکڑالوی نے ان تمام آیات قرآن میں جہاں کہیں لفظ حکمت کتاب اللہ یا آیات
کتاب کے بعد وارد ہے اس سے حدیث شریف کو مراد بتایا ہے۔ اور جابجا آنحضرت صلعم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کو قرآن کے تفصیل کنندہ اور ربانی مفسر اور حدیث کو قرآن کی تفسیر و تفصیل و تبیین قرار دیا ہے اور جن آیات میں حکمت وارد ہے انکا ترجمہ وہی کیا ہے جو ہمنے اور عام مسلمانوں نے کیا اور حدیث نبوی کو خدا کیطرف سے وحی اور خدا کی طرف سے نازل شدہ قرار دیا ہے۔ اب اس کا حدیث کے حکمت اور تفسیر قرآن اور آنحضرت صلعم کے مفسر قرآن ہونے سے انکار کرنا۔ اور حدیث کے وحی اور منزل من اللہ ہونے سے انکار کرنا عقل و انصاف و شرم و حیا کے رو سے کیونکر جایز اور لایق اور قبول و سماعت ہے۔

اسکے جواب میں شاید یہ کہے کہ میری یہ عبارات و اعترافات اسوقت کے ہیں جبکہ میں حدیث نبوی کا قائل تہا۔ اب تو میں حدیث نبوی کا منکر ہو گیا ہوں۔ اب میری پرانی تصنیفات تفسیر وغیرہ جن میں حدیث نبوی کو حکمت تسلیم کیا ہوا ہے یا اُن سے بطور استدلال تمسک کیا گیا ہے میرے نزدیک مردود و مطرود ہیں۔ لہذا ان عبارات و تصنیفات کو میرے روبرو اور مقابلہ کے لئے پیش کرنا مناسب نہیں۔

اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اگر تیری تفسیر وغیرہ تصانیف جن میں احادیث نبوی کو حکمت تسلیم کیا گیا ہے یا اُنسے استدلال واقعہ ہوا ہے اب تیرے نزدیک مردود و مطرود ہیں۔ تو پہر ان کتابوں کو تو جلا کیوں نہیں دیتا۔ اور اُنکے مطرود و مردود ہونے کا اشتہار کیوں نہیں دیتا۔ بلکہ اس کے برعکس اسی رسالہ اشاعۃ القرآن کے صفحہ ۳ و ۱۲ میں ان کتابوں کی طرف رجوع کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔ اور تیرے ایک خلیفہ نے رسالہ نماز کے پہلے ورق میں ان کتابوں کی قیمت کا اشتہار دیا ہے۔ اس صورت میں تو ان کتابوں کا بیچنا اور اس کا دام کہانا۔ ایسا ہے جیسے نجاست کا بیچنا اور دام کہانا پہر جب تو ان کتابوں کو جلا دیگا یا اُسکے جلا دینے کے لایق ہونے کا اشتہار دے گا۔ اُسوقت ہم تیرے اس سوال کا جواب اور دینگے۔ بالفعل وہ جواب ریزرو (محفوظ) رکہا جاتا ہے۔ اور جبتک تو ان کتابوں کو جلا نہ دی اور اُن کی بے اعتباری کا اشتہار

© rasailojaraid.com

نہ دے تب تک تجھپر الزام قایم ہوتا رہے گا - تو مانے خواہ نہ مانے اہل اسلام تو جان لینگے کہ جن باتوں سے تو اب انکار کرتا ہے یہ ایسی باتیں ہیں کہ اس عمر تک تو بہی اہل اسلام کی طرح ان باتوں کا قائل رہا تہا - اور یہی ان باتوں کے نقل کرنے سے اصلی مقصود ہے شاید کوئی شخص یہ سوال کرے کہ ایک بات کی غلط ہونے سے ساری کتاب تو لایق رد اور جلا دینے کے نہیں ہو جاتی - اس کا جواب یہ ہے کہ اس کی ان کتابوں میں حدیث کو حکمت اور تفسیر قرآن ماننا یا اس سے استدلال کرنا ایک بات اور ایک چہوٹا سا جزو کتاب نہیں ہے - بلکہ اس کی کتابیں تو سب کی سب اول سے آخر تک حدیث کی تسلیم و استدلال سے پر ہیں - اور اس کا اکثر حصہ و جزو اعظم حدیث ہی حدیث ہے - پہر جس حالت میں حدیث اسکے نزدیک لایق رد ہے جو کل کتابوں کا جزو اعظم ہے تو کل کتابیں کیونکر لایق رد اور جلا دینے کے نہ ہونگی - اب یا تو ان کتابوں کو اپنے نئے اعتقاد کے مطابق جلا دے یا حدیث نبوی کو مان لے - ان دونوں سے ایک بات ضروری تجہپر لازم ہوگی اور تجہے ملزم بنائیگی - یہ ہرگز نہ ہوگا کہ تو ان کتابوں کو مسلم بہی رکہے اور معتبر کہے - اور حدیث نبوی کی حکمت و تفسیر قرآن ہونے سے بہی انکار کرے -

---

ازانجملہ - تیسری - چوتہی - پانچویں اور چہٹی آیات جسکو کاتب نے غلطی سے نمبر ۲ لکہا ہے فتوے میں اس مضمون کی ہے - کہ خدا تعالے اور اسکے رسول کی اطاعت کرو" جبتک تم رسول کو اپنا حاکم نہ بناؤگے - مسلمان نہو گے" - جو رسول ہمنے بہیجا ہے - وہ اس لئے بہیجا ہے کہ لوگ خدا کے حکم سے اس کا حکم مان لیں" - جس نے رسول کا حکم مانا اس نے خدا کا حکم مانا" ان آیات کا جواب چکڑالوی نے بڑی بیہودگی اور لغویت اور بے ادبی حضرت رسالت سے دیا اور کہا ہے کہ پہر تمہارے دو حاکم ٹہرے ایک خدا دوسرا رسول - حالانکہ خدا تعالے نے ان آیات میں فرمایا ہے - حاکم خدا تعالے ہی ہے اور محمد صرف رسول ہے - اور تم لوگ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خود ہی کہتے ہو کہ آنحضرت جو کہتے وحی سے کہتے - پھر حکومت کہاں رہی محض رسالت ہی ہی اور رسالت صرف ابلاغ قرآنی میں منحصر ہے - لہذا ان آیات کا صحیح ترجمہ یہ ہوا کہ اللہ کی اور رسالت کی یعنی قرآن کی اطاعت کرو اور قرآن کے سوا جو رسول نے کہا ہے اس کو خدا تعالے نے منسوخ کر دیا ہے - وہ قریبًا ۱۸ باتیں تھیں (جنکو چکڑالوی نے بصفحہ ۴۳ القائے شیطانی کہا ہے) لہذا قرآن کے سوا رسول کی کسی بات کو ماننا طاغوت کی پیروی کرنا ہے جسکی ممانعت دوسری آیت فمن یکفر بالطاغوت میں وارد ہے - اور طاغوت سے مراد ہر ایک باطل متبوع ہے جسمیں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی داخل ہیں نعوذ باللہ من ذلک کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا -

الجواب

اس جواب میں چکڑالوی نے ایسا کھلا کفر بکا ہے - کہ اسکے کفر ہونے میں کسی مسلمان کو شک نہ ہوگا - آنحضرت کے احکام دین اسلام میں علاوہ از قرآن کو طاغوتی حکم قرار دیا ہے - اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان احکام کے سبب معاذ اللہ (نقل کفر کفر نباشد) طاغوت ٹھہرایا ہے - یہ کلمہ غیر اسلامی حکومت میں چکڑالوی نے کہا اور شایع کیا ہے اور اگر کسی اسلامی سلطنت میں یہ کلمہ منہ سے نکالتا - تو اس کا بدلہ فورًا پاتا - ہم مسلمان اس ملک میں رہکر اس کا کیا جواب دیں - اس کا جواب خدا تعالے ہی دے - یا اگر مسلمانوں میں کچھ حمیت اور اسلامی غیرت ہو تو وہ چکڑالوی پر ہادی دین اور بانی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کا استغاثہ کر کے جواب عدالت سے دلوائیں - موجودہ سلطنت گو اسلامی نہیں ہے - مگر نیوٹرل ہونے کی وجہ سے کسی دین مذہب کی توہین کو پسند نہیں کرتے - اور توہین کنندہ کو سخت سزا دیتے اور واصل جہنم دنیا وی (جیل) کرتی ہے - اس توہین کا معاملہ ہم پہلے خدا تعالے کے اور پھر با غیرت مسلمانان حامیان اسلام کے سپرد کر کے اس مقام میں صرف چکڑالو کے اس مغالطہ کا رد ہو کہ کا کہ آنحضرت کے احکام دین کو تم وحی کہتے ہو - پھر اونکو حاکم ٹھہرا کر اپنے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دو حاکم بناتے ہوئے جواب دیتے ہیں کہ مسلمانوں کے اعتقاد ہیں جسکو ہم فتوٰی میں کھلم کھلا ظاہر کر چکے ہیں۔ حقیقی حاکم صرف ایک ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیا علیہم السلام اس حکومت میں خدا تعالےٰ کے نائب اور خلیفہ ہیں۔ اور جو حکم وہ علاوہ از کتاب اللہ دین میں دے چکے ہیں وہ حکم بھی خدا تعالےٰ کی وحی خفی سے خدا تعالےٰ کی مرضی سے خدا تعالےٰ کے اذن و اجازت سے دے چکے ہیں۔ لہذا حقیقی اور اصلی حاکم صرف اکیلا خدا تعالےٰ ہے اور رسول اللہ صلعم اس حاکم حقیقی کے نائب اور خلیفہ ہیں۔ اور جو حکم وہ دے گئے ہیں وہ بھی درحقیقت خدا تعالےٰ کا حکم ہے۔ جو کچھ بذریعہ وحی جلی (کتاب اللہ) ظاہر ہوا ہے اور جو کچھ بذریعہ وحی خفی (احادیث صحیحہ نبویہ) ظاہر ہوا ہے۔ لہذا اہل اسلام کا آنحضرت صلعم کو حاکم واجب الاتباع کہنا۔ خدا تعالےٰ کو حاکم حقیقی ماننے اور آنحضرت کو رسول ماننے کے مخالف نہیں حاکم ایک حکم ایک پر اس حکم کے ماخذ و مظہر دو ہیں۔ ایک قرآن دوسرا حدیث

اس جواب کی مزید توضیح جواب الجواب آیت ۱۳ میں ہوگی (جس پر غلطی سے ۱۴ لگا یا گیا ہے۔ اور جو ان آیات کے ترجمہ میں چکڑالوی نے ملحدانہ تحریف سے تصرف کیا ہے اس کا جواب جواب آیت ۹ کے (جس پر غلطی سے نمبر ۱۰ لگایا گیا ہے) ضمن میں دیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔۔

یہاں چکڑالوی کی اصل عبارت کو جس میں اس نے حدیث کی پیروی کو طاغوت کی پیروی ٹھہرا کر گویا آنحضرت کو معاذ اللہ طاغوت بنایا ہے۔ اور آنحضرت کی تعظیم کو شرک قرار دیا ہے جسکی نقل کا وعدہ صفحہ ۲۹ و ۲۹۲ میں دیا گیا تھا۔ تاکہ چکڑالوی کے کافر و منکر رسول اور آنحضرت کی توہین کنندہ ہونے میں کسی کو شک و تامل باقی نہ رہے اور فتوے علماء وقت کی تصدیق زیادہ ہو وہ اپنے رسالے کے صفحہ ۶۵ و ۶۶ میں آیات ۴ و ۵ و ۶ میں لفظ رسول اور رسول کی ضمیر مخاطب (ک) کا ترجمہ رسالت سے پھر رسالت کا ترجمہ قرآن سے کر کے لکھتا ہے اس آیت کی آیت ذیل میں مزید تفصیل ہے۔

ترجمہ جو شخص نہ مانے (ناظرین یہ لفظ آنحضرت اور	فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اَسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى (پ ۳ س ع ۲)	آپ حدیث کو طاغوت میں شامل کرنے کی

غرض سے بڑھایا ہے ورنہ اس لفظ کے بڑھانے کی اسکو ضرورت نہ تھی) طاغوت سے انکار کرے اور کتاب اللہ کے ساتھ ایمان رکھے تو اس نے ہماری نہایت ہی پختہ رسّی کو پنجہ مارا۔ اس آیت میں طاغوت کے مقابلے میں کتاب اللہ پر ایمان لانے کا حکم ہے اور اسلئے "یحکموك" میں طاغوت کے مقابلے میں کتاب اللہ کو حَکَم بنانے کا فرمان ہے۔ طاغوت سے مراد ہر ایک باطل متبوع ہے ناظرین یہاں بھی لفظ ہر ایک کے کہنے سے چکڑالوی کی غرض آنحضرت اور آپ کی حدیث پر چوٹ کرنا ہے ورنہ یہاں بھی اس لفظ کے بڑھانے کی اسکو کوئی ضرورت نہ تھی اور اس سے پہلے صفحہ ۶۲ میں وہ یہ کفر بکا ہے دین میں محمد کا بھی حکم ہے اور خدا کا بھی یہ قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیات کے صریح خلاف ہے۔

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ الْفَاصِلِيْنَ (پ ۷ ع ۱۳)	ترجمہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کا ذرہ بھر بھی حکم نہیں بیان کرتا ہے حق کو اور وہی حق و باطل میں خوب تمیز و فیصلہ کرنے والا ہے۔
اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ (پ ۱۲ ع ۱۵)	ترجمہ اللہ کے سوا کسی کا ذرہ بھر حکم نہیں اور اس نے

یہ حکم دیا ہے کہ خاص اس کے سوا اور کسی کی تعظیم نہ کرو۔ اس بیہودہ گوئی میں اطاعتِ حکم کے متعلق جو کچھ چکڑالوی نے کہا ہے اس جواب تو صفحہ ۳۴ گذر چکا ہے۔ یہاں صرف اسی کے اصل کلمات کفر کا نقل و بیان مقصود تھا سو ہو گیا۔ آیت اخیر میں جو اس نے لَا تَعْبُدُوْا کا ترجمہ کسی کی تعظیم نہ کرو کیا ہے۔ اس سے اس کا یہی مقصود ہے کہ آنحضرت کی تعظیم جائز نہیں کیونکہ اس آیت کو اس نے اس دعوے کے ثبوت میں پیش کیا ہے۔ کہ کیا دین میں محمد کا حکم بھی اور خدا کا بھی۔ اسی واسطے وہ آنحضرت کا نام تعظیم سے نہیں لیتا اور اسکے ساتھ لفظ صلوٰۃ سلام نہیں ملاتا۔

اس مقام میں اس ترجمے کا غلط اور کفر ہونا ظاہر کیا جاتا ہے۔ لَا تَعْبُدُوْا کا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

صحیح ترجمہ عبادت نہ کرو ہے نہ یہ کہ تعظیم نہ کرو لا تعبدوا کا مصدر جس سے یہ لفظ نکلا ہے عبادت ہے اور عبادت کے معنے اور حقیقت یہ ہے کہ اپنے معبود کے سامنے اس قدر ذلت کا اظہار کریں جو کسی ہم جنس مخلوق کے سامنے ظاہر نہ کیجاتی ہو اور اُس کی عظمت ایسی دل میں رکھیں جو کسی مخلوق کی نسبت دل میں نہ ہو اور اس عظمت کے اظہار ایسے افعال سے عمل میں لائیں جو مخلوق کے لئے عمل میں نہ آتے ہوں جیسے رکوع و سجود وغیرہ مطلق تعظیم تکریم و ادب و عزت جو چھوٹا مخلوق بڑی مخلوق کی نسبت کرے عبادت نہیں کہلاتی اور قرآن میں غیر اللہ کیلئے اسکی ممانعت نہیں آئی بلکہ اس تعظیم و تکریم کی تو قرآن میں صاف اجازت بلکہ تاکید آچکی ہے اور ایسی تعظیم و تکریم تو اللہ تعالےٰ نے باوجود خالق اور سب بڑوں سے بڑا ہونے کے اپنی پیاری اور معزز مخلوق (انبیاء و ملائکہ) کی کی ہے۔ ایک آیت میں ارشاد ہے

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ (سورہ فتح ع)

اے نبی ہم نے تجھکو شاہد بناکر اور بشارت دینے اور ڈر سنانے والا بھیجا ہے تاکہ (اے مومنو!) خدا تعالےٰ و رسول پر ایمان لاؤ۔ اور اس رسول کی عزت و توقیر کرو۔

شائد چکڑالوی اس میں یہ کہے۔ کہ ضمیر تُعَزِّرُوْہُ وَتُوَقِّرُوْہُ خدا تعالےٰ کیطرف راجع ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کا بھی اس سے پہلے ذکر ہے جیساکہ رسول اللہ ذکر ہے لہٰذا ہم ایک اور آیت پیش کرتے ہیں جس میں خدا تعالیٰ کا پہلے ذکر نہیں وہ آیت یہ ہے جو بالفاظہا الصفحہ [illegible] منقول ہوگی اس کے اخر میں ارشاد ہے جو لوگ اس رسول پر ایمان لائے اور اونھوں نے آپ کی عزت کی اور ان کی مدد کی وہی نجات پانے والے ہیں

یہ آنحضرت کی تعظیم و تکریم کے حکم متضمن آیات ہیں۔ اب خدا کے اس فعل تکریم کا بیان سنو۔ قرآن میں جہاں کہیں حضرت سے خطاب ہوا ہے وہاں یا ایہا الرسول یا ایہا النبی فرمایا گیا ہے کہیں بھی یا محمد یا احمد نہیں کہا گیا یہ آنحضرت کی تعظیم و تکریم نہیں تو اور کیا ہو۔ ایک آیت میں ارشاد ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيلًا مَا تُؤْمِنُونَ

یہ قرآن عزت والے رسول کا قول ہے یعنے اُس کے منہ سے بالہام الہی نکلا ہے یہ کسی شاعر کا قول نہیں۔ شاید چکڑالوی دشمن رسول کریم یہ کہے۔ کہ یہ قول جبرئیل کے حق میں ہے۔ اسکے جواب میں کہا جائیگا۔ کہ جبرائیل بھی ایک مخلوق ہے اس سے بھی خدا تعالیٰ کا ایک مخلوق کی تعظیم کرنا ثابت ہوتا ہے۔ ایک آیت میں ارشاد ہے۔ مومنو تمہارے پاس تم میں سے ایسا رسول آیا ہے جسکو تمہارا رنج و گناہ ناگوار ہے اور وہ تمہاری بھلائی کا حریص کرنیوالا اور مومنوں کے حق میں نہایت نرم دل نہایت مہربان ہے اس آیت میں خدا تعالےٰ

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ پ ۱۱ ع ۵

نے آپکی تکریم حد کمال کو پہنچا دی کہ اپنی دو صفتوں (۱) رؤف (۲) رحیم کے ساتھ آپ کی تعریف کی۔ یہ دو صفتیں اللہ تعالےٰ میں حقیقی اور اصلی معنے سے موجود ہیں آنحضرت میں انکا وجود ظلی طور پر ہے۔ اس سے بڑھکر کسی کی عزت کیا ہوگی خالق نے آنحضرت کی یہ عزت کی ہے تو اوس مخلوق پر جو آپ پر ایمان لائے ہیں۔ کیوں یہ عزت کرنا واجب نہ ہوگا خصوصاً جبکہ خدا تعالےٰ نے اس کی عزت کرنے کا حکم بھی دیا ہو۔ ایک آیت میں ارشاد ہے لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا جسکے معنے تفاسیر میں یہ لکھے ہیں کہ آنحضرت کو یا محمد کہکر نہ پکارا کرو یا رسول اللہ یا نبی اللہ کہا کرو۔

از انجملہ ساتویں اور آٹھویں آیت فتوی میں اس مضمون کی ہیں کہ ہر ایک رسول اپنی قوم کی زبان کے ساتھ رسول ہوکر اسواسطے آیا ہے۔ کہ وہ ان کے آگے کتاب کا مطلب بیان کرے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی اسیواسطے بھیجا ہے کہ آپ لوگوں کے آگے احکام الہی قرآنی کی جو حرف لغت سے سمجھ میں آتے تھے تفصیل و تفسیر کریں ان آیات کے جواب کا چکڑالوی نے اپنے رسالہ کے صفحہ ۴۸ و ۴۹ پر حوالہ دیا ہے اور ان صفحات میں یہ کہا ہے کہ یبین و لیبین کے جو ان آیات میں ہیں معنی صرف ظاہر و آشکارا کرنے کے ہیں شرح و تفصیل کرنے کے نہیں دیکھو منتہی الارب وغیرہ۔ پھر کہا ہے۔ مولوی صاحب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور اُن کے ہمراہی قیامت تک کوئی ایسی آیت پیش نہ کر سکینگے جس میں پیغمبر صاحب کی نسبت قرآن شریف کی تفصیل کرنے کا لفظ ہو۔ آپ کی نسبت صرف قرآن مجید کے بیان و تبلیغ و تعلیم وغیرہ اس قسم کے الفاظ آتے ہیں۔

الجواب

جن الفاظ کو چکڑالوی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت قرآن مجید مین مستعمل اور وارد شدہ تسلیم کرتا ہے۔ اِنہی الفاظ کے معنے لغت عرب مین تفصیل و تشریح و توضیح کے آگئے ہیں اور اُسپر وہی کتب لغت شاہد و ناطق ہیں جنکا چکڑالوی نے حوالہ دیا ہے اور اسی لغت و محاورہ کی نظر سے عامہ مفسرین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کا مفسر و تفصیل کنندہ قرار دیا ہے اور مفسرین کو چکڑالوی نہ ملنے اس کی تفسیر مین ان الفاظ قرآن اور ان آیات کے یہی معنے اور آنحضرت کا یہی خطاب مفسر وغیرہ جابجا بیان ہوا ہے۔

ازانجملہ ایک لفظ یُعَلِّمُ ہے دوسرا لفظ یبین۔ لفظ یعلّم سے آنحضرت کا مفسر حقانی قرآن ہونا لغت اور دیگر مفسرین کی عبارت سے پہلے ثابت ہو چکا ہے* - رہا لفظ یُبَیِّن جو آیات زیر بحث میں آنحضرت و دیگر انبیاء علیہم السلام کی نسبت وارد و موجود ہے۔ اسپر یہاں بحث کیجاتی ہے۔ قاموس میں ہے۔ بان بیانا اتضح فھو بین و بینة وابنة واستبنة اوضحہ وعرفہ۔ اس عبارت میں بیان کے معنے توضیح کے کئے گئے ہیں جو تفصیل و تفسیر کے ہم معنی ہیں۔ اور منتہی الارب صـ۱۲۵ میں ہے بیان فصاحت و زبان آوری۔ البیان ماتبین بہ الشئ من الدلالة وغیرہ یعنے بیان وہ ہے جس سے ایک چیز کھل جاے اُس کی دلالت سے یعنے اسکے الفاظ کے معانی و مفہوم سمجھے جاتے۔ یہ دلالت کا لفظ دو چیزوں کو چاہتا ہے ایک دال یعنے لفظ کو دوسرا اس کا مدلول یعنے معنی اور معنی کا واضح کرنا یہی تبیین ہے یہی تفسیر یہی تفصیل ہے۔ لیجیئے یہ وہ کتاب منتہی الارب ہے۔ جس کا حوالہ چکڑالوی نے دیا تھا اس سے کھلے الفاظ

* دیکھو صـ۳۲۵ و ۳۱ و ۳۲۹ و ۲۱۳ وغیرہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں نکل آیا کہ بیان وہ ہے جس سے ایک لفظ کے معنی و مفہوم و مدلول کھل جائیں۔ جب چکڑالوی کی مسلمہ کتب لغت سے بیان کے معنی ثابت ہو گئے تو اب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو قرآن کی شرح و تفصیل کرنے کا منصب عطا ہونا بہ نص قرآن ثابت ہوا اور قیامت سے پہلے پہلے ابھی اور دم نقد قرآن مجید سے ثبوت ملگیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم قرآن کی تفصیل کرنے والے ہیں اور قرآن کا بذات خود مفصل ہونا اس معنی سے ہے۔ کہ آنحضرت نے بھی قرآن کے بعض احکام مطالب کی تفصیل کر دی ہے۔

اب ہم اسباب میں مفسرین کے اقوال پیش کرتے ہیں پھر خود چکڑالوی کی تفسیر کو پیش کریں گے۔

تفسیر جلالین میں ہے۔ یبین کے معنے یہ بیان کئے تاکہ وہ رسول ان کو سمجھا دے

لیبین لهم لیفهمهم ما اتی به جلالین ص ۲۰۲

جو وہ خود خدا کی طرف سے لایا یعنے قرآن وغیرہ۔ کتب

ایسا ہی معالم التنزیل بصفحہ ۲۸۶ لکھا ہے اور تفسیر فتح البیان میں لیبین کے معنے

لیبین لهم ای لیوضح لهم ما امر الله من الشریعة التی شرعها لهم فتح البیان ص ۲۰۶ جلد ۲

واضح کرنے کے لکھے ہیں اور کہا ہے۔ کہ لفظ سے یہ مراد ہے۔ کہ انکو تمام شریعت کی توضیح و تشریح کر دی جو ان کے واسطے مقرر کی تھی۔

اور جس آیت میں خود قرآن مجید کو تبیان کہا گیا ہے اس کی تفسیر میں فتح البیان میں کہا ہے

ومعنی کونه تبیانا لکل شیء ان فیه البیان البلیغ لکثیر من الاحکام والاحالة فیما بقی منها علی السنة وامرهم باتباع رسول صلی الله علیه وسلم فیما یاتی به من الاحکام وطاعته کما فی الآیات القرآنیة الدالة علی ذلک وقد صح عنه صلی الله علیه وسلم انه قال اوتیت القرآن ومثله معه قال الکرخی

قرآن کی ہر چیز کے لئے تبیان ہونے کے یہ معنے ہیں کہ اس میں بہت سے احکام کا بیان ہے اور باقی ماندہ احکام کا سنت نبوی (حدیث) پر حوالہ اور یہ حکم ہے۔ کہ ان احکام میں لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کریں۔ جیسا کہ آیات قرآنیہ میں ارشاد ہے اور آنحضرت صلعم سے یہ ثابت ہو چکا ہے۔ کہ آپ نے فرمایا۔ کہ مجھے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اما تنبیه فی نفس الکتاب بالحالة علی السنة
لقوله تعالیٰ وما اتاکم الرسول فخذوه
وما نهاکم عنه فانتهوا۔ فاندفع ما
قیل کیف قال الله ذلک ونحن نجد
کثیرا من احکام الشریعة لم یعلم من القرآن
کعدد رکعات الصلوٰة ومدة المسح
والحیض ومقدار حد الشرب ونصاب
السرقة وغیر ذلک (فتح البیان ص ۲۲ جلد ۲)

قرآن بھی عطا ہوا ہے اور اس کی مثل بھی۔
یعنی حدیث بھی عطا ہوئی ہے۔ کرخی نے اس
آیت از بر بحث کے یہی معنے کئے ہیں کہ احکام
یا تو خود قرآن میں بیان ہوئے ہیں یا قرآن
نے باقی کا حوالہ سنت پر کر دیا ہے چنانچہ فرمایا
ہے رسول جو تم کو دے لے لو۔ اس تقریر سے
وہ سوال رفع ہوا کہ خدا نے یہ بات کیونکر کہدی
حالانکہ بہت سے احکام شریعت ہم قرآن
میں نہیں پاتے جیسے رکعات نماز کی تعداد اور مسح موزہ کی مدت اور ایام حیض کی میعاد اور
شراب کی حد سزا اور چوری کی مقدار جسپر سزا ہوتی ہے۔ اور جلالین کے حاشیہ میں خطیب سے نقل

قوله تبیانا لکل شیء لم یضرها فی بعض الایات
من الخفاء فی کونه تبیانا۔ فان المبالغة
فی الکمیة دون الکیفیة من الروح۔ فان
قیل کیف کان القرآن تبیانا لکل شیء۔
اجیب بان المعنی من کل شیء من امور
الدین حیث کان نصا علی بعضها واحالة
علی السنة بعضها حیث امر فیه باتباع
النبی صلی الله علیه وسلم وطاعته وقد قال
قتادة وما ینطق عن الهوی وحثا علی قوله
تعالیٰ ویتبع غیر سبیل المؤمنین وقد
رضی رسول الله لامته اتباع الصحابة والاقتداء

کیا ہے کہ خدا تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ قرآن ہر چیز کا بیان
ہے بعض چیزوں کے مخفی ہونے کے مخالف
نہیں ہے۔ یہاں مبالغہ کر کے کل کا لفظ کہنے
سے مقدار اشیا مراد ہے (یعنی لفظ کل سے
کثرت مراد ہے) نہ کیفیت بیان۔ جیسے روح
کہ اسکی کیفیت بیان نہیں ہوئی۔ اگر کوئی
یہ اعتراض کرے۔ کہ قرآن کل چیزوں کا بیان
کیونکر ہوا تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہاں
کل سے وہ چیزیں مراد ہیں جو ضروریات
دین سے ہیں از انجملہ بعض تو قرآن میں کھولکر
بیان ہوئی ہیں اور بعض کے بیان کا حدیث پر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حوالہ دیاگیا ہے جہان پر یہ حکم ہوا کہ آنحضرت	با تارہم جلالین صـ۲۲۲)

کی پیروی اور اطاعت کریں - قتادہ تابعی نے اسپر یہ قول خداوندی پیش کیا ہے کہ آپ اپنی خواہش نفس سے دین میں کچھ نہیں فرماتے جو کہتے ہیں وحی سے کہتے ہیں اور قرآن میں یہ رغبت دلائی ہے - کہ لوگ تمام مومنین کی راہ اختیار کریں - آنحضرت نے یہ بھی پسند کیا ہے کہ دوسرے لوگ اصحاب نبوی کی پیروی اختیار کریں - یہ اکابر اہل اسلام کی تفسیروں کی شہادت ہے - جس میں صاف بیان ہے کہ قرآن مجید کا تفصیل و بیان احکام ہونا اس معنی سے ہے کہ بیان وتفصیل حدیث بھی قرآن ہی تفصیل ہے تفسیر کبیر جلد ۵ کے صفحہ ۴۲۰ میں تفصیل کلشئی کے یہی معنی لکھے ہیں

اب ہم خاص چکڑالوی کی تفسیر سے اس مضمون کے اقوال نقل کرتے ہیں جن میں اس نے یہ اقرار کیا ہے اور ان الفاظ وآیات کا وہی مطلب بیان کیا اور آنحضرت کا منصب تشریح وتفسیر قرآن تسلیم کیا ہے اور حدیث کو تفسیر وتفصیل و تبیین قرآن اور آنحضرت کو حقانی مفسر تسلیم کیا ہے -

پس واضح ہو - کہ چکڑالوی نے اپنی تفسیر کے صـ۱ سطر ماقبل آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مفسر ربانی حکیم حقانی کے خطاب سے یاد فرماکر آیت سبع مثانی وقرآن عظیم کی تفسیر میں ایک حدیث نقل کی ہے - پھر صـ۱۴۲ میں آیت یعلمھم الکتٰب والحکمۃ کے یہ معنی بیان کئے ہیں کہ رسول بتمہیں کتاب یعنی قرآن مجید اور الحکمۃ یعنی اوس کی سمجھ اور مطالب سکھاتا ہے یہ صاف وصریح چکڑالوی کا اقرار ہے - کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہ صرف الفاظ قرآن کا ابلاغ کرتے بلکہ اس کے ساتھ اس کے معانی ومطالب بھی سکھاتے اس اقرار چکڑالوی کو پڑھکر اتباع چکڑالوی اس کی پیروی نہ چھوڑیں - تو خدا تعالے اُنکو چھوڑے - پھر اسی تفسیر کے صـ۱۳ جانب آخر سے چوتھی سطر میں آنحضرت کو مفسر حقانی حکیم ربانی کے القاب سے یاد کرکے آپ سے ایک حدیث کو قرآن کی تفسیر میں نقل کیا ہے پھر اسکے صـ۸۳ میں حدیث کو قرآن کی حکمت اور سمجھ کہا ہے - جس کی اصل عبارت بصفحہ ۳۳۱ نقل ہو چکی ہے

* ان معنوں سے بھی ہمارے بیان سابق کی تائید ہوتی ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پھر صفحہ ۱۱ میں حدیث کو حکمت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مفسر حقانی قرآن کہا
ہے۔ اس صفحہ کی عبارت یہی صفحہ ۳۳ میں نقل ہو چکی ہے پھر صفحہ ۱۱۲ میں حدیث کو قرآن
کی حکمت اور آنحضرت کو مفسر حقانی کہا ہے اس کی عبارت یہی صفحہ ۳۳ میں نقل ہو چکی ہے
پھر صفحہ ۱۶۶ میں آیت اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ نقل کر کے اس کا وہی ترجمہ کیا ہے
جسکو اب غلط ترجمہ بتاتا ہے اسمیں آنحضرت کی اطاعت کو اور ہر قسم کی حکومت کی اطاعت کو واجب کہا ہے
پھر صفحہ ۲۷۹ سطر ۴ جانب اخیر میں حضرت مسیح کے متعلق ایک حدیث نبوی نقل کر کے اسکو قرآن کی تفسیر کہا ہے
پھر صفحہ ۲۸۱ سطر ۱۰ میں حضرت مسیح کے متعلق گیاراں پیشگوئیاں نقل کر کے انکو تفسیر حقانی اور قرآن کی
تبیین و تفصیل کہا ہے پھر صفحہ ۲۸۵ سطر ۱۱ میں ایک حدیث کو تفصیل قرآن کہا ہے پھر صفحہ ۳۱۵
سطر آخیر میں سنت کو کتاب اللہ کی تفسیر و تبیین و تفصیل کہا ہے پھر صفحہ ۳۲۱ سطر اخیر میں حدیث
کو کتاب اللہ کی تبیین و تفصیل کہا ہے۔ ان مقامات کی اصل عبارات ہم نقل کریں تو ایک طومار
بن جائے۔ ناظرین یہ الفاظ جو ہمنے نقل کئے ہیں ان مقامات محولہ میں دیکھ لیں اور انصاف
سے کہیں۔ کہ ان اعترافات کے برخلاف چکڑالوی کا اب یہ کہنا کہ آنحضرت کو صرف ابلاغ
الفاظ قرآن کا منصب عطا ہوا تھا اور تفسیر و تفصیل مطالب معانی قرآن کا منصب نہیں دیا گیا
اور قرآن میں آپ کی نسبت تفصیل کرنے کا لفظ نہیں بولا گیا"۔ جو الفاظ بیان تعلیم آپ کی نسبت
کہے گئے ہیں اُن سے آپکا منصب تفصیل و تفسیر ثابت نہیں ہوتا"۔ یہ طرفہ دروغگوئی نہیں
تو پھر دنیا میں دروغ گوئی کس چیز کا نام ہے اور اس طرفہ پر طرہ یہ کہ مباحثہ میں چکڑالوی
سوال اول کے جواب میں خود مان چکا اور بصفحہ ۱۳ مباحثہ کہہ چکا ہے کہ جن آیات کتاب اللہ میں رسول اللہ صلعم خود بھی
اشد محتاج تھے تعلیم عمل کے انہیں تمام لوگ عموماً خصوصاً قیامت تک شد محتاج ہوتے ہیں حدیث شریف کی جس طرح اشد
محتاج خود ہی رسول اللہ صلعم تعلیم عمل کے تھے۔ پھر سوال دوم کے جواب میں بصفحہ ۵ مباحثہ کہہ چکا ہے
کہ حدیث صحیح سے مراد قول یا فعل یا تقریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے جو آپنے کسی مسئلہ
قرآنیہ کے متعلق کیا یا کہا یا کسی کے کئے کو ثابت رکھا اور یہ تمام امور قرآن کے ترجمہ یا تشریح تک

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

محدود ہیں۔ **ان اقوال میں** چکڑالوی نے حدیث نبوی کو قرآن کی تشریح مان لیا ہے اور عام لوگوں کو جتلا دیا ہے کہ رسول مقبول کو عملی تعلیم میں احکام قرآن کی تشریح میں حدیث قولی وفعلی کا محتاج ٹھہرایا ہے۔ اور اب آنحضرت کے منصب تفصیل وتشریح سے انکار کیا جاتا ہے اور احادیث نبویہ کی پیروی کو کفر وشرک اور طاغوت کی پیروی بتایا جاتا ہے۔ اس سے بڑھکر دیری اور دوغگوئی دنیا میں اور کیا ہوگی۔

نویں آیت جس پر غلطی سے نمبر ۱۰ لگایا ہے فتوے میں اس مضمون کی ہے۔ کہ جو

إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيُرِيدُونَ أَنْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ اللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَيُرِيدُونَ أَنْ يَتَّخِذُوا بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ حَقًّا وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا (نساء ع ۱۰)

لوگ خدا اور اس کے رسولوں کے ماننے میں فرق کرتے ہیں اور یوں کہتے ہیں۔ کہ ہم خدا کو تو مانینگے مگر رسولوں کو نہ مانینگے وہ پکے کافر ہیں۔

اس کا جواب چکڑالوی نے کوئی نہیں دیا۔ صرف ملحدانہ تعریف وتصرف سے اس کا ترجمہ بدل دیا ہے۔ جس میں رسولوں کا ترجمہ رسالت سے کیا ہے۔ پھر رسالت سے قرآن مراد بتایا ہے۔ یہاں اصل ترجمہ چکڑالوی کا نقل کیا جاتا ہے جس سے ناظرین کو اس کا ملحدانہ تصرف معلوم ہو۔ وہ اس کا ترجمہ ان الفاظ سے کرتا ہے۔ جو لوگ اللہ یعنی اس کے رسول کی رسالت کا انکار کرتے ہیں اور جو لوگ چاہتے ہیں۔ کہ اللہ کی کتاب اور اس کے رسولوں کی رسالت میں فرق کریں یعنے کتاب کو جدا اور رسالت رسول کو جدا سمجھتے ہیں اور جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم قرآن مجید کے کچھ حصہ کو مانتے ہیں اور کچھ نہیں مانتے الخ۔

الجواب

اس ملحدانہ تصرف کا یہی جواب ہے۔ کہ ظاہر الفاظ قرآن کو چھوڑ کر من گھڑت معنی مراد ٹھہرانا کفر والحاد ہے اور یہ فرقہ باطنیہ کا شیوہ ہے جو اہل اسلام کے نزدیک کافر ہیں **شرح عقاید** اور **فقہ اکبر** میں ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

النصوص من الکتب والسنۃ تحمل علے ظواھرھا مالم یصرف عنہا مانع قطعی والعدول الی معان یدعیھا الملاحدۃ الباطنیۃ زندقۃ (شرح عقائد وشرح فقہ اکبر)	کہ قرآن اور حدیث کے کھلے کھلے الفاظ سے انکے ظاہری معنے مراد لیئے جائینگے۔ جبتک کہ کوئی قوی مانع ظاہر سے نہ روکے اور جو معنی خلاف ظاہر ملحدین باطنی مراد بتاتے ہیں وہ چھپا کفر ہے !!

باطنی ملحدوں کے اس قسم کے معنی جو آیات نماز و زکوۃ و حج کے وہ مراد بتاتے ہیں۔ ان کی تفصیل اشاعۃ السنۃ جلد ۶ نمبر ۳ میں بضمن فتوے علمائے پنجاب و ہندوستان بحق مرزا قادیانی بیان ہوئے ہیں۔ یہ اقوال فہمایش اہل اسلام نقل کیئے گئے ہیں۔ چکڑالوی جو حدیث چھوڑ قرآن کو بھی نہیں مانتا چہ جائے اقوال علما۔ اسپر الزام قایم کرنے کے واسطے اس کا قول نقل کیا جاتا ہے۔ وہ اس آیت کا ترجمہ مباحثہ کے ص۵ میں ایسا کر چکا ہے جس میں رسل سے رسول نے رسالت مراد بیان کر چکا ہے۔ وہ ترجمہ یہ ہے۔ کافر چاہتے ہیں کہ اللہ کی کلام میں اور اسکے رسولوں کی کلام میں فرق کریں ایسا کرنے سے یہ لوگ بڑے سخت پکے کافر ہیں۔ اس الزام کے علاوہ وہ چکڑالوی کو یہ بھی تھوڑا سا حیا و شرم کو کام میں لا کر سوچنا چاہیئے۔ کہ جو ترجمہ اس نے آیت زیر بحث کا کیا ہے وہ کیونکر بن سکتا اور صحیح ہو سکتا ہے۔ یہ صاف اور کھلی بات ہے۔ کہ تفرقہ جسپر اس آیت میں وعید ہے ہمیشہ دو چیزوں میں ہوتا ہے نہ ایک چیز اور اس کے دوسرے نام یا تفسیر میں۔ پس اگر آیت زیر بحث میں خدا تعالے اور اسکے رسل سے ایک ہی چیز (قرآن کتاب اللہ) مراد ہوتی۔ تو اس ایک چیز میں تفرقہ کرنے پر کفر کا حکم کیوں لگایا جاتا اور اس کے مابعد والی آیت میں اس ایک ہی چیز میں تفرقہ نہ کرنے والوں کو ثواب کا وعدہ کیوں دیا جاتا۔ نزول ان آیات کے وقت میں ایسے کون لوگ تھے جو اللہ تعالے اور اس کی کتاب کو جدا جدا سمجھتے تھے اور اس وجہ سے وہ بقول چکڑالوی سخت اور پکے کافر کہلائے۔ اور وہ کون لوگ تھے جنھوں نے خدا تعالی اور اس کی کتاب کو ایک سمجھا اور اس وجہ سے خدا تعالی نے انکو مومن کہا۔ ان دونوں آیتوں میں ان دونوں فریق کے حال کی حکایت ہے۔ لہذا ضروری امر ہے کہ نزول قرآن کے وقت دونوں فریق کے اشخاص موجود ہوں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور یہ جایز نہیں ہے۔ کہ آج کل کے لوگ ان آیات کے مصداق ہوں یعنی چکڑالوی اور اس کے پیرو جو اللہ تعالے کو اور اس کی کتاب کو یا رسالت کو جدا نہیں سمجھتے دوسری آیت کے مصداق اور مومن ہوں اور روئے زمین کے مسلمان جو اللہ تعالیٰ کو ایک ابدی و ازلی مستقل ذات سمجھتے ہیں اور اُسکے رسولوں کو جو خدا تعالے کے اشرف مخلوق ہیں یا انکے کلام کو جو انسانی کلام ہے مگر اُس کا مضمون الہامی ہے جدا سمجھتے ہیں پہلے آیت کے مصداق اور کافر ہوں کیونکہ اُن آیات میں موجودہ زمانہ نزول کی حکایت ہے۔ چنانچہ چکڑالوی نے اس کا ترجمہ حال کے صیغوں چاہتے ہیں اور جدا سمجھتے ہیں" سے کیا ہے۔ لہذا یہ ممکن نہیں کہ زمانہ آیندہ کے افراد اسکے مصداق ہوں پس اگر چکڑالوی زمانہ نزول کے وقت ان دونوں آیتوں کے مصداق پیدا نہ کر سکے اور اس کی مثال میں کسی شخص یا فرقے کا نام نہ لے سکے تو پھر شرم و حیا کو کام میں لاکر مان لے کہ اسکے من گھڑت معنی صرف اسکا الحاد اور محض زندقہ والحاد ہے اور آیت کے معنے صحیح وہی ہیں جو تمام مسلمان کرتے چلے آئے ہیں اور فتوے میں بیان ہوئے ہیں۔ کیونکہ وہی معنے ایسے ہیں جنکا زمانہ نزول آیت میں مصداق موجود تھے۔ پہلی آیت قرآن کا مصداق تمام کفار تھے جو اللہ تعالے اور اس کے رسولوں میں یوں فرق کرتے ہیں کہ خدا تعالے کو تو مانتے تھے اور اُس کے رسولوں کو نہ مانتے تھے اور آیت دوم کے مصداق عام مومن مسلمان تھے جو اللہ اور اس کے رسولوں میں سے کسی ایک میں اس طور پر فرق نہ کرتے کہ خدا تعالے کو تو مانتے اور اسکے رسولوں میں سے کسیکو نہ مانتے۔ آیت دوم میں لفظ لا نفرق بین احد منھم یعنے ہم اُن میں سے ایک کو بھی نہ ماننے سے فرق نہیں کرتے ایسا شاہد ناطق اور دلیل قطعی ہے جس سے یقیناً ثابت ہوتا ہے۔ کہ لفظ رسل سے اس آیت میں خدا تعالیٰ یا اس کا کلام (قرآن کتاب اللہ) ہرگز مراد نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے تمام رسول مراد ہیں۔ جن میں سے ایک کو نہ ماننا بھی کفر اور ایمان کے برخلاف ہے اور اگر لفظ رسل سے مراد خدا تعالے ہی کا کلام (قرآن) مراد ہوتا تو دوسری آیت میں لفظ مِنْھُمْ جمع مذکر جس کے واسطے کم سے کم بحکم اقل الجمع ثلثہ تین اشخاص کا ہونا ضروری ہے کیوں بولا جاتا ہے اور اس ضمیر کا مرجع کہاں اور کون ہے افسوس مجھے بار بار

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کہنا پڑتا ہے۔ کہ چکڑالوی بے علم ہے اس کی بے علمی اور مسایل صرف و نحو و عربیت سے ناواقفی اس کے اجتہاد سراسر الحاد پر جو اس آیت کے ترجمے میں اس سے سرزد ہوا ہے باعث ہوئی ہے۔ صرف و نحو میں تھوڑی سی واقفیت رکھنے والا بھی یہ جرات نہیں کر سکتا جو اس ترجمہ میں اس سے ہوئی ہے۔ یہی اجتہاد سراسر الحاد چکڑالوی نے آیت نمبر ۳۔ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ میں لفظ رسول کے ترجمہ میں کیا ہے چنانچہ ص۶۵ اس رسالہ میں رسول کا ترجمہ رسالت کیا ہے اور واو والرسول واو عطف بنا کر کہا ہے وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ۔ اَطِیْعُوا اللّٰهَ کی تفسیر ہے۔ اس ترجمے کے الحاد ہونے پر وہی دلیل ہے۔ کہ رسول سے رسالت مراد لینا ظاہر کے خلاف ہے جسکا بلا مانع قوی ترک کرنا الحاد ہے اور اس الحاد کا بطلان و فساد معلوم کرنے کے لئے یہ بھی چکڑالوی کو سوچنا چاہئے۔ کہ اَطِیْعُوا اللّٰهَ کا عطف تفسیر اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ہو کیونکر سکتا ہے۔ اور عطف تفسیر کس کو کہتے ہیں اور تفسیر کس کا نام ہے۔ کیا مسلمان صحابہ کرام جو اس آیت میں سب سے پہلے مخاطب ہیں یا اس زمانے کے تمام مسلمان خواص و عوام جو خدا پر اور خدا کی کتاب پر ایمان لاکر یَاۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کا خطاب پائے ہیں اللہ تعالیٰ اور اس کی کتاب کو نہ جانتے اور نہ مانتے تھے اور اَطِیْعُوا اللّٰهَ کے معنی ان پر مخفی یا مشتبہ تھے جس کے تفسیر کرنی اور کھولنے کی خدا تعالیٰ کو ضرورت ہوئی اور اس کی تفسیر کی اور وہ بھی ایسے الفاظ سے اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ جو اطیعوا اللہ سے بڑھکر نہیں جو تفسیر کے لئے ہونا چاہئے اور یہ ایک ضروری امر ہے بلکہ اطیعوا الرسول کا مضمون تو اطیعوا اللہ کے مضمون کی نسبت بہت کچھ خفا رکھتا ہے۔ تب ہی اور اسیواسطے چکڑالوی کو اسکی تفسیر کی ضرورت پڑی اور رسول سے اس نے رسالت مراد بتائی۔ اگر اطیعوا الرسول میں اطیعوا اللہ کی نسبت وضاحت ہوتی (جو تفسیر کے لئے ایک لازمی امر ہے) تو پھر چکڑالوی کو اس کی تفسیر رسالت سے کیوں کرنی پڑتی۔ کیا دنیا میں کسی نے کبھی ایسی تفسیر بھی کی ہے جو مفسر کی نسبت خفی ہو اور اس کی تفسیر پھر کرنی پڑے۔ نہیں نہیں ہرگز نہیں۔ اس تفسیر رسالت سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ اطیعوا الرَّسُوْل کو اطیعوا اللہ کی تفسیر کہنا باطل ہے کیونکہ یہ لفظ پہلے لفظ سے معنی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مراد میں مخفی ہے اور ایسا مشتبہ جس کو مطلب و ربطن شاعر کہا جا سکتا ہے اور اسی وجہ سے اسکا مفسر ہونا فاسد و باطل و ناممکن ہے۔ یہی اجتہاد سراسر الحاد چکڑالوی نے رسالہ کے صـ۶۵ میں ترجمہ آیت عـ۴۲ و ۵۵ و ۶ میں کیا ہے۔ انمیں سے جو پہلی آیت میں لک ضمیر مخاطب ہے جو آنحضرت کی طرف راجع ہے اور پانچویں آیت میں ضمیر یطاع سے جو رسول کیطرف راجع ہے رسالت مراد بتائی ہے۔ اس میں الحاد سابق سے بڑھکر الحاد کیا ہے ضمایر سے جو ذات اور شخص خاص کے لئے موضوع ہیں ان کے متعلقات رسالت وکتاب مراد لی ہے اور چھٹی آیت میں اپنے وہی سابق الحاد کیا رسول سے رسالت مراد ٹھراکر احمق و بے علم پیرووں کو دہوکہ دیا۔

اس الحاد کے فساد و بطلان پر بھی بیان سابق کافی دلیل ہے علاوہ بران چھٹی آیت میں الحاد کے متعلق یہ کہنا بھی تیر بہدف ہے۔ کہ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ ایک شرط و جزا ہے اور شرط و جزا کے مفہوم و مصداق میں مغائرت ہونا ضروری امر ہے اس ضرورت مغائرت سے صاف ثابت ہے کہ من یطع الرسول سے اطاعت رسول اُس اطاعت سے علاوہ و مغائر جو خدا کی اطاعت کیجاتی ہے مراد ہے اور اس جملہ شرطیہ سے مقصود خداوندی یہ ہے کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر قول و فعل و تقریر میں اطاعت کرے گا وہ خدا کی کتاب ہی کی اطاعت کرنیوالا قرار دیا جائیگا اور جس شخص نے اس رسول کی اطاعت سے اور خدا کے اُس حکم سے مُنہ پھیرا اوس سے خدا سمجھیگا اور اگر بقول چکڑالوی من یطع الرسول سے بھی خدا تعالیٰ اور اس کی کتاب کی پیروی مراد ٹھرائی جاے۔ تو اس جملہ شرطیہ کے معنے یہ ہونگے کہ جس نے خدا کی اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی جو سراسر لغو و عبث مضمون ہے تعالی اللہ عما یقولون الظالمون الملحدون علوا کبیرا۔

اِس تفصیل و تحقیق سے چکڑالوی کے جملہ الحادات کا فساد ظاہر ہوا اور ناظرین کو ثابت ہو گیا کہ یہ شخص آیات کتاب اللہ میں صرف الحاد کرتا ہے آیات قرآنیہ کو جو وجوب اتباع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر قطعی نصوص ہیں تحریف کرتا اور قرآن مجید سے کھیل کر رہا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دسویں آیت (جسپر غلطی سے ۱۱ لگایا گیا ہے) فتوے میں اس مضمون کی ہے کہ یہ رسول اپنی خواہش نفس سے کچھ نہیں بولتا جو کہتا ہے وحی سے کہتا ہے۔ اسکے **جواب** کا چکڑالوی نے صفحہ ۳۴ پر حوالہ دیا ہے اور صفحہ ۳۴ میں کہا ہے کہ اس آیت میں یہی مراد ہے کہ آیات قرآن مجید رسول اللہ اپنے ہوائے نفس سے نہیں کہتے ہیں بلکہ وحی سے کہتے ہیں۔ اس آیت میں عام نطق رسول کو وحی نہیں کہا کیونکہ قرآن مجید میں ایسی باتیں بھی درج ہیں جو آپنے اپنے خیال و خواہش سے کہیں جیسا کہ دو چار مثالیں بطور نمونہ نقل ہو چکی ہیں لہذا اس آیت کا یہ ترجمہ کرنا کہ آپ جو کچھ دین میں کہتے ہیں خواہش نفس سے نہیں کہتے بالکل غلط ہے اور صحیح معنے یہ ہیں کہ آپ قرآن مجید اپنے پاس سے نہیں بناتے۔

الجواب

جو معنے اس آیت کے ہمنے بیان کیئے ہیں اور عام مفسرین بیان کرتے چلے آئے ہیں یہی معنے چکڑالوی نے اپنی تفسیر اور دیگر تصانیف میں بیان کیئے ہیں تفسیر کے صفحہ ۲ میں اس آیت کا ترجمہ باین الفاظ کیا ہے۔ یہ ہمارا رسول اپنی طرف سے ہمارے دین کے بارے میں فقط وہی کہتا ہے جسکے کہنے کیلئے بذریعہ وحی اسکو حکم ہوا ہے۔ اور صفحہ ۱۱۲ میں اس نے آنحضرت کی تفسیر آیت یؤمنون بالغیب کو اس آیت کا مصداق ٹھہرایا ہے اور وحی الہی قرار دیا ہے۔ اور رسالہ تراویح کے صفحہ ۵۹ سطر ۳ میں آنحضرت کا ایک قول متعلق تراویح کو اس آیت کا مصداق ٹھہرایا ہے۔ اور اس قول کو وحی الہی قرار دیا ہے اور طرفہ یہ۔ کہ مباحثہ کے صفحہ ۸ میں حدیث نبوی کو ترجمہ قرآن کہکر اور کلام خدا میں فرق کرنے والے کو کافر ٹھہرا کر حدیث نبوی کو اس آیت مصداق ٹھہرایا۔ اور وحی الہی قرار دیا۔ اب چکڑالوی کا اس معنے کو بالکل غلط کہنا کیونکر لائق قبول یا قابل اعتبار ہو سکتا ہے۔

اس معنی کے غلط ہونے پر جو اس نے دلیل پیش کی ہے کہ آنحضرت سے بعض باتیں خواہش نفس سے بھی سرزد ہوئی تھیں جنکو ہر ایک بات کا خواہش نفس ہونا صحیح نہیں ہو سکتا اسکا جواب یہ ہے کہ جو باتیں آپ سے خواہش نفس یا انسانی عقل سے سرزد ہوئی ہیں ان باتوں کو خدا تعالے یا خود آنحضرت نے بیان کر دیا ہے۔ اور ان کی نسبت بتا دیا گیا ہے کہ وہ باتیں لائق پیروی واقعہ نہیں (جیسے آنحضرت صلعم نے ایک دفعہ انسانی عقل سے حکم دیا تھا کہ نر کھجور کا پھل مادہ کھجور پر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نہ ڈالو۔ اور جب لوگوں نے اس حکم کی تعمیل کی تو کھجوروں کے پھل کی کمی ہوئی۔ تب آنحضرت نے صاف فرمایا کہ دنیا کے کام تم مجھ سے بہتر جانتے ہو۔ میں جب دین کے متعلق کوئی حکم دوں تو اسکو قبول کرلیا کرو۔ ایسی باتوں کے علاوہ جس قدر اقوال و افعال و ہدایات متعلقہ دین آنحضرت سے سرزد ہوئے ہیں اور انکو نہ تو خدا تعالےٰ نے نامنظور فرمایا اور نہ خود آنحضرت نے انکا خلاف ظاہر کیا۔ اُن سب کا وحی الٰہی ہوں بحکم آیت مذکورہ باقی و مسلّم رہا۔ تمام مسلمان جانتے اور مانتے ہیں اور جب چکڑالوی مسلمان تھے تو وہ بھی مانتا تھا اور اس مباحثہ میں بھی مان چکا ہے کہ آنحضرت کی تقریر (کوئی کچھ کہے یا بولے اور آنحضرت اسکو دیکھکر یا سنکر سکوت اختیار کریں) لایق سند و حجت ہے اور آنحضرت کے خاموش رہنے سے اس فعل یا قول کا صحیح ہونا ثابت ہوتا ہے تو پھر خدا تعالےٰ کی تقریر (آنحضرت کے قول یا فعل کو دیکھکر اسپر سکوت کرنا اور اسپر ناخوشی ظاہر نفرمانا) کیوں شرعی حجت نہ ہوگا؟ اور کیا اس سے ثابت اور متیقن نہوگا کہ وہ فعل یا قول نبوی اللہ تعالےٰ کے حکم اور اجازت و مرضی سے وقوع میں آیا ہے؟ اور یہ بھی ایک قسم کی وحی ہے جسکو وحی تقریری کہا جاسکتا ہے۔ چکڑالوی اس بات کو اور اپنے سابق اعتراف کو اب نہیں مانتا کو ہم آنحضرت کے ہر ایک قول و فعل کا جسپر خدا تعالےٰ نے انکار کیا ہو نہ خود آنحضرت صلعم نے اس کا خلاف ظاہر کیا ہو خدا تعالےٰ کی وحی اور مرضی سے صادر ہونا صریح آیات قرآن سے ثابت کرتے ہیں۔

وَمَا تَكُونُ فِي شَأْنٍ وَمَا تَتْلُوا مِنْهُ مِنْ قُرْآنٍ وَلَا تَعْمَلُونَ مِنْ عَمَلٍ إِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُودًا إِذْ تُفِيضُونَ فِيهِ وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَبِّكَ مِنْ مِثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَلَا أَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَا أَكْبَرَ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ (یونس رکوع ۶)

اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ اے رسول تو جس حال میں ہوتا ہے اور جو قرآن پڑھتا ہے اور تم سب لوگ جو کام کرتے ہو ہم حاضر و ناظر ہوتے ہیں جب تم اس کام میں لگتے ہو اور تیرے رب سے کوئی چیز ذرہ برابر اور نہ اس سے چھوٹی بڑی آسمانوں اور زمین میں غائب و مخفی نہیں ہے۔ ایک اور آیت میں ارشاد ہوا ہے۔ تیرا رب بھولنے والا نہیں ہے۔

وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا (سورۃ مریم ع ۲)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یعنے ایسا نہیں کہ تجھے بھول جائے اور تجھپر اپنی وحی نازل نہ کرے - یہ آیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل* ہوئی تھی جب نزول وحی میں کچھ دیر ہوگئی تھی - ایک اور آیت میں ارشاد ہے -

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَا اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ (سورہ آل عمران ع ۱۸)

خدا ایسا نہیں کہ مومنوں کو جس حال میں وہ ہوں یوں ہی چھوڑ دے اور ناپاکی (ناحق) کو پاک (حق) سے اسے ممتاز نہ کرے۔

ان آیات سے صاف اور یقینی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ کیا یا فرمایا وہ خدا تعالی نے سب کچھ جان لیا - آپ کا کوئی قول یا فعل نہ خدا تعالی پر مخفی رہا اور نہ خدا تعالی ان اقوال و افعال کی نسبت وحی بھیجنا اور حکم دینا بھول گیا - بلکہ از انجملہ جو قول یا فعل آپ سے بمقتضائے بشریت بطور سہو یا نسیان یا غلطی سرزد ہوا اسکو فوراً دین سے علیحدہ کیا اور اس کی غلطی پر لوگوں کو آگاہ کر دیا اور جو کچھ باقی رہا وہ سب کا سب خدا کے نزدیک حق اور دین تھا - اور وہ خدا تعالے کے حکم اجازت اور رضا کے مطابق سرزد ہوا تھا اس میں آپ کی خواہش یا خطا یا وسوسہ شیطان کا کوئی دخل نہوا تھا اگر ہوتا تو خدا تعالے اسکو ضرور دین سے علیحدہ کرتا اور مسلمانوں کو یوں ہی تیز و بے خبر نہ چھوڑتا اس سے بھی بڑھکر چکڑالوی پر ایک سخت الزامی حجت وہ آیت قرآن ہے - جس میں ارشاد ہے - کہ نبی کی

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّا اِذَا تَمَنّٰى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْ اُمْنِيَّتِهٖ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ (ر ۱۷ ع)

خواہش میں شیطان نے کچھ ملا دیا تو خدا تعالی نے شیطانی ملونی کو مٹا دیا۔

اس آیت کو چکڑالوی نے اپنے رسالہ کے صفحہ ۴۳ میں نقل کرکے اس سے یہ نتیجہ نکالا ہے - کہ جسقدر ایسے خیالات اور آرزوئیں سہواً آپ کی زبان ظاہر ہوئے ہیں (جنکی تعداد اٹھارہ سے زیادہ نہیں کم ہو تو ہو) ان کو خدا تعالی نے منسوخ کرکے رسول اللہ کو ان سے پاک و مبری کر دیا اور آپکی امت کو ایسی تمنا و خیال کی پیروی سے ہٹا کر خالص اپنی آیتوں کا متبع بنا دیا۔ ہم اس نتیجہ مستخرجہ چکڑالوی سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ جسقدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان وحی ترجمان سے یا فعل احکام دین

* ثم نزل لما تاخر الوحی ایاما وقال النبی صلعم لجبریل ما یمنعک ان تزورنا اکثر مما تزورنا (ایمان ص ۱۰۲) رواہ البخاری عن ابن عباس کمالین

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بذریعہ احادیث قولی وفعلی ظہور پذیر ہوئے اور اُن کی تعداد لاکھوں سے کم نہیں زیادہ ہو تو ہو ازانجملہ جن اقوال و افعال کو خدا تعالےٰ نے مٹا دیا ہے اور اُن کی پیروی سے امت کو ہٹا دیا ہے۔ صرف وہ اقوال تو خدا کی طرف سے اور اس کے حکم اور وحی اور مرضی سے نہ تھے باقی سب کے سب اقوال خدا تعالےٰ کی وحی سے اور حکم اور مرضی سے تھے اور افراد مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى میں داخل تھے تب ہی خدا تعالےٰ نے انکو نہ مٹایا اور ان کی پیروی سے امت کو نہ ہٹایا۔ اور اگر وہ اقوال خدا کی وحی سے نہ ہوتے۔ اور القاے شیطانی یا عقل انسانی سے سرزد ہوتے۔ تو خدا تعالےٰ ان کو بھی ضرور مٹاتا اور آپ کی امت کو اُنکی پیروی سے ہٹاتا اور خوب کھولکر اور صاف صاف الفاظ میں یہ حکم قرآن میں نازل فرماتا کہ وہ لاکھوں اقوال جو آنحضرت کی زبان سے سرزد ہوئے اور ہوتے ہیں اور آیندہ زندگی بھر میں ہوتے رہینگے وہ سب کے سب القاے شیطانی ہیں یا نتیجہ عقل انسانی ان کی پیروی ہرگز نہ کرنا اور انکو ہماری وحی سے اور ہمارے احکام نہ سمجھنا۔ اور ایسا ہی خدا تعالےٰ آپکی ان افعال کی نسبت جنکا قرآن میں ذکر نہیں حکم نازل فرمایا اور جبکہ نہیں خدا تعالےٰ نے قرآن مجید میں آپکے اُن لاکھوں اقوال و افعال کی نسبت ویسا حکم نازل نہیں فرمایا۔ تو اس سے خدا تعالےٰ کے اس وعدے یا عادت معہودہ کے مطابق جو اس آیت میں بیان ہوئی ہے بجز اس کے اور کیا یقینی نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ وہ اقوال و افعال القاے شیطانی یا نتیجہ عقل انسانی نہیں ہیں بلکہ سر بسر وحی حمانی ہے۔ جس کا آیت زیر بحث میں ذکر و بیان ہوا ہے۔ یہ ایک ایسی حجت قاہرہ و برہان ظاہرہ و باہرہ ہے جسکے نتیجے مذکورہ سے چکڑالوی کہیں بھاگ نہیں سکتا اور قیامت تک اس کا کوئی جواب اس سے بن نہ سکیگا۔ اگر وہ کچھ شرم و حیا کا پابند رہا جیسے کہ ایک دانا نے کہا ہے ؎

آنانکہ چشم بر گل تحقیق وا کنند　　از ہرچہ فہم رنگ نگیرد حیا کنند

در مبحثے کہ غیر خموشی علاج نیست　　بیہودہ است تکیہ بچون و چرا کنند

اور اگر شرم و حیا کو اس نے بالاے طاق رکھدیا تو جو چاہے گا کہیگا۔ یہ بھی داناؤں کا مقولہ ہے ؎ بے حیا باش و ہرچہ خواہی کن۔ جو اس حدیث نبوی کا ترجمہ ہے اذا لم تستحی فاصنع ما شئت۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اِس مدعا کی کہ آنحضرت کا ہر ایک قول و فعل و تقریر جو بسند صحیح آپ سے ثابت ہو وحی الٰہی ہے۔ اور فرد وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوٰى میں داخل اور بہت سی آیات قرآن ہیں جن سے جملہ انبیا اور آنحضرت کی عصمت ثابت ہے۔ مگر اِس حجت قاطع و برہان ساطع کے بعد جو چکڑالوی کے لئے مسلمہ حجت ہے کسی دوسری دلیل کے بیان کرنے کی ضرورت و حاجت باقی نہیں رہتی اور اِس آیت نے اِس انکار کی ٹانگ توڑ دی وللہ الحمد و از انجملہ گیارہوین آیت (جسپر غلطی سے نمبر ۱۲ لگایا گیا ہے) فتوی میں اس مضمون کے ہے کہ جو کچھ رسول تمکو دے لیلو اور جس سے روکے رک جاؤ۔ اس کا جواب چکڑالوی نے یہ دیا ہے کہ یہ خاص مال غنیمت کی نسبت حکم ہے۔ نہ عام حکم اور کہا ہے کہ لفظ ما جو اِس آیت میں آیا ہے گو عام ہے۔ مگر عام کی عمومیت ان چیزوں کی نسبت مراد نہیں لی جاسکتی جنکے مراد ہونے سے کوئی مانع ہو۔ جیسے آیت اُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذٰلِكُمْ میں ماوراء سے عورت مشرکہ کا فرہ مراد ہونے اور آیت مَا تَرَكَ میں لفظ ما سے مال امانت مراد ہونے اور آیت مَا أَفَاءَ اللّٰهُ میں لفظ ما سے شراب و خنزیر اہل کتاب مراد ہونے سے مانع قطعی دوسری آیات قرآن میں موجود ہیں۔

الجواب

اِس آیت میں لفظ ما سے غنیمت کے علاوہ احکام نبوی کی مراد ہونے سے کوئی مانع نہیں ہے جیسے آیت اُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذٰلِكُمْ میں لفظ ما سے عورت مشرکہ مراد ہونے سے آیت وَلَا تَنكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ (یعنی مشرکہ سے نکاح مت کرو) قطعی مانع موجود ہے اور آیت مَا تَرَكَ میں لفظ ما سے مال امانت مراد ہونے سے آیت إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلٰى أَهْلِهَا یعنی خدا تعالیٰ تمکو حکم دیتا ہے کہ امانتیں انکے مالکوں کو ادا کرو۔ خود ہضم نہ کر جاؤ قطعی مانع موجود ہے اور آیت مَا أَفَاءَ اللّٰهُ میں لفظ ما سے خنزیر و شراب اہل کتاب مراد ہونے سے آیات وَلَحْمَ الْخِنزِيرِ و إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ قطعی مانع موجود ہیں۔ ایسا کوئی مانع آیت وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں لفظ ما سے جملہ احکام نبوی مراد لینے سے موجود نہیں ہے ۔ بلکہ بر خلاف اس کے قرآن میں صدہا آیات اکہ از انجملہ چودہ آیات فتوٰی میں منقول ہوئے ہیں اور ان کے جواب میں جو چکڑالوی نے کہا ہے کہ اسکے ردّ و جواب میں اب قلم جاری ہے جس نے چکڑالوی کی زبان کو گنگ اور ٹانگ کو لنگ کر دیا ہے) ایسے دلائل قطعی ہیں جو آنحضرت کے ہر ایک حکم و قول کے اتباع کو ویسا ہی واجب کرتی ہیں جیسے احکام قرآن کے اتباع کو اور اسیوجہ سے اکابر صحابہ نے جو قرآن کے نزول کے وقت موجود تھے اور وہ قرآئن حالیہ و مقالیہ و مواقع نزول آیات قرآن کا مشاہدہ کر رہے تھے اس ما کو جملہ احکام نبوی کی نسبت عام قرار دیا ہے ۔ چنانچہ فتوے میں بصفحہ ۲۲۱ نمبر ۷ جلد ۱۹ ۔ اشاعۃ السنۃ حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ آپنے گو دنے والی بال چننے والی دانت باریک کرنیوالی عورتوں کی لعنت کو جو صرف حدیث نبوی میں وارد ہے خدا کی لعنت اور ممانعت افعال مذکورہ حکم خدا قرار دیا ہے اور آیت وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ میں داخل کیا اسکے مقابلہ میں جو چکڑالوی نے اپنے رسالہ کے صفحہ ۷۰ میں لکھا ہے ۔ کہ جس عورت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا کہ تیرا خاوند تجھپر حرام ہے ۔ اس عورت نے آپ کے اس کہنے کو نہ مانا تھا اور اُلٹا آپ سے جھگڑا کیا تھا ۔ جیسا کہ پارہ ۲۸ ۔ رکوع (۱) میں مذکور ہے ۔ اور اگر رسول کے ہر ایک حکم کی اطاعت فرض تھی تو کیوں اس عورت پر خدا کیطرف سے جھڑکی نہ آئے !! یہ محض دروغ گوئی اور دہوکہ دہی ہے ۔ اس دہوکہ دہی میں بہی چکڑالوی نے مرزا قادیانی اور نیچری علیگڈہ کو مات کر دیا ہے کہ اولاً نہ تو اس آیت میں وارد ہے نہ کسی حدیث صحیح سے یہ بات ثابت ہے کہ اس عورت کو آنحضرت نے یہ کہدیا تہا ۔ کہ تیرا خاوند تجھپر حرام ہے ۔ مفسرین نے یہ روایت بلاسند نقل کی ہے ۔ مگر اس کے ساتھ ہی یہ دوسری روایت بہی نقل کی ہے ۔ کہ آنحضرت نے اسکو یہ فرمایا تھا کہ تیرے معاملہ کی بابت مجھے خدا تعالےٰ کا کوئی حکم نہیں پہونچا اور چونکہ زمانہ جاہلیت میں یہ عام خیال و رواج تھا کہ جو شخص اپنی بیوی کو والدہ کی پشت سے تشبیہ دے اس کی عورت اسپر حرام ہو جاتی ہے اس لئے وہ عورت گھبرائی اور بار بار اُس نے آنحضرت سے یہ شکایت کی جس کو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خدا تعالےٰ نے جھگڑا اٹھایا ہے۔ وثانیاً بفرض تسلیم صحت روایت اول مفسرین) حکم عام وجوب اتباع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جو صدہا آیات قرآن سے ثابت ہوتا ہے خاص کر کے حکم نبوی مستثنیٰ سمجھا جائیگا جس کو بقول چکڑالوی آنحضرت نے اپنی خواہش نفس سے کہا تھا اور خدا تعالیٰ نے اس کو مٹا دیا۔ اور اس کی پیروی سے امت کو ہٹا دیا۔ ولیکن اس خاص حکم میں آنحضرت کی پیروی واجب نہ ہونے سے یہ نکالنا کہ آنحضرت کے ہر ایک حکم کی (گو اس حکم کو خدا تعالےٰ نے نہ مٹایا ہو اور اس کی پیروی سے امت کو نہ ہٹایا ہو) اطاعت فرض نہیں دروغ گوئی و دہوکہ ہی نہیں تو اور کیا ہے اور یہ قیاس مع الفارق بلکہ قیاس بمقابلہ ان نصوص قطعیہ کے (جن میں آنحضرت کی اطاعت کو فرض کیا گیا ہے) نہیں تو قیاس مع الفارق اور قیاس بمقابلہ نص کسی چیز کا نام اور شیطان نے جو بمقابلہ نص اسجدوا لآدم قیاس کیا تھا اس قیاس میں اور اس قیاس چکڑالوی میں کیا فرق ہے؟ وازانجملہ بارہویں آیت جس پر غلطی سے نمبر ۳ لگایا گیا ہے فتویٰ میں اس مضمون کی ہے کہ جو لوگ حکم رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ عذاب سے ڈریں اس کا جواب چکڑالوی نے یہ دیا ہے کہ اس آیت میں **امرہ** کا ترجمہ حکم رسول غلط ہے۔ صحیح ترجمہ حکم خدا ہے اور امرہ کی ضمیر امر کی طرف راجع ہے جو پہلے مذکور ہے نہ رسول کی طرف۔

الجواب

آیت کے سیاق وسباق کی شہادت سے امرہ کا ترجمہ حکم رسول صحیح ثابت ہوتا ہے اور ضمیر کا مرجع لفظ رسول ہے جو اس ضمیر سے پہلے تین دفعہ مذکور ہوا ہے۔ اس آیت میں پہلے یہ بیان ہے۔ کہ مومن وہی ہیں جو آنحضرت کے ساتھ کسی قومی کام کے لئے جمع ہو کر بلا اجازت آپ کے نہیں چلے جاتے پھر فرمایا جو لوگ آپ کا اذن چاہتے ہیں وہی مومن ہیں پھر فرمایا جب وہ اذن چاہیں تو جسکو رسول چاہے اذن دے پھر فرمایا مومنو! رسول کو ایسے طور پر نہ پکارو جیسے ایک دوسرے کو پکارتا ہے۔ اس کے بعد فرمایا کہ جو لوگ چھپ چھپکر مجلس سے کھسک جاتے ہیں۔ ان کو خدا تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ پھر ان لوگوں کے حق میں فرمایا کہ وہ لوگ رسول کا حکم خلاف کرنے سے (یعنی بلا اجازت کھسک

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جانے سے) عذاب سے ڈرین یہ سباق صاف مقتضی ہے کہ امرہ کا ترجمہ حکم رسول صحیح ہے اور امرہ کی ضمیر رسول کی طرف راجع ہے اور اسی نظر سے تفسیر معالم اور فتح البیان میں اس آیت کے وہی معنی کئے ہیں جو فتویٰ میں بیان کئے ہیں پھر ان معنوں کو غلط کہنا کسی صاحب علم و شرم سے تو ممکن نہیں اور جسکو نہ علم نہ شرم وہ جو چاہے سو کہے۔

وازانجملہ تیرھوین آیت رجسپر غلطی سے ۱۳ لگایا گیا ہے) فتوے مین اس مضمون کی ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول حکم دین تو مومنون کو اس کے ماننے نہ ماننے کا اختیار باقی نہیں ملتا اس کا جواب چکڑالوی نے وہی دیا ہے جو آیت نمبر ۳ و ۴ وغیرہ کا جواب دیا ہے کہ یہاں میں رسول کی رسالت مراد ہے اور رسالت سے قرآن اور کہا ہے کہ اس آیت کا ترجمہ رسول حکم دے غلط ہے صحیح ترجمہ یہ ہے۔ کہ جو قرآن حکم دے اسکے ماننے یا نہ ماننے کا اختیار باقی نہین رہتا۔ اس کا جواب بھی وہی ہے جو آیات مذکورہ کے جواب کا جواب دیا گیا ہے کہ یہان رسول سے رسول مراد نہ بنانا کفر و الحاد ہے اور آیت کے صحیح معنے یہی ہین کہ جو رسول حکم دے اسکے ماننے نہ ماننے کا اختیار باقی نہیں رہتا چکڑالوی نے اس آیت کے جواب میں ہنسی بھی کی ہے کہ خدا و رسول صلاح و مشورہ کرکے حکم دیتے ہین اور رسول سے رسالت مراد لینے کی ایک دلیل بیان کی ہے کہ رسول خدا کا وکیل تو نہیں ہوتا کہ جو حکم وہ دے خدا کو اس کا ساختہ پرداختہ منظور ہو۔ خدا نے رسول کو صاف ارشاد کیا ہے وما انت علیہم بوکیل یعنے تو ان پر وکیل ہرگز نہین مقرر کیا گیا۔ اس مقام میں اس ہنسی کا اور اس کی دلیل جواب دیا جاتا ہے جس کا وعدہ صفحہ (۳۴۲) میں کیا گیا تھا ہنسی کا جواب تو یہ ہے کہ خدا تعالے نو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے صلاح مشورہ کرکے حکم دیا کرتا تھا۔ مگر اس کے رسول نے تو دین کا کوئی حکم خدا تعالے کی صلاح و مشورہ اور اس کی وحی اجازت کے بغیر نہین دیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دین مین احکام قرآن کے علاوہ جب کسی حکم دینے کا موقعہ پیش آیا۔ آپنے وہ حکم خدا تعالے دریافت کیا اوسپر خدا تعالے نے بواسطہ وحی خفی حکم صادر فرمایا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور وہی حکم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو سُنا دیا حاکم حقیقی (خدا تعالی) اور محکوم (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) مین یون ہی صلاح و مشورہ ہوا کرتا تھا۔ اِس صلاح و مشورہ دلیل وہی آیات قرآن مَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی وغیرہ دلائل قطعی ہیں جنکا جواب الجواب و دندان شکن چکڑالوی کو مل چکا ہے اور اس کا جواب باصواب قیامت تک وہ کچھ نہ دے سکیگا۔

اب رہا اس کی دلیل مشعر خذلان و موجب تذلیل مستدل ذلیل کا جواب سو یہ ہے۔ ع سخن شناس نۂ ملحد اخطا اینجاست۔ میان چکڑالوی نہ تم عربی جانتے ہو نہ محاورات عرب سے واقف ہو۔ نہ قرآن سے تمکو مس ہے اور نہ علوم خادم قرآن مین تمکو دخل و معہذا تم مجتہد مطلق بن بیٹھے اور اس اجتہاد مین وسیع میدان الحاد تک جا پہنچے ہو نہ تمکو لفظ رسول اور وکیل کے معنی معلوم ہین اور ان الفاظ کے متعلقات (صلات) کی تمکو کچھ خبر ہے۔ اسیوجہ سے تم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو صرف چٹھی رسان کی طرح قرآن کا پیغام رسان جانتے ہو اور آپ کے منصب تشریع احکام شرعی اور نیابت و خلافت الہی کے تم منکر ہو بیٹھے ہو۔ ذرا کتب لغت اور ادب عرب میں نظر رکھنے والون سے پوچھکر یہ بات معلوم کرو کہ وکیل کے معنے گو ایک ایسے بھی ہین جو بجز خدا تعالے کسی مین پائے نہین جاتے۔ مگر ایک معنے ایسے بھی ہین جو معنی رسول کے قریب ہین اور وہ معنی رسول صلے اللہ علیہ وسلم مین بلکہ ہر ایک وکیل و مختار میں بھی پائے جاتے ہین۔ ان معنی ثانی کی نظر سے آنحضرت کو رسول کہنا وکیل کہنے کے برابر ہے خصوصًا اس حالت میں کہ آپکو رسول کہنے کے ساتھ خدا تعالے نے منصب حکومت و استحقاق اطاعت و اختیار تشریع احکام حلال و حرام و اجازت امر و نہی و تبیین و تفسیر وحی جلی سب کچھ عطا کر دیا ہے اور آپکے نطق و بیان کو اپنی وحی قرار دیا ہے چنانچہ خوب بسط و تفصیل سے یہ منصب آپ کا ثابت کر دیا گیا ہے۔ جس کا جواب باصواب تا قیامت تم سے ادا نہو سکیگا۔ باین ہمہ عطا و اصطفا پھر جو آپ کی نسبت قرآن مجید میں کہا گیا ہے۔ کہ آپ وکیل نہیں ہین۔ تو اُس کے معنے یہ نہیں کہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آپ خدا کی طرف سے اور خدا تعالیٰ کے وکیل نہیں ہین اور آپکو تشریع احکام حلال و حرام کا اختیار
نہیں۔ اگر اس لفظ وکیل سے یہ معنی مراد ہوتے۔ تو آپ کے حق میں یہ الفاظ فرماتے
لست لنا بوکیل دینے تو ہمارا وکیل نہیں) یا یہ الفاظ ارشاد ہوتے لست منا بوکیل یعنی
تو ہماری طرف سے وکیل بلکہ اس کے معنے تو وہ پہلے معنی ہیں جو اللہ تعالیٰ سے مخصوص ہیں
یعنے لوگوں کا کارسازیا اُن کی ہدایت کا ذمہ وار اور امپنروار وغیرہ وجبار نہیں اُن معنی لفظ
وکیل کی نظر سے اس آیت کے معنے یہ ہوئے کہ لوگون کی ہدایت کا کام ہمنے تیرے سپرد
نہین کیا اور اُن کے نہ ملننے کا تو جواب دہ ہوگا اور تجھسے اس امر کا جواب طلب نہ کیا جائیگا۔
کہ تونے انکو کیون فرمانبردار نہ بنایا اور کیون کفر سے نہ ہٹایا اور کیون راہ راست پر نہ پہنچایا یہ کام
خاص ہمارا ہے۔ تیرا کام تو صرف ڈرا دینا اور احکام الٰہی کا سنا دینا ہے۔ یہ معنے اس لفظ وکیل
کے جس کی آپ سے نفی کی گئی ہے خود اس آیت سے جس کا ایک ٹکڑا چکڑالوی نے نقل
کیا ہے اس کے لفظ علیہم سے بآسانی سمجھ مین آسکتے ہیں۔ مگر بشرطیکہ کچھ سمجھ ہو اور الفاظ
عربی علی اور ل اور من کے معنے سے کچھ خبر ہو اور اس معنی کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نفی ہونے کی مبین اور مفسر قرآن ہیں اور بہت سی آیات موجود ہین مگر جبکہ کوئی سننے اور دیکھنے
اور سمجھنے والا ہو ہ اگر ورنہ کسی ہست حرفی بس ہست۔ اور یہان تو آیات قرآن اور محاورات
عرب اکثرت کے ساتھ اس معنی منفی کی تشریح کر رہے ہین کہ اولاً اہم کتب لغت و محاورات
عرب سے لفظ وکیل کے وہ معنی جنہیں پہلے معنے اللہ تعالیٰ سے مخصوص ہیں اور ان ہی معنی سے وکیل
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت میں نفی کی گئی ہے اور دوسرے معنی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم میں پائے جاتے ہیں اور ان معنی کی نظر سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
کو خدا تعالیٰ کا وکیل کہنا صحیح ہے بیان کرتے ہیں۔ پھر کتب لغت کی تائید مین آیات قرآن
نقل کی جائینگی۔ قاموس میں ہے وکل باللہ یکل وتوکل علیہ واوکل واتکل استسلم
الیہ ووکل الیہ الامر وکلاً ووکولاً سلمہ وترکہ یعنی جب خدا تعالیٰ کی نسبت لفظ وکل

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

توکل - اوکل - اتکل بولتے ہین تو اسکے معنے یہ ہوتے ہین کہ سب کچھ خدا تعالی کو سونپا اور اوس کی فرمانبرداری کی اور اسکو کارساز بنالیا اور جب کسی انسان کی نسبت کہتے ہین کہ اسکو وکیل کیا - تو اس کے معنے یہ ہوتے ہین کہ وہ کام اس کو سپرد کیا اور اس کے اختیار مین چھوڑا - اس عبارت سے صاف ثابت ہے - کہ وکیل بمعنے اول خدا تعالی سے مخصوص ہے اور بمعنی ثانی رسول وغیرہ انسانون پر بولا جاتا ہے - یہی دوسرے معنی قاموس میں ارسال و رسالت کے کئے ہین جو رسول میں پائے جاتے ہین چنانچہ کہا ہے الارسال التسلیط والاطلاق والاہمال والتوجیہ والاسم الرسالۃ یعنی ارسال کسی چیز یا شخص کو باوجود خود صاحب قدرت وطاقت ہونے کے کسی کام مین لگانا اور مطلق اختیار دینا اور اوسپر اسکو چھوڑنا اور متوجہ کرنا - اسی محاورہ سے لفظ رسالت ہے منتہی الارب میں ہے - وکل باللہ وکلا بالفتح تکیہ نمود بہ خدا و اعتراف کرد بعجز خود و وکل الیہ الامر وکلا و وکولا کار برو گذاشت و سپرد بوے - اس عبارت میں پہلے معنے وکیل کو خدا کے ساتھ مخصوص کیا ہے اور دوسرے معنے کو عام اور یہی دوسرے معنے منتہی الارب میں ارسال کے کئے گئے ہیں جو انبیاء مین پائے جاتے ہین چنانچہ صفحہ ۹۵ میں کہا ہے ارسل فلان بسیار شیر گردید و صاحب گلہ ہا شد و نیز ارسال برگماشتن و فرو گذاشتن بخود و رہا کردن و فرستادن بہ پیغام - صراح مین ہے - توکیل وکیل گردانیدن و گذاشتن کار بکسے توکل اعتراف بعجز و اعتماد بر غیر خود کردن - توکلت علی فلان امری ای اعتمدتہ - اس مین وکالت کے وہ معنے جو خدا تعالی سے مخصوص ہیں ملے پر رکھے ہیں اور معنی وکالت بمعنی رسالت کو نمبر اول پر اور ارسال کے معنے یہ بیان کئے ہیں - ارسال فرستادن پیغام - رسالۃ پیغام - مرسل رسول فرستادہ - ان عبارات و محاورات سے بخوبی واضح ہوا کہ لفظ وکیل بمعنے کارساز و عاجز نواز خدا تعالی سے مخصوص ہے اور بمعنی کارندہ و گماشتہ بندگان خدا کو بھی کہا جاتا ہے اور اس معنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی خدا تعالی کے وکیل ہیں - اب بیان کتب لغت کی تائید میں آیات قرآن نقل کی جاتی ہین - جنسے صاف ثابت ہے کہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وکیل ہونے کی بمعنے اول جو خداتعالے سے مخصوص ہین نفی کی ہے نہ بمعنی ثانی جو تمام بندگان خدا مختاران عدالت وغیرہ سب میں پائی جاتے ہین۔ جس آیت کا ٹکڑا

اِنَّا اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَمَنِ اهْتَدٰى
فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا وَمَا
اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ (زمر - ع ۱۴)

چکڑالوی نے نقل کیا ہے اس کا پورا مضمون یہ ہے کہ ہمنے تیری طرف کتاب لوگون کے (رہنمای کے) لئے حق کے ساتھ بھیجی ہے پھر جس نے راہ پائی اُسنے اپنی جان کے لئے اور جو بہک گیا اوسکا وبال اُسپر پڑیگا۔ تو اُن کی ہدایت کا وکیل (ذمہ وار) بناکر نہیں بھیجا گیا۔ یعنی تجھسے جواب طلب نہ کیا جائے گا۔ کہ کیون وہ راہ پر نہ آئے اس مضمون

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ اللّٰهُ
حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ (شوریٰ ع ۱)

کی ایک اور آیت ہے جس میں ارشاد ہے۔ کہ جو لوگ مجھے چھوڑ اپنے کارساز و مالک دوسرون کو بناتے ہین ان کا خداتعالی خود نگران اعمال ہے اور تو ان پر وکیل (محافظ و ذمہ وار) نہیں یعنی تجھسے سوال نہ ہوگا کہ وہ کیون خداتعالے سے منحرف ہے۔ اسی مضمون کی ایک اور

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَضَآئِقٌۢ
بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ يَّقُوْلُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ
اَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِيْرٌ وَاللّٰهُ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ (ھود - ع ۲)

اور آیت ہے جسمین ارشاد ہے۔ شاید تیرا دل (اے ہماری نبی) تنگ ہو کہ وہ کہتے ہین کہ اسپر خزانہ کیون نہین اوترا۔ تو تو صرف ڈرانیوالا ہے ہر چیز کا کارساز تو خداتعالی ہے یعنے تیرا یہ کام نہین کہ جو کچھ وہ چاہین وہی انکو بہم پہنچادے۔ اسی مضمون کی ایک اور آیت ہے جس میں

وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ قُلْ لَّسْتُ
عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ (انعام ع ۸)

ارشاد ہے۔ کہ تیری قوم اس قرآن کو جھٹلاتی ہے حالانکہ وہ حق ہے۔ تو کہدے میں تمپر وکیل نہین ہون یعنے میرا یہ کام نہین کہ تمکو جھٹلانے سے روک لون۔ ایک اور آیت مین ارشاد ہے

لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ
فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ (غاشیہ)

تو اُنپر داروغہ نہین ہے۔ جو مُنہ پھیریگا اور کافر ہوگا اسکو خداتعالی خود بڑا دکھ دیگا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ان آیات نے صاف فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ جن آیات مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کہا گیا ہے۔ کہ آپ وکیل نہین انمین یہ مراد ہے۔ کہ آپ بندون کی ہدایت کے مالک و خود مختار ذمہ دار نہین ہین ان آیات مین یہ مراد ہرگز نہین کہ آپ خدا تعالیٰ کیطرف سے تشریع احکام حلال و حرام کے مختار اور وکیل نہین۔ اس معنے سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وکیل ہونے کے نفی کرنے سے چکڑالوی نے مسلمانون کو دھوکا دیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ پر افترا کیا ہے۔ ایسی باتین قرآن سے نکالکر وہ کتاب اللہ کی آیات سے ہنسی کرتا ہے اور جاہلوں کو آیات کے غلط معنی سنا کر گمراہ کرتا ہے۔ اور واقعہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کیطرف سے وکیل۔ نائب۔ خلیفہ و رسول سب کچھ تھے اور آپکا ساختہ پرداختہ خدا تعالیٰ منظور ہے اور کیون نہ ہو آپ دین مین اپنی طرف سے کچھ بھی نہین کہتے تھے۔ بلکہ آپ جو فرماتے تھے خدا تعالیٰ کے حکم سے مرضی سے اجازت سے وحی سے کہتے

چودہوین آیت (جس پر غلطی سے نمبر ۱۵ لگایا گیا ہے) اور اس فتوے کی آخری آیت ہے اس مضمون کی ہے۔ کہ اُن لوگون پر خدا کی رحمت ہے جو رسول نبی امی کی پیروی کرتے ہیں

اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِیْلِ٘ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ یَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ یُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَ یُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓىٕثَ وَ یَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَ الْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَ اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (اعراف ع)

وہ نبی جس کا ذکر توریت و انجیل مین پاتے ہیں اور اونکو نیک کامون کا حکم دیتا ہے۔ بری باتون سے روکتا ہے ستھری چیزین اُن کیلئے حلال کرتا ہے خبیث چیزین اون پر حرام کرتا ہے اونکے بوجھ اوتارتا ہے انکی طوق دور کرتا ہے جو لوگ ایمان لائے اونہون نے آپ کی عزت کی اور آپ کو مدد دی اور اُس نور کی جو اس کے ساتھ اوتارا گیا ہے (یعنی قران و حدیث) پیروی کی وہی چھٹکارا پاونے والے ہین اس آیت مین چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کی تعریف و توصیف چند ایسی صفات سے ہوئی ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جو رسالت یا قرآن کی صفات بن نہیں سکتی جیسے آپ کا نبی ہونا۔ امی ہونا وغیرہ وغیرہ لہذا چکڑالوی نے رسول کی تاویل رسالت سے نہیں کی۔ اور ناچار مجبور ہو کر آپ کی ذات مقدس ہی مراد بتائی مگر اس شرارت سے پھر بھی نہ رہ سکا کہ آپ کے حکم امر و نہی وغیرہ کو احکام کتاب اللہ سے مخصوص کر دیا اور ترجمہ آئیت میں از خود یہ بڑھا دیا کہ جو آپ کتاب اللہ کے مطابق حکم دیتے ہیں وہ مومن مان لیتے ہیں اور جو صریح الفاظ آیت سے آپکا منصب تشریع احکام ثابت ہوتا ہے اس کا یہ جواب دیا ہے۔ کہ محمد عربی کو اللہ تعالےٰ نے وکیل بنا کر دنیا میں نہیں بھیجا تھا بلکہ صرف رسول۔ بس آپکا صرف یہ منصب تھا کہ آپ خدا کے فرمودہ امر و نہی اور حلال و حرام مذکورہ قرآن لوگوں کو پہنچا دیں یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک۔

الجواب

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خدا کی طرف سے وکیل و مختار ہو کر آنا ابھی ایسا ثابت کیا گیا ہے جسمیں چکڑالوی کو دم مارنے کی مجال اور جگہ نہیں اب اسکو لازم ہے۔ کہ وہ اس آیت کو اسکے ظاہری الفاظ اور ان الفاظ کے حقیقی معانی سے مان لے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب تشریع احکام حلال و حرام کو تسلیم کرلے اور اس آیت کے جو غلط معنی اُس نے کئے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف وہی احکام حلال و حرام جو قرآن میں مذکور ہیں لوگوں کو پہنچائے تھے ندامت کے ساتھ واپس لےلے۔ آنحضرت صلعم کا احکام مذکورہ قرآن پہنچانا تو تمام اہل سلام مسلم ہے۔ اس کے ذکر و بیان و ثبوت کی ضرورت ہی کیا ہے۔ علاوہ بران ایسے احکام بھی آپ نے پہنچائے ہیں۔ جنکا قرآن میں ذکر نہیں (جیسے گدہے کتے وغیرہ کی حرمت) اور آیت بلغ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ ان احکام کو بھی شامل ہے۔ اور لفظ مَآ اَنْزَلَ عام ہے جس میں احکام علاوہ از قرآن جو بذریعہ وحی خفی خدا کی طرف سے نازل ہوتے تھے داخل ہیں۔ اور اس بات کا چکڑالوی اپنی تفسیر میں اقرار کر چکا ہے چنانچہ اصل عبارت تفسیر صفحہ ۳۳۲ وغیرہ میں نقل ہو چکی ہے لہذا اب اس کا مَآ اَنْزَلَ کو قران مجید سے مخصوص

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کرنا اور احکام حدیث نبوی علاوہ از احکام قرآن کو اس سے خارج کرنا تحریف و الحاد و زندقہ (چھپا ارتداد) نہیں تو اور کیا ہے

امر ششم کے متعلق جو اصل الزام چکڑالوی پر قائم کیا گیا اور رقعہ۲۸ میں منقول ہے۔ اسکے اٹھانے اور مٹانے کے لئے چکڑالوی نے صحابہ کے ذریعہ پچھلے لوگون کو قرآن پہنچنے کی انکار کی تائید مین چند آیات قرآن پیش کی ہین۔ جن سے وہ الزام رفع نہیں ہوسکتا اور یہ امر ثبوت کو نہین پہنچتا کہ پچھلے لوگون تک قرآن صحابہ کے ذریعہ نہین پہنچا۔ ازانجملہ چار آئتین ایسی پیش کی ہین جن مین قرآن مجید کو صرف کتاب کہا گیا ہے۔ ان آیات کو نقل کرکے اُن سے چکڑالوی نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ جس حال مین قرآن مجید لکھا لکھایا کتاب کی صورت میں بنا بنایا آنحضرت کے وقت موجود تھا تو پھر صحابہ کا اس مین کیا دخل ہے۔ چنانچہ صفحہ ۴، رسالہ مین وہ لکھتا ہے۔ کہ اسی طرح اور کئی مقامات مین قرآن مجید کو کتاب کہا گیا ہے۔ اگر زمانہ رسول صلعم مین قرآن مجید کتاب کی صورت مین نہین تھا۔ بلکہ لوگون کی زبانون و منتشر اوراق و پراگندہ ہڈیون او پتون پر ہی تھا تو اسکو اللہ تعالےٰ کا کتاب فرمانا جھوٹ اور خلاف واقعہ ٹھریگا معاذ اللہ۔ کتاب زبان عرب مین مکتوب یعنی لکھی ہوئی اور جمع کی ہوئی چیز کو کہتے ہین (دیکھو منتھی الارب) پس لفظ کتاب ہی ظاہر کرتا ہے۔ کہ قرآن مجید رسول اللہ کے زمانہ ہی مین لکھا گیا تھا اور جمع ہوگیا تھا۔

الجواب

چکڑالوی نے جو کچھ کہا ہے محض جھوٹ کہا ہے اور اس سے بھی اس کا مدعا و نتیجہ ثابت نہین ہوسکتا۔

اس کی جھوٹ دروغ گوئی کا بیان

یہ بات نہ تو منتھی الارب مین لکھی ہے اور نہ کسی اور کتاب لغت عربی مین ہے کہ کتاب وہی کہلاتی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جو سب کی سب پوری لکھی گئی ہو اور کتاب کی صورت مروجہ زمانہ حال مین جمع ہو گئی ہو۔ بلکہ منتہی الارب وغیرہ کتب لغات مین ہر ایک نوشتہ کو کتاب کہا گیا ہے۔ خواہ دو حرفی خط ہی کیون نہو جلد ۴ منتہی الارب مین بصفحہ ۲۳۰۵ لکھا ہے۔ کتاب بالکسر نبشتہ ونامہ ایسا ہی صراح مین لکھا ہے۔ کتاب۔ نوشتہ ونامہ۔ اور قاموس مین ہے کتبہ۔ کتبا وکتابۃ خطہ ککتبہ واکتتبہ او کتبہ خططہا واکتتبہ استملاہ کاستکتبہ والکتاب مایکتب فیہ والصحیفۃ یعنے کتاب کے معنے لکھنے کے ہین اکتتاب کے معنے دوسرے سے لکھوا لیا کتاب اس کو کہتے ہین جسمین کچھ لکھا جاوے اور خط کو بھی کہتے ہیں۔ اس شہادت ومحاورات عرب کے موافق کتاب ہر ایک کتبہ ونوشتہ (خواہ وہ پتھر یا ہڈی پر ہو خواہ ایک ہی ورق ہو) کتاب ہی کہلاتا ہے۔ اور خدا تعالی کا ان متفرق پارہاے قرآن کو جو آنحضرت کے وقت مین کھجور کے پٹھون بکری کے شانون اور متفرق کاغذ وپتر لکھی ہوئی تھی۔ چنانچہ صحیح بخاری مین ہے اور وہ بصفحہ (۱۷۱) تفسیر چکڑالوی سے منقول ہوگا۔ جھوٹ نہین کہلاتا جھوٹ وہی بات ہے جو چکڑالوی نے کہی۔ کہ زبان عرب مین کتاب وہی کہلاتی ہے جو سب کی سب ایک جسگہ جمع ہو کر کتاب کی عرفی صورت مین آگئی ہو۔

اس کے اس جھوٹ سے بھی اس کے مدعا ونتیجہ کا ثابت نہ ہونا

بطور فرض محال فرض کیا اور مان لیا کہ آنحضرت کے وقت مین قرآن مجید ایک جگہہ لکھا گیا تھا اور کتاب کی عرفی صورت مین جمع ہو گیا تھا پھر بھی مداخلت اور وساطت صحابہ کے بغیر لکھا نہین گیا۔ اس کو کتاب کی صورت مین جمع کرنے والا کون تھا۔ کیا وہ آسمان سے خدا تعالی کے ہاتھ سے لکھا ہوا آیا تھا یا جبرئیل علیہ السلام لکھکر لایا تھا۔ ان دونو احتمالون کی نفی چکڑالوی کے اس اعتراف سے بخوبی ہوتی ہے جو صفحہ ۸ رسالہ مین اس نے کیا ہے اور وہ بصفحہ (۲۹۱) نمبر (۱۱) منقول ہوا ہے۔ کہ قرآن تئیس سال مین تھوڑا تھوڑا نازل ہوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خالی ورقون کی ایک کتاب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جلد کرالی ہوگی - اس میں جون جون آیات نازل ہوتی گئیں - انکو جس صورت مین جبرئیل نے کہا لکھدیا اور اپنی تفسیر مین چکڑالوی نے یہ بھی کہا ہے - کہ حضرت جبرئیل لوح محفوظ سے قرآن یاد کرکے آتے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یاد کرا دیتے چنانچہ اصل عبارت تفسیر عنقریب منقول بصفحہ (۲۷) ہوگی - اب رہا تیسرا احتمال کہ آنحضرت خاص اپنے دست مبارک سے قرآن لکھ لیتے - چکڑالوی کا ادعا اسکے قول آیندہ مین بھی پایا جاتا ہے - مگر قرآن اس ادعا کو صاف جھٹلاتا ہے - قرآن نے آنحضرت کو امی کہا ہے اور یہی امر عام اہل اسلام وغیرہ اقوام مین مسلم چلا آتا ہے اور امی وہی کہلاتا ہے جو نہ لکھ سکے اور نہ لکھا ہوا پڑھ سکے اور آنحضرت کی نسبت یہ بھی قرآن مین آگیا ہے کہ آپ کبھی نہ لکھتے اور نہ لکھا ہوا پڑھ لیتے - ایسا ہوتا تو منکرین

وما کنت تتلو من قبلہ من کتاب ولا تخطہ بیمینک اذا لارتاب المبطلون (سورۂ عنکبوت ع ۵)

کو قرآن کے کلام الہی ہونے میں شک کرنے کا اور اس کی ثبوت مین یہ عذر پیش کرنے کا موقعہ ملجاتا - کہ یہ شخص لکھا پڑھا ہے اپنی لیاقت علمی سے یہ قرآن از خود تصنیف کر لیا ہے -

اور جب ایک جگہہ جمع ہونا اور لکھا جانا قرآن کا نہ خدا کی طرف سے ہے نہ جبرئیل کیطرف سے اور نہ خود حضرت رسالت کے دست مبارک سے ہوسکتا تھا تو پھر اس قرآن کو ایک جگہہ کرنیوالے اور لکھنے والے بجز اصحاب نبوی جو کاتبان وحی کہلاتے تھے اور وہ پانچ مشہور کاتب تھے اور کون شخص ہوسکتا ہے - اور یہی اہل اسلام کا اعتقاد ہے - اور اسیکو چکڑالوی نے اپنی تفسیر مین تسلیم و بیان کیا ہے - چنانچہ اپنی تفسیر کے صفحہ ۲۲ میں لکھا ہے -

قرآن مجید کی تالیف و جمع اور ترتیب و ترکیب کا مسئلہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات شریف کے تھوڑے دنون کے پیچھے ہی معرض سوال مین آگیا - اگرچہ قرآن مجید کو کسی بیرونی شہادت کی ضرورت نہین اور اس کی اپنی اندرونی شہادت کافی وافی اور شافی ہے جیسا کہ اوپر ثابت ہوچکا ہے مگر تاہم اب ہم ہر موافق و مخالف کی تفہیم کیلئے یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ آیات مرفوعۃ الصدر کی تعلیم کے موافق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کس طرح اور کس طریق پر تقریری اور تحریری طور پر تبلیغ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فرمایا کرتے اور کس طرح یہ قرآن مجید جو اب ہمارے ہاتھوں میں بین الدفتین موجود ہے اسی کی تالیف وجمع اور ترتیب کی نسبت سوال ہونے اور پھر اُن کے جواب ملنے لگے سو ان باتوں کے دیکھنے کے لئے سب سے معتبر اور سب سے صحیح تاریخ کی ضرورت ہے۔ اور وہ سب کو معلوم ہے کہ بعد کتاب اللہ اصح الکتب صحیح بخاری ہے۔ سو پہلے تو ہم اسی کتاب کی روایات کو معرض نقل میں لاتے ہیں اور پھر اسکے بعد صحاح کی اور کتابوں کی معتبر اور صحیح روایتوں کو جنسے جرح مدفوع ہے بطور شہادات ومتابعات بعونہٖ ومنہٖ وتوفیقہٖ تعالیٰ نقل کرتے ہیں۔

احادیث متعلقہ تالیف وجمع قرآن کریم

(۱) عن قتادۃ رض قال سئلت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ من جمع القرآن علیٰ عہد النبی صلعم قال اربعۃ کلھم من الانصار ابی بن کعب و معاذ بن جبل و زید بن ثابت و ابو زید (البخاری باب القراء من اصحاب النبی م کتاب فضایل القرآن)

(قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو تابعی ہیں اور سنہ ۱۱۰ ہجری کے بعد ان کی وفات ہوئی انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر بار عموماً ساتھ ہی رہتے تھے سوال کیا کہ یہ قرآن مجید (بین الدفتین) یا بین ترتیب و تالیف ہم میں پڑھا جاتا ہے نبی صلعم کے عہد مبارک میں اس کا جامع کون تھا انھوں نے فرمایا کہ چار شخص جو سب کے سب انصار تھے اس کو جمع کیا تھا اور وہ چار شخص یہ ہیں۔ ابی بن کعب۔ معاذ بن جبل۔ زید بن ثابت اور ابو زید۔ اس حدیث میں لفظ القرآن اور جمع کچھ تشریح طلب ہیں القرآن میں ال عہدی حضوری ہے اور جو معنے ھٰذا یا ھٰذہ آتا ہے گویا تابعی قرآن مجید کو جو اُن کے وقت میں جس ترتیب آیات وسور اور جس تالیف اور جمع کے ساتھ موجود تھا اور رات دن اس کی تلاوت ہوتی تھی سامنے حاضر کرکے سوال کرتا ہے اور صحابی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کو اسی قرآن مسئول عنہ کی بابت فرماتے ہیں جو اوپر لکھا گیا ہے اور جمع کی مراد سینے کی جمع نہیں ہے۔ سینے میں جمع کرنے والے یعنے حفاظ تو بکثرت تھے یہاں صرف جمع کتابت مراد ہے یعنے قرآن مجید جوں جوں نازل ہوتا تھا حسب فرمان ہدایت نبوی صلعم لکھنے والے۔ اور واضح رہے کہ کاتبان وحی کئی ایک اصحابؓ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تھے جنمین سے سب سے اخص کاتب یعنے چیف زید بن ثابت تھے اور اگر اتفاقاً یہ کبھی بوقت نزول موجود نہ ہوتے تھے تو اور اصحاب سے یہ کام لیا جاتا تھا مثلاً تین تو وہی اصحاب ہین جو اوپر لکھے گئے ہین اور کبھی ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کام لیا جاتا تھا اور کبھی اورون سے بھی مگر عموماً اور اکثر یہ کام زید بن ثابت رضؓ سے لیا جاتا تھا اور لوگون مین اونکو کاتب وحی اور کاتب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے لقبون سے یاد کیا جاتا تھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نزول وحی کے وقت حکم دیا کرتے تھے کہ زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میرے پاس بلا کر لاؤ اور اوسکو کہو کہ قلم دوات وغیرہ ساتھ لاوے۔ براء (صحابی) رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہین کہ جب یہ آیہ کریمہ (لا یستوی القاعدون من المؤمنین الایۃ) نازل ہوی تو اوسوقت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

(۲) ادع لی زیداً ولیجئ باللوح والدواۃ والکتف الحدیث (بخاری باب کاتب النبی)

کہ زید کو میرے پاس بلاؤ اور وہ تختی اور دوات اور شانے کی ہڈی لیکر آوے ۔ اسی طرح یہ ثابت ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اون کو ایسا ہی فرمایا کہ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جو وحی نازل ہوا کرتی تھی اوسکو لکھا کرتا تھا جیسا کہ ابھی بیان ہوگا۔ انشاءاللہ تعالےٰ

کن کن چیزون پر نبی صلعم وحی کو لکھایا کرتے تھے۔

چونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین کاغذ کمیاب تھا اس واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بھی اس بات کا انتظار نہ فرماتے تھے کہ ضرور کاغذ ہی ہو تو اسپر لکھا جاوے بلکہ اس وحی کے لکھانے مین اس قدر اعتنا اور اہتمام مالا کلام فرمایا کرتے تھے کہ جب کبھی کوئی آیت یا سورت نازل ہوا کرتی تھی تو اوسی وقت زید بن ثابت رضی اللہ کو بلایا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ جو کچھ مل سکے وہی لیکر حاضر ہو جاوے کچھ پرواہ نہین کہ وہ کاغذ کا کوئی ٹکڑا ہو یا شانے کی کوئی ہڈی یا پکی مٹی کا کوئی طباق یا چمڑہ وغیرہ جیسا کہ پہلے بیان ہوچکا ہے مفصل حدیث آگے لکھی جائیگی انشاءاللہ تعالےٰ اب صرف مسئلہ متعلقہ کے متعلق اس حدیث کا ٹکڑا لکھا جاتا ہے۔ زید بن ثابت کاتب وحی فرماتے ہین کہ مینے حسب فرمان صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ قرآن مجید کو ان اشیاء سے جنپر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لکھوایا تھا نقل کیا چنانچہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اُنکے الفاظ یہ ہین۔

فتتبعت القرآن اجمعه من العسب والرقاع واللخاف وصدور الرجال (حديث بخاري) (يستحب للكاتب ان يكون امينا عاقلا) كتاب الاحكام

پس مین نے اس قرآن مجید کی (جو اسوقت باین ترتیب وتالیف وجمع موجود ہے) تلاش کی اور کھجور کی تختیون اور کاغذ یا چمڑہ کے ٹکڑون اور پتھر کی تختیون یا پکی مٹی کے برتنون مثلاً طباق وغیرہ اور حفاظ کے سینون مین سے نقل کرکے ایک جلد مین اکٹھا کردیا۔ غرضکہ اس اہتمام کے ساتھ قرآن کریم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بلا امتیاز کاغذ یا چمڑہ یا پتھر یا ہڈی کے اسی دم لکھوایا کرتے تھے جس دم کوئی آیت نازل ہوا کرتی تھی۔ اب یہ بتایا جاتا ہے کہ کس کیفیت کے ساتھ آیات نازل شدہ لکھائی جاتی تھیں۔

جس ترکیب کے ساتھ جبرئیل علیہ الصلوة والسلام آسمان سے وحی لاتے تھے اوسی ترکیب کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو حفظ کراتے تھے جیسا کہ پہلے آیات قرآنیہ سے ثابت ہوچکا ہے پھر اوسی ترکیب کے ساتھ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کاتبان وحی کو لکھواتے اور دیگر حفاظ کو حفظ کراتے اور جبریل علیہ الصلوة والسلام سے دور کرتے تھے۔ لکھوانے کا یہ حال تہا کہ آپ فرمادیتے کہ اس آیت کو فلان سورت کے فلان آیت کے آگے لکھدو عثمان بن عفان۔ خلیفہ سوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہین کہ رسول اللہ

قال عثمان كان النبي صلى الله عليه وسلم مما تنزل عليه الآيات فيدعو بعض من كان يكتب له ويقول له ضع هذه الآية في السورة التي يذكر فيها كذا وكذا وتنزل عليه الآية والآيتان فيقول مثل ذلك (حديث ابو داود باب من جهر ببسم الله الرحمن الرحيم)

صلی اللہ علیہ وسلم پر جب کچھ آیتین نازل ہوتی تھین تو آپ اپنے کسی کاتب کی طلب فرمایا کرتے تھے اور اسکو فرمایا کرتے تھے کہ اس آیت کو فلانی سورة مین جہان یہ یہ ذکر ہے رکھ دیعنی لکھ دو اور آپ پر ایک یا دو آیتین ہی نازل ہوا کرتی تہین تو آپ اسی طرح فرمایا اور لکھوایا کرتے تھے۔

اور جبکہ اس تسلیم و اعتراف چکڑالوی اور قرارداد اہل اسلام سے ثابت ہوا ہے کہ قرآن کو لکھنے والے وہی اصحاب ہوتے تھے تو چکڑالوی پر پھر وہی الزام جسکے مٹانے کے لئے اس نے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یہ جھوٹ بنایا تھا قایم ہو گیا - اور یہ جھوٹ اس کے کام نہ آیا - اب اسکو چاہیئے کہ یا تو کل اصحاب نبوی کو مومن صادق و عادل مان لے اور انکی مروی احادیث نبوی کو جو بسند صحیح اس نے محدثین کو پہنچی ہین قبول کرے اور ان اصحاب کو منافق و بے اعتبار ٹھرانے سے رجوع دتوبہ مشتہر کرے - اور اپنے مذہب باطل رد احادیث صحیحہ نبویہ سے تائب ہو کر تمام مسلمانوں میں شامل ہو جائے اور اگر یہ امر اس سے نہو سکے اور توبہ کرنا اسکو موت معلوم ہو تو پھر قرآن کو اور اسلام کو بھی دونو ہاتھ سے سلام کرکے کھلم کھلا کافر اور دہری بن جائے اور ذراسی شرم اور عقل کو کام مین لا کر سوچے کہ قرآن ان ہی اصحاب نبوی سے پہنچا ہے وہ بے اعتبار ہوئے تو پھر قرآن پر کیونکر اعتبار کیا جائے - ان چار آیتوں کے بعد دو آیتین قرآن کی چکڑالوی نے اور پیش کی ہین ایک وہ آیت جس مین کفار کا یہ قول نقل ہوا ہے - کہ قرآن پہلوں کے قصے ہیں

قالوا اساطیر الاولین اکتتبہا پ ۱۸ ع ۱۵	انکو حضرت نے لکھوا لیا ہے - چکڑالوی نے اس کا ترجمہ

لکھہ لکھوا لیتا کیا ہے - اور اس سے آنحضرت کے مخالفین معترضین (عیسائیون وغیرہ) کو اس بات کے کہنے کا موقع دیا ہے کہ آنحضرت امی نہ تھے وہ ایک لکھے پڑھے شخص تھے اپنی علمی لیاقت سے قرآن از خود تصنیف کیا ہے اور اس عبارت پر یہ جرأت کہ صحابہ وغیرہ سلف امت پر معترض ہو کر یہ بولا ہے - کہ اس آیت سے یقیناً ثابت ہوتا ہے - کہ کفار عرب بھی یہ جانتے تھے کہ محمد کے پاس قرآن شریف لکھا ہوا ہے اب جو ہمارے زاہد اور مقدس مولوی کہتے ہین کہ کچھ قرآن ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ نے قاریون کے سینے سے لکھا تھا - ان کی خدمت مین گذارش ہے - کہ وہ اس عقیدہ سے توبہ کریں اپنا عقیدہ کافرون کے عقیدے سے بھی بدتر نہ بناوین -

اور دوسری آیت اس مضمون کی نقل کی ہے - جس مین ارشاد ہے

ان علینا جمعہ و قرانہ پ ۲۹ - ع ۱۶	کہ قرآن کا جمع کرنا اور پڑھا دینا ہمارے ذمہ ہے -

اس آیت سے آنحضرت کا امیّ ہونا ثابت کیا اور مخالفین اسلام کو اسی اعتراض سابق کا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اسی اعتراض سابق کا موقعہ دیا اور یہ کہا ہے۔ کہ اس آیت سے یہ بات متیقن ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وعدہ تھا۔ کہ ہم قرآن کو ایک جگہ جمع کر دینگے اور اس ایک جا کو تم دیکھ دیکھ پڑھتے رہوگے۔ پس اگر قرآن شریف کا ابوبکر اور پھر خلیفہ چہارم کی خلافت میں جمع ہونا مانا جائے۔ تو تسلیم کرنا پڑیگا۔ کہ اللہ تعالی نے جو وعدہ اپنے رسول کے ساتھ کیا تھا۔ وہ پورا نہیں کیا۔ ان روایتوں سے جو چکڑالوی نے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ قرآن مجید آنحضرتؐ کے وقت میں لکھا گیا تھا۔ اور جمع ہوچکا تھا اس کا جواب تو ادا ہوا۔ کہ پھر بھی اصحاب کا توسط و دخل جمع و کتابت قرآن مجید سے رفع نہیں ہوسکتا اور چکڑالوی اصل الزام سے بری نہیں ہوسکتا۔

علاوہ بریں جو اس نے ان آیات سے نتیجہ نکالا ہے۔ کہ آنحضرتؐ امی نہ تھے۔ خود قرآن لکھ لیتے اور لکھا ہوا دیکھکر پڑھ لیتے۔ یہ درپردہ عیسائیوں وغیرہ مخالفینِ اسلام کی حمایت ہے۔

مسلمانوں کی نہایش کے لیے اس کے اس نتیجے کے ابطال کے لیے وہ آیات قرآنی کافی ہیں۔ جو بصفحہ (۳۶۴ ۳۶۸) میں منقول ہوئی ہیں۔ جن میں صاف بیان ہوا ہے کہ آنحضرتؐ امی تھے۔ لکھنا اور لکھا ہوا پڑھنا نہ جانتے تھے اور مخالفین اسلام کے لیے ان کے ہمخیال مخالفوں کے اقرار کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امی تھے۔ کافی وافی ہیں۔ مگر یہ مقام ان کے اقوال کی تفصیل کا نہیں ہے چکڑالوی نے یا اُسکے کسی ہمخیال عیسائی نے اسبات میں کچھ لکھا۔ تو اسکے مقابلہ میں ہم مخالفین اسلام کی شہادت پیش کریں گے۔ انشاء اللہ تعالے۔

چکڑالوی کی اس جرأت سے خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ ایک نہ ایک دن وہ قرآن مجید کو آنحضرتؐ کی تصنیف قرار دیکر اس (قرآن) سے بھی انکار کریگا۔ جیسا کہ آنحضرتؐ کی حدیث سے برملا انکار کرچکا ہے اور اسلام کو دونو ہاتھوں سے سلام کرکے عیسائی یا کھلم کھلا لا مذہب بن جائے گا۔ خدا تعالی مسلمانوں کو اسکے شر و پیروی سے بچاوے۔

جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عالی جناب میں چکڑالوی نے یہ گستاخی و بے ادبی کی ہے تو جو اس قول میں اس نے اعتقاد صحابہ و تابعین و تمام مسلمین کو جو اسکی تفسیر کی عبارت میں صفحہ ۳۶۴

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

صحیح بخاری سے نقل ہو چکا ہے۔ کافروں کے عقیدہ سے بدتر کہا ہے۔ وہ کونسے فضوس کا محل ہے۔ ان آیات ستہ کے علاوہ تین آیتیں چکڑالوی نے اور نقل کی ہیں۔ اور ان سے وہی نتائج نکالے ہیں۔ جنکا ہم ابطال کر چکے ہیں۔ لہذا اب ہم نہ ان آیات کو نقل کرتے ہیں۔ نہ ان کے نتائج کا کوئی جواب دیتے ہیں۔

امور مستلزمہ کفر چکڑالوی سے انکار حدیث نبوی کے متعلق اسکے عذرات واستدلالات کا جواب ادا ہوا۔ تو امور مستلزمہ بدعت وفسق چکڑالوی کے متعلق اسکے عذرات واستدلالات کا جواب دینا ضروری نہ تھا۔ تاہم استقصاء الزام واستیفاء افحام کی غرض سے ان تین امور کے متعلق (جن سے اس نے برملا انکار کیا ہے۔ اور اس انکار کی وجہ سے علماء وقت نے اسپر بدعت وگمراہی کا حکم وفتویٰ لگایا ہے اور وہ تین امور صفحہ ۲۱ میں نقل ہو چکے ہیں) اس کے استدلالات کا جواب دیا جاتا ہے۔ وباللہ التوفیق۔

امر اول و دوم۔ مردہ کو صدقات مالیہ کا ثواب و افعال خیر کا فائدہ پہنچنے اور شفاعت انبیاء کے واقعہ ہونے سے جو اس نے برملا انکار کیا ہے۔ اس کے ثبوت میں ان آیات کو پیش کیا ہے جن میں یہ ارشاد ہے۔ کہ انسان کے واسطے وہی پیش آیگا۔ جو اس نے کیا یا کمایا ہو۔ اور کوئی نفس دوسرے کا بدلہ نہ ہوگا۔ اور خدا کا حکم (تقدیر) اور قول (وعدہ عذاب) بدلا نہ جائیگا۔

"چکڑالوی نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ جہاں قرآن میں بیان ہے۔ کہ خدا کے اذن سے شفاعت ہوگی اس سے مراد شہادت ہے نہ شفاعت معافی گناہ۔"

الجواب

ان ہی آیات سے معتزلہ نے مردہ کو عمل غیر سے نفع نہ ہونے اور کسی کو دوسرے کی دعا کا فائدہ نہ پہنچنے اور گناہگار مومنوں کے لیے انبیاء کی شفاعت واقعہ نہ ہونے پر استدلال کیا ہے مگر ہمارے علماء اہلسنت نے انکے جوابات ایسے دیئے ہیں جن سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ معتزلہ ان آیات کا مطلب ہی نہیں سمجھے۔ چکڑالوی بیچارہ تو انہیں کا خوشہ چین اور کاسہ لیس ہے۔

© rasailojaraid.com

شرح فقہ اکبر میں ملا علی قاری

رہنے کہا ہے۔ زندوں کا مردوں کے لیے دعا

منها دعاء الاحياء للاموات وصدقتهم
عنهم نفع لهم فى علو الحالات خلافا
للمعتزلة تمسكا بان القضاء لا يبدل وكل
نفس مرهونة بما كسبت والمرء مجزى بعمله
لا بعمل غيره - اجيب بان هذا من تبدل
القضاء بالنسبة الى الموتى لا ينافى دعاء
الاحياء لهم فان ذلك النفع بالدعاء يجوز
ان يكون بالقضاء وان توفيق الاحياء
للدعاء لهم يجوز ان يكون بكسبهم عملا
فى الدنيا المستحق به مثل ذلك الجزاء فيكون
مجزيا بعمله فى الاخرة على انه قد ورد فى
الاحاديث الصحيحة من الدعاء للاموات
خصوصا فى صلوة الجنازة وقد توارثه السلف
واجمع عليه الخلف ولو لم يكن للاموات نفع
فيه لكان عبثا بل جاء فى القران ايات
كثيرة متضمنة للدعوات للاموات كقوله
تعالى رب ارحمهما كما ربيانى صغيرا وقوله
رب اغفر لى ولوالدى ولمن دخل بيتى
مومنا وللمؤمنين والمؤمنات وقوله تعالى
ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذين سبقونا بالايمان

کرنا۔ ان کی بلندی درجات کے لیے نفع رساں ہے
معتزلہ اسکے مخالف ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ خدا کا حکم
(تقدیر) نہیں بدلتا اور وہ اس مضمون کی آیات سے
انسان اپنے ہی عمل کا بدلہ پاتا ہے۔ تمسک کرتے ہیں۔
اہلسنت انکا یہ جواب دیتے ہیں۔ کہ دعا کرنا تقدیر کے برخلاف
نہیں تقدیر یوں ہی ہوتی ہے۔ کہ زندہ دعا کریگا۔ تو
مردہ کو اس سے نفع ہوگا۔ اور زندوں کا دعا کرنا مردہ کا
عمل بھی ہو سکتا ہے۔ اسنے زندگی میں ایسا عمل کیا یعنی
ایمان لایا جس سے وہ اپنے نائب زندہ کے عمل کی جزا کا
مستحق ہو گیا۔ تو وہ عمل زندہ کا اس مردہ کا عمل ہوا۔
حدیث میں بلکہ قرآن میں مردوں کیلئے دعا کا حکم آچکا
ہے اور یہی سلف و خلف میں متفق علیہ چلا آیا ہے
ایک آیت میں ماں باپ کے حق میں یہ دعا سکھائی گئی ہے۔
اے خدا انکو بخش دے جیسا کہ انہوں نے مجھے
چھوٹی عمر میں پالا ہے۔ ایک آیت میں حضرت نوح کی دعا
ہے۔ اے خدا میرے ماں باپ اور مومنوں کو بخش۔ ایک آیت
میں پہلے تمام مومنوں کیلئے دعا کی ہدایت و حکایت ہے
معتزلہ اس آیت کو جس میں ارشاد ہے۔ کہ انسان کیلئے
وہی ہے جس کے لیے اسنے سعی کی بھی پیش کرتے ہیں
اسکا جواب یہ ہے۔ کہ یہ آیت تو ہماری (اہلسنت کی) دلیل

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وتمسك المانعون بقوله وان ليس للانسان الا ما سعى والجواب ان الآية حجة لنا لان الذي اهدى ثواب عمله لغيره سعى في ايصال الثواب الى ذلك الغير فيكون له ما سعى بهذه الآية ولا يكون له ما سعى الا بوصول الثواب اليه فكانت الآية حجة لنا لا علينا (شرح فقه اكبر ص ۱۰۲) ومن الادلة على تحقق الشفاعة قوله واستغفر لذنبك وللمؤمنين والمؤمنات ومنه قوله تعالى فما تنفعهم شفاعة الشافعين. اذ مفهومه انها تنفع المؤمنين (شرح فقه اكبر ص ۱۰۴)

ہے نہ تمہاری۔ کیونکہ جو شخص کسی کی طرف سے نیابۃً عمل کرتا ہے اسکی سعی یہی ہوتی ہے۔ کہ اسکے عمل کا ثواب اسکو پہنچے پھر بحکم اس آیت کے اس عمل کا ثواب اسی شخص کو پہنچنا چاہیے جسکے واسطے اسنے عمل کیا تھا۔ اسوجہ سے یہ آیت ہماری سند ٹھیری نہ ہمارے برخلاف تمہاری اور منجملہ ان دلائل کے جن سے شفاعت کا واقعہ ہونا ثابت ہوتا ہے۔ یہ آیت ہے جس میں ارشاد ہے کہ کافروں کو شفاعت کرنیوالوں کی شفاعت نفع نہ دیگی۔ اس سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ شفاعت واقع ہوگی۔ اور وہ مومنوں کو نفع پہنچائے گی۔ ایسا ہی تفسیر بیضاوی تفسیر کبیر اور تفسیر فتح البیان میں معتزلہ کے ان استدلالات کا جواب دیا ہے۔ اور تفسیر فتح البیان میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ سے نقل کیا ہے۔ کہ جو شخص یہ اعتقاد رکھتا ہے۔ کہ ایک انسان دوسرے کے عمل سے نفع نہیں اٹھا سکتا۔ اسنے تمام مسلمانوں کے اجماع کا خلاف کیا۔ پھر اس اعتقاد کے باطل ہونے پر اکیس ۲۱ دلائل کتاب اللہ و سنت سے پیش کیے ہیں۔ جو ملاحظہ شائقین کے لائق ہیں۔

ان سب جوابات و دلائل سے بڑھکر چکڑالوی پر سخت حجت۔ چکڑالوی کا اپنا یہ عمل و مذہب ہے۔ کہ اوس نے اپنی من گھڑت نماز کے رسالہ میں بصفحہ (۳۰) نماز جنازہ کی دعاؤں میں وہ دعا قرآن شامل کی ہے۔ جسمیں گذشتہ مسلمانوں کے لیے مغفرت کی دعا ہے۔ اور وہ آیت شرح فقہ اکبر کی عبارت میں بصفحہ (۳۷۵) گذر چکی ہے۔ اسمیں تمام گذشتہ اموات کے لیے دعا کرنے کا حکم چکڑالوی کے انکار کلی کی جڑ کو کاٹتا ہے۔

چکڑالوی نے جو شفاعت سے شہادت مراد بتائی ہے۔ اسکی ابطال کے لیے وہ آیت کافی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے جو اصل فتوے میں بصفحہ (۳۲۹) اور عبارت شرح فقہ اکبر میں بصفحہ (۳۷۶) گذری ہے جس سے بخوبی ثابت ہوتا ہے۔ کہ شفاعت مومنوں کو نفع دیگی۔ اور اگر شفاعت سے ہر جگہ قرآن میں شہادت مراد ہوتی۔ تو اسکا کافروں کو نفع نہ دینا اور مسلمانوں کیلئے نافع ہونا کوئی معنے نہیں رکھتا۔

شہادت کا اثر اصل عمل سے بڑھکر نہیں ہوتا۔ نہ اس سے کافروں کو انکے عمل سے بڑھکر سزا ملتی ہے۔ نہ مومنوں کو اصل عمل سے بڑھکر جزا ملتی ہے۔ عمل سے بڑھکر عذاب سے نجات یا ترقی درجات کی موجب تو شفاعت ہی ہوتی ہے۔ **امر سوم**۔ (آنحضرت صلعم پر القاء شیطانی ہونے) کی ثبوت میں چکڑالوی نے وہ آیت سورۃ الحج پیش کی ہے جو بصفحہ (۳۵۴) منقول ہوئی ہے۔ اور اسکی تائید و تمثیل میں چار واقعہ قرآن سے نقل کیے ہیں۔ جنکا ذکر صفحہ (۲۹۴) میں ہوا ہے۔

الجواب } چکڑالوی نے اسبات میں جو کچھ کہا ہے۔ اسمیں سفید جھوٹ سے کام لیا ہے نہ اس آیت میں یہ ذکر یا بیان ہے۔ کہ آنحضرت صلعم یا دیگر رسولوں پر شیطان کا القا و تسلط ہوتا ہے۔ نہ ان واقعات اربعہ سے آنحضرت صلعم کا شیطان کے قابو میں آنا ثابت ہوتا ہے۔ بلکہ اس آیت سے تو آنحضرت کی عصمت اور آپکے اقوال و افعال کی دخل شیطان سے محفوظیت ثابت ہوتی ہے۔ چنانچہ صفحہ ۳۵۵ میں بیان ہو چکا ہے۔ اور ان واقعات اربعہ سے آنحضرت صلعم کا محل تسلط شیطان ہونا ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔

اس آیت کا ترجمہ معہ تفسیر یہ ہے۔ اے نبی تجھ سے پہلے بھی جو رسول یا نبی گذرا ہے اسکی بات اور آواز میں یعنے نہ اسکے دل پر نہ زبان پر شیطان نے کچھ ڈالا۔ یعنے اپنی آواز کو آواز رسول میں ملا دیا۔ تو اللہ تعالےٰ نے شیطان کی ملونی کو مٹا کر نبی کو آگاہ کر دیا اور نبی صلعم کے مونہ سے جو کچھ آیات و احکام نکلی اُن کو پختہ اور محفوظ کر دیا۔ یعنے شیطان کا تصرف حضرت کی کلام میں کچھ نہیں ہوا۔ صرف اسکا تصرف یہ ہوا

قال البغوی ان اکثر المفسرین قالوا معنے تمنی تلی وقرا کتاب اللہ ومعنے القی الشیطان فی امنیتہ ای فی تلاوتہ وقراءتہ قال ابن جریر ہذا القول اشبہ بتاویل الکلام ویؤید ہذا ما تقدم فی تفسیر قولہ لا یعلمون الکتاب الا امانی (۱۹) وقیل معنے تمنے حدث ومعنے فی امنیتہ فی حدیثہ

*۔ صفحہ ۳۵۴ میں کاتب کی غلطی سے سورہ حج کی جگہ سورہ نور لکھا گیا ہے۔ ناظرین اسکو درست کرلیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

> روی ھذا عن ابن عباس وقیل معنے تمنے
> تال فحاصل معنے الآیۃ ان الشیطان اوقع فی
> مسامع المشرکین ذلک من دون ان یتکلم بہ
> رسول اللہ ولاجری علے لسانہ (فتح البیان
> صفحہ ۱۸۱ جلد اوّل)

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ آواز نکالکر سامعین کے کانوں تک پہنچائی۔ اور وہ بھی قائم رہنے نہ پائی۔ اللہ تعالیٰ نے شیطان کی ملونی پر آنحضرت صلعم کو اطلاع کردی۔ ایسا ہی تفسیر فتح البیان۔ تفسیر کبیر۔ تفسیر معالم وغیرہ میں ہے۔

اور واقعات اربعہ مذکورہ کے متعلق قرآن مجید میں ایک لفظ بھی ایسا نہیں جس سے ثابت ہوا کہ شیطان کا آنحضرت صلعم پر القاء یا تسلط ہوا۔

پہلے واقعہ کے متعلق چکڑالوی نے صرف آنحضرت صلعم کا کسی حلال چیز کی نسبت قسم کھانا بیان کیا ہے۔ اور قرآن میں بھی کوئی لفظ اس سے بڑھکر نہیں ہے۔ اور آنحضرتؐ کا یہ قسم کھانا ایک خانگی مصلحت اور انسانی عقل وتجویز سے تھا۔ جسکو خدا تعالےٰ نے خلاف افضل ٹھرا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے فراخ افضل بتایا پس اس فعل نبوی میں شیطان کا القاء تجویز کرنا شیطان ہی کا کام ہے نہ کسی انسان کا۔

> الظاھر ان الخطاب لیس بطریق العتاب بل
> بطریق التنبیہ علیٰ ان ما صدر منہ لم یکن
> کما ینبغی (تفسیر کبیر جلد ۸ صفحہ ۲۳۲)

دوسرے واقعہ میں چکڑالوی نے آنحضرت صلعم کا ایک عورت کو اسکے خاوند پر حرام کرنا بیان کیا ہے۔ اسکی نسبت ہم بصفحہ (۳۵۷) بیان کرچکے ہیں کہ یہ امر نہ قرآن میں ہے نہ کسی حدیث صحیح میں یہ صرف تفسیر ونکی ایک روایت ہی جسکے برخلاف بھی انہیں روایت موجود ہے۔ اور اگر فرض کیا اور مان لیا جائے کہ آپنے اس عورت کو حرام بھی کہدیا تھا تو وہ بنظر عام دستور اور رسم عرب تھا۔ آنحضرت نے عقل انسانی سے رواج عام کے مطابق اس عورت کو کہدیا تھا کہ میری راے میں تو حرام ہوچکی

> ھھنا روایتان یروی انہ قال ما عندی
> فی امرک شیئ وروی انہ قال لھا حرمت
> علیہ (تفسیر کبیر جلد ۸ صفحہ ۴۸)
> الظھار کان من اشد طلاق الجاھلیۃ
> + + + لاکن الذین روی انہ قال لھا
> حرمت او قال ما اراک الا حرمت کالدلالۃ

© rasailojaraid.com

علی انہ کان غیرھا (تفسیر کبیر جلد ۸ صفحہ ۱۳۹)

جسکو خدا تعالےٰ نے فسخ کردیا۔ اس لئے انسانی میں القائے شیطانی تجویز کرنا بھی شیطان ہی کا کام ہے۔ نہ کسی انسان کا۔

تیسرے وقعہ کی نسبت چکڑالوی نے بیان کیا ہے۔ کہ چند لوگوں نے عذر کیا۔ کہ ہم لڑائی میں جانے سے معذور ہیں تو آپ نے انکو گھر رہنے کی اجازت دی۔

اس اجازت دینے سے صاف ظاہر ہے۔ کہ آنحضرت صلعم نے اپنے انسانی عقل سے کام لیا اور انکو معذور سمجھکر اجازت دیدی۔ خدا تعالیٰ نے جو عالم الغیب اور واقف حقائق ہے۔ ان لوگوں کا جھوٹ ظاہر کرکے آپکو آگاہ کردیا۔ اور جو آپ سے انسانی غلطی ہوئی تھی۔ اُسکو معاف کیا۔ اس انسانی رائے کو بھی شیطانی القاء کہنا شیطان ہی کا کام ہے نہ کسی انسان کا۔

چوتھے وقعہ میں چکڑالوی نے بیان کیا ہے۔ کہ آپ تبلیغ احکام الٰہی میں سرگرمی و توجہ سے مصروف تھے۔ کہ اندھے نے آپکی کلام کو قطع کرنا چاہا۔ اسلئے آپ متوجہ نہ ہوئے۔ یہ فعل نبوی انسانی عقل کے عین مطابق تھا۔ اس اندھے کو انسانی عقل اور عام اصول اخلاق کے رو سے ہرگز قطع کلام نبوی مناسب نہ تھا

عقلاء کا مقولہ ہے ؎ مجالِ سخن تا نہ بینی ز پیش ٭ بہ بیہودہ گفتن مبر قدر خویش ٭ ؎

دو چیز تیرہ عقل ست دم فرو بستن ٭ بوقتِ گفتن و گفتن بوقت خاموشی

لہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس اندھے کیطرف متوجہ نہونا عقل انسانی اور عام اصول اخلاق کے عین مطابق تھا۔ مگر چونکہ خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اعلےٰ درجہ اخلاق عظیم پیدا کیا تھا۔ چنانچہ فرمایا ہے ؎ وانک لعلےٰ خلق عظیم ؕ لہذا خدا تعالیٰ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عام اصول اخلاق پر چلنا اور اس اندھے کی دل شکنی کرنا اور غنی کو فقیر پر مقدم کرنا جو اس عدم توجہی سے بظاہر مفہوم و موہوم ہوتا تھا۔ پسند نہ آیا۔ اور

الاول ان ابن ام مکتوم کان یستحق التادیب والزجر فکیف عاتبہ اللہ علیہ الجواب الامر وان کان علی ما ذکرتم الا ان ظاہر الواقعۃ یوہم تقدیم الاغنیاء علی الفقراء وانکسار قلوب الفقراء ولہذا السبب وقعت المعاتبۃ ونظیرہ ولا تطرد الذین یدعون ربہم بالغداوۃ والعشی

© rasailojaraid.com

آنحضرت صلعم کو اس عدم توجہی پر متنبہ کیا گیا۔ (تفسیر کبیر جلد ۸ صفحہ ۷۰۱)

پس اس فعل نبوی کو القار شیطانی قرار دینا بھی شیطان ہی کا کام ہے۔ نہ کسی انسان کا۔ یہ بات مسلمانوں میں مُسلّم ہے اور محتاج بیان و ثبوت نہیں کہ حضرات انبیاء علیہم السلام تسلط شیطانی سے محفوظ و معصوم ہیں۔ جس پر نص قرآن انّ عبادی لیس لک علیہم سلطان قطعی دلیل ہے۔ چکڑالوی بہ تقلید و پیروی عیسائیوں کے اس بات کو نہیں مانتا تو کوئی اور دلیل پیش کرے۔ جو عصمت انبیاء کو باطل کرتی ہو۔ ان چاروں واقعات اور آیت سورہ حج سے تو اسکا مدعا ثابت نہیں ہوتا۔ اس بحث و تفصیل سے چکڑالوی کے ایک ایک فقرہ ایک ایک حجت و عذر کا جوامور مستلزمہ کفر و بدعت چکڑالوی کے متعلق اسکے رسالہ میں تھے پورا ادا ہوا۔

اسنے ہمارے جواب الجواب مباحثہ کا بھی برائے نام کچھ جواب دیا ہے۔ مگر چونکہ اولاً ہم اسکو لائق خطاب و بحث نہیں جانتے۔ جو کچھ ہمنے اسوقت تک لکھا ہے۔ وہ مضمون "چکڑالوی پر اقبالی ڈگری" کی تائیدیں دوسرے لوگوں کی فہمائش کے لیے لکھا ہے۔ اور ثانیاً جواب جواب الجواب مباحثہ کو مضمون "چکڑالوی پر اقبالی ڈگری" سے پورا تعلق بھی نہیں ہے۔ وہ جواب صرف احمقانہ اور جاہلانہ جواب ہے۔ لہٰذا ہم اس جواب جواب الجواب کے متعلق تفصیلی بحث کرنا ضروری نہیں سمجھتے۔ صرف اپنے ناظرین کو اسکے مغالطات پر اجمالی اطلاع دیتے ہیں۔

مغالطہ اوّل صفحہ ۱۵ میں چکڑالوی سود قرض کا حکم قرآن سے بیان کرکے مدعی ہوا ہے کہ وہ حکم تمام معاملاتِ سود پر حاوی ہے۔ وجہ مغالطہ قرآن میں صرف ربو قرض کا بیان ہی اس سے ربو افضل (مثلاً ایک روپیہ کی ۱۹ ماشہ چاندی لینا۔ جیسا کہ آجکل نرخ ہے۔ یا ایک اشرفی کے بدلے دس تولہ سونا لینا) کا حکم کہاں نکلتا ہے۔ جسکے دماغ میں ذراسی عقل ہوگی اور حواس قائم وہ کبھی نہ کہیگا۔ کہ آیت حکم سود قرض سے حکم سود فضل سمجھ میں آتا ہے۔

مغالطہ نمبر ۲۔ صفحہ ۱۔ وحی خفی یار لوگوں کی تراشیدہ ہے۔ وجہ حدیث نبوی کو خود چکڑالوی

(اسکا بقیہ صفحہ ۲۸۳ و ۲۸۴ میں دیکھو)

© rasailojaraid.com